”دین کے مسائل“(part 04c)

پہلے ”دین کے مسائل “part 01,02,03,4a,4b پڑھ لیں پھرpart 04cپڑھیں۔

Pg	عنوان(topic)	نمبر
4a	علم،علماء کے حقوق(rights)اور باطنی آداب	151
4a	اکراہ اور جائزوناجائز کے مزید(more)مسائل	152
4a	عورتوں کے مزید(more)مسائل	153
4a	خریدوفروخت(buying and selling)	154
4b	مختلف سودے(different deals)	155
4b	کاروبار کی مختلف صورتیں(different cases)اور مسائل	156
4b	آج کی تجارت	157
4b	اجارہ(Contract of someone by paying wages)	158
3	آج کا اجارہ	159
31	شرکت(partnership)	160
49	مُضَارَبَت(sleeping partnership)	161
57	وکالت(attorneyship)اور حوالہ	162
78	کفالت(Guarantee)	163
85	رہن(mortgage)	164
94	حقوق(rights)واستحقاق(Ownership claim)	165
98	سود(interest)	166

4d	بیع صَرف (سونے چاندی کی تجارت)	167
4d	بیع سلم (A type of trade)	168
4d	صُلح (آپس کے کسی معاملے میں ایک بات پر اتفاق کر لینا)	169
4d	کاشت کاری (agriculture) وغیرہ	170
4d	پاکیزہ کاغذات (sacred papers)	171
4d	نکاح	172
4d	جن سے کبھی نکاح نہیں ہو سکتا	173
4d	کفو (ہم پلا، برابر مرتبے-equal level) سے نکاح کے مسائل	174
4d	مہر (نکاح کرنے پر عورت کو کچھ مال وغیرہ دینا)	175
4e	شادی مُبارک ہو	176
4e	میاں بیوی کے حقوق (rights)	177
4e	”عورت کا نفقہ (کھانا، پینا، رہائش-accommodation، وغیرہ)“	178
4e	اولاد کے حقوق (rights)	179
4e	اولاد کو کب سکھائیں	180
4e	طلاق	181
4e	کیا طلاق کے بعد نکاح رہ سکتا ہے؟	182
4e	اپنی بیوی کے لیے خاص (specific) قسم کھانا	183
4e	عورت طلاق لینا چاہے تو کیا کرے؟	184
4e	عورت کے جسم کے خاص (specific) حصّوں کو ماں کے اُن حصّوں کی طرح کہنا	185

4e	”عورت سے ”ظہار“ کے الفاظ بولنے کا کفّارہ“	186
4e	”عدّت“	187
4f	”وقف“	188
4f	شرط(precondition)کے مسائل	189
4f	حج کی اصطلاحات(terms)اور باطنی آداب	190
4f	حج اور احرام	191
4f	عمرے کا طریقہ	192
4f	حج کا طریقہ	193
4f	مدینے پاک کی حاضری	194
4g	میرے مرنے کے بعد میرے مال کا کیا ہوگا؟	195
4g	انتقال کرنے والے کے مال کے مسائل	196
4g	اسلام کی طرف بلانا	197
4g	اسلام میں آنا	198
4g	نئے مسلمان(new muslim)کی پہلی نماز	199
4g	نئے مسلمان(new muslim)اور عبادتیں	200

159 ”آج کا اجارہ“

حدیث شریف:

ایک شخص نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ! ہم خادم (نوکر۔servent) کو کتنی مرتبہ مُعاف کریں؟ آپ چپ رہے، اُنہوں نے پھر وہی سُوال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّم پھر بھی خاموش رہے ، جب تیسری بار سُوال کیاتو فرمایا:روزانہ(daily)ستّر بار(seventy times)۔(مشکاۃ المصابیح،کتاب النکاح،الحدیث:۳۳۶۷،ج۱،ص۶۱۷)

جب کسی کام کے زیادہ مرتبہ ہونے کو بتاناہو تو عربی میں ستّر(70)کالفظ بولا یاجاتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت مرتبہ مُعاف کرو۔یہ معافی اس صورت(case)میں ہو کہ غلطی خطاً(چوک جانے / بھول جانے سے) ہوتی ہو۔خباثتِ نفس(بُری عادتوں کی وجہ)سے نہ ہو اور نقصان بھی مالک(owner)کا ذاتی ہو،شریعت کا (یعنی دینی)،یا قومی،یا مُلکی قُصور(غلطی)نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔

(مرآۃ المناجیح،باب نفقات کا بیان،ج۵،ص۱۷۰،ملخصاً)

واقعہ(incident): ”کام کرنے والے کو اچھا انعام ملا“

جنّتی صحابی،حضرت رَبیعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خادِم(servant)تھے۔حضرت رَبیعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں رات کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس رہا کرتا تھا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وضو وغیرہ کے لیے پانی لایا کرتا تھا،ایک دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کرم کیا اور مجھ سے فرمایا:(اے ربیعہ!)مانگ کیا مانگتا ہے؟میں نے عرض کی:یارَسُولَ اللہ(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)!میں جنّت میں آپ کا ساتھ (یعنی جنّت میں آپ کے قریب جگہ)مانگتا ہوں۔آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:اس کے علاوہ(other)اور کچھ؟میں نے عرض کی:بس یہی (کافی(enough)ہے)۔تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:تو پھر سجدوں کی کثرت(یعنی نفل نماز زیادہ پڑھ)کر اپنے اس معاملے میں میری مدد کرو۔(مسلم،کتاب الصلاۃ،ص۲۵۲،الحدیث:۲۲۶۔۴۸۹)

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے
سو(100)سوالوں سے یہی ایک(1)سوال اچھا ہے

حدیث شریف کی بہت اہم(very important)کتاب ”مسلم شریف“ کی اس حدیثِ مُبارک سے
پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ شان معلوم ہوئی کہ اللہ کریم نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دنیا کے تمام خزانے(all treasures)دیئے ہیں۔آپ جس کو جو چاہیں عطا فرمائیں،خود پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں (treasures of the earth) کی چابیاں (keys) دی گئی ہیں (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، الحدیث: ٦٤٢٦، ص ٥٤٠)۔ اسی طرح اللہ کریم نے آپ کو جنّت کا بھی مالک (owner) بنایا ہے، جبھی تو آپ نے حضرت ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: جو چاہو مانگ لو۔ **اس واقعے (incident) سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ** صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اختیارات (authorities) جانتے تھے کہ آپ دنیا کی نعمتیں اور جنّت دینے کی بھی طاقت رکھتے ہیں۔

{1} خطیب صاحب کا اجارہ، اس طرح کا اجارہ کیا جاسکتا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْن ، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

خطیب صاحب سے یہ شرطیں (preconditions) طے کریں (پرنٹ نکلوا کر دستخط کروالیں):

{1} کمیٹی نے آپ ------- بن ------ کے ساتھ ------- سے ------ (12) مہینے (مثلاً 1 جنوری 2025 سے 31 دسمبر 2025) تک ماہانہ ------- روپے مشاہرے (salary) پر جمعہ اور عید کی نماز کا بطور خطیب صاحب کے اجارہ کیا (یعنی مسجد میں خطیب صاحب رکھا)۔ آپکے اجارے کا مقام ------------ (مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔ بی۔ ایریا، بلاک ١١، کراچی) ہے۔

اہم وضاحت: خطیب صاحب کے لیے **(١)** قراءت ٹیسٹ، **(٢)** مسائلِ نماز ٹیسٹ اور **(٣)** جمعہ و عیدین ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہے۔[1]

---

(1) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نماز کے مسائل نہ جاننے والے کو امامت پر لانے کے بارے میں فرماتے ہیں: ایسے شخص کو نماز میں امام کرنا حالانکہ نماز تو عمادِ اسلام (یعنی اسلام کا ستون) اور افضلِ اعمال (بہترین نیکی) ہے، (مسائل نہ جاننے والے شخص کو اتنی اہم دینی جگہ پر کھڑا کرنا اور امام بنانا) یقیناً بے احتیاطی (careless کام) اور حکمِ شرعی (یعنی دین کے حکم پر عمل کرنے) میں "مداہنت" (یعنی غفلت، سُستی اور لاپرواہی کرنا) ہے (فتاوی

نوٹ: یہ ٹیسٹ کسی اچھے سُنی قاری صاحب اور سُنی مُفتی صاحب سے کروائے جائیں گے۔

خطیب صاحب کے کام: نمازِ جمعہ و عیدین کی نمازیں پڑھانا، آپ کی ذمہ داریوں (responsibilites) میں شامل ہے (مزید اخلاقی طور پر بڑی راتوں کے بیانات و معمولات میں شرکت کی التجاء ہے)۔

{2} اگر خطیب صاحب سے اجارہ مہینا شروع ہونے کے بعد ہو رہا ہو تو پہلے مہینے کے بقیہ جمعہ کا اجارہ کیا جائے:

اس ماہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی۔۔۔سے۔۔۔تاریخ (مہینے کے آخر تک، مثلاً جنوری 2025 کی 15 سے 31 تاریخ) میں آنے والے۔۔۔۔جمعہ (مثلاً 3) کا اجارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔روپے مشاہرے (salary) پر بطور خطیب صاحب (یعنی مسجد میں خطیب صاحب رکھا)۔ آپکے اجارے کا مقام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔بی۔ایریا، بلاک ١١، کراچی) ہے۔

نوٹ: ایک مہینے میں 4 سے 5 جمعہ مع عید آسکتے ہیں۔ چھٹی کی صورت میں دونوں (جمعہ اور عید) ملا کر تعداد دیکھیں گے (مثلاً 5 جمعہ اور 1 عید، کُل 6 نمازیں) پھر ماہانہ مشاہرے (monthly salary) سے تقسیم (divide) کر کے ایک نماز کی کٹوتی نکالی جائے گی (مثلاً کُل 6 نمازیں اور 12,000 مشاہرہ ہے تو ایک نماز کی چھٹی پر 2000 روپے کی کٹوتی ہو گی)

یاد رہے کہ: پہلا اجارہ عام طور پر آزمائشی (trial) ہوتا ہے (جس میں کچھ وقت تک اطمینان کیا جاتا ہے پھر پورے سال کا اجارہ ہوتا ہے)، اس (آزمائشی اجارے) کی مُدّت (duration) بڑھ بھی سکتی ہے۔ آزمائشی مُدّت (duration) کے کسی بھی مہینے میں اگلے مہینے (next month) مزید اجارہ جاری رکھنے یا ختم کرنے کا کمیٹی کو اختیار (option) ہوتا ہے۔

وضاحت: پہلی مرتبہ ہونے والے اجارے کے بعد، اگر کمیٹی نے اجارہ کرنے سے منع نہ کیا تو خود بہ خود

رضویہ جلد ٦، ص ٤٤٦)۔ **نوٹ:** "مداہنت" حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، الخلق التاسع و الاربعون، ج ٢، ص ١٥٥)

(understood)مزید ایک مہینے کا آزمائشی اجارہ(trial contract of wages)ہو جائے گا اور جب کمیٹی نے پورے سال کا اجارہ کیا تو **صرف اُس سال کا** مستقل اجارہ(permanent contract of wages)ہو جائے گا۔

{3}پورے سال میں مسجد کے عُرف (عادت) کے مطابق۔۔۔۔(ایک یا دو جمعہ کی چھٹی کی اجازت ہوگی)، اس کے علاوہ کوئی چھٹی نہیں ہوگی (یہاں کمیٹی / انتظامیہ والے لکھ دیں۔ مثلاً "ایک جمعہ "یا" دو جمعہ ")۔

{4}رمضان المبارک میں مسجد کے عُرف (یعنی عادت) کے مطابق کمیٹی کی طرف سے سالانہ خیر خواہی پیش کی جائے گی(یعنی یہ خدمت ہوگی)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مثلاً کمیٹی رمضان میں پوری ایک تنخواہ(salary) اضافی(additional) دیتی ہو تو وہ اس بات کو یہاں لکھ دیں، یا جتنا وہ دیتے ہیں وہ لکھ دیں)۔ اس کے علاوہ (other)کوئی بونس نہ ہوگا۔

{5}کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خطیب صاحب چھٹیوں پر جاتے ہیں تو پیچھے کسی کو اپنا **"نائب"** بنا دیتے ہیں(یعنی alternative کہ جو خطیب صاحب کی غیر موجودگی میں نماز پڑھا دیتے ہیں)۔ **یاد رہے کہ "نائب خطیب صاحب"** وہ بن سکتے ہیں کہ جو شرعاً امامت اور جمعہ پڑھانے کی اہلیت(ability) بھی رکھتے ہوں(یعنی اُن میں بھی وہ تمام شرطیں(preconditions)پائی جاتی ہوں کہ جو ایک خطیب صاحب کے لیے ضروری ہیں)۔

جُمُعہ کی اِمامَت کا اَہَم مَسئلہ:

ایک بہُت ضروری اَمر جس کی طرف عوام کی بالکل توجُّہ نہیں وہ یہ ہے کہ جُمُعہ کو اور نَمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جُمُعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے۔ اس لئے کہ **(۱)**جُمُعہ قائم کرنا (پڑھانا) بادشاہِ اسلام یا اُس کے نائب(deputy) کا کام ہے اور **(۲)** جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ (عالم) سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو، وہ اَحکامِ شَرعیّہ جاری کرنے (شرعی حکم لگانے) میں سلطانِ اسلام (اسلامی بادشاہ) کا قائم مقام (deputy) ہے لہٰذا وُہی جُمُعہ قائم کرے (پڑھائے)، بغیر اُس کی اجازت کے (جُمُعہ) نہیں ہو سکتا **(۳)** اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطورِ خود کسی

کو امام نہیں بناسکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں (بنالیں) ایسا جُمعہ کہیں ثابت نہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۶۴، مسئلہ ۷، مُلخصاً)

()**"نائب خطیب صاحب"** کی اہلیت معلوم کرنے کے لیے اُن کا ٹیسٹ اور کمیٹی سے اجازت ہونا ضروری ہے (کیونکہ علاقے/محلّے کو دیکھتے ہوئے ہی کسی کو امامت کے لیے لایا جاتا ہے)۔ لہٰذا محترم خطیب صاحب سے گزارش ہے کہ پہلے ہی سے **"نائب خطیب صاحب"** کے ٹیسٹ اور کمیٹی سے اجازت کی ترکیب فرمالیں کیونکہ بغیر اجازت "نائب" لانے کی صورت(case) میں، اُن نمازوں سے غیر حاضری شمار (count) کی جائے گی (یعنی اُن نمازوں کا مشاہرہ نہیں دیا جائے گا) بلکہ ایسے **"نائب خطیب صاحب"** کو نماز پڑھانے کی اجازت بھی نہیں ہوگی۔

{6} کسی بھی جمعہ یا عید میں پہلے سے بتائے بغیر چھٹی ہو جانے پر، یا کارکردگی (مثلاً جمعہ کے وقت کی پابندی) تسلی بخش (یعنی صحیح) نہ ہونے کی صورت(case) میں کمیٹی تحریری صورت میں تفہیم نامہ (توجّہ دلانے والی تحریر) حاضر کرکے توجّہ (attention) دلائے گی۔ دوسری بار اس طرح (چھٹی ہونے یا عُرف (عادت) سے ہٹ کر نمازوں میں تاخیر ہونے) پر دوسرے تفہیم نامے کے ساتھ گزارش کی جائے گی۔ اس کے بعد بھی توجّہ (attention) حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی اور اسی طرح چھٹیوں یا تاخیروں کا سلسلہ رہا تو مسجد کا نظام درست رکھنے ، نمازیوں کے اطمینان (satisfaction) کا خیال رکھنے اوراپنی شرعی ذمہ داری (responsibility) پوری کرنے کے لیے کمیٹی (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لینے کے بعد کوئی قدم اُٹھائے گی۔ **یادرہے کہ خطیب صاحب کا باشرع ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر غیر شرعی کام پائے گئے، مثلاً داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا، داڑھی پر کالا رنگ لگانا، غیر شرعی انگوٹھی پہننا وغیرہ تب بھی مُفتی صاحب سے رہنمائی لے کر شرعی حکم پر عمل کیا جائے گا۔**

{7} کمیٹی کو بتائے بغیر مسلسل دو جمعہ یا جمعہ وعید کی چھٹی ہو جانے پر کمیٹی (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر مسجد کا نظام درست کرنے کی کوشش کرے گی۔

www.farzuloom.net

نوٹ: مسجد میں کسی قسم کا غیر شرعی کام ہونے، فتنے فساد کی صورت بننے، نمازیوں کے لیے تشویش (یعنی پریشانی) کا سامان کرنے، اجارے کے طے شدہ (decided) اصولوں کا خلاف (against) کرنے پر (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر اجارے کی مُدّت (duration) کے بیچ میں اجارہ ختم کرنے یا اجارے کی مُدّت ختم ہونے پر نیا اجارہ نہ کرنے کا کمیٹی کو اختیار (option) ہو گا۔

نام خطیب صاحب مع دستخط: ---------------- دستخط صدر کمیٹی: ----------------

{2} امام صاحب کا اجارہ[2]، اس طرح کا اجارہ کیا جاسکتا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امام صاحب سے یہ شرطیں (preconditions) طے کریں (پرنٹ نکلوا کر دستخط کروالیں):

{1} کمیٹی نے آپ -------بن------ کے ساتھ ------- سے ------ (12) مہینے (مثلاً 1 جنوری 2025 سے 31 دسمبر 2025) تک ماہانہ------- روپے مشاہرے (salary) پر یومیہ----- نمازوں (مثلاً 5 نمازوں، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) کا بطور امام صاحب کے اجارہ کیا (یعنی مسجد میں امام صاحب رکھا)۔ آپکے اجارے کا مقام------------- (مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔بی۔ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

اہم وضاحت: امام صاحب کے لیے **(۱)** اذان ٹیسٹ، **(۲)** قراءت ٹیسٹ اور **(۳)** مسائلِ نماز ٹیسٹ پاس کرنا

---

(2) اکثر مسجدوں میں ایک ہی اسلامی بھائی کو خطیب اور امام صاحب رکھا جاتا ہے تو اُن کے مشاہرے کو مناسب انداز سے دو حصّوں میں تقسیم (divide) کر کے "امام صاحب" اور "خطیب صاحب" (دونوں) کے اجارہ فارم پر اجارہ (دستخط) کروالیں۔

ضروری ہے۔[3]

نوٹ: یہ ٹیسٹ کسی اچھے سُنّی قاری صاحب اور سُنّی مُفتی صاحب سے کروائے جائیں گے۔

امام صاحب کے کام: نماز پڑھانے کے ساتھ ساتھ نمازِ جمعہ و عیدین پڑھانا اور مؤذن نہ ہونے کی صورت میں اذان دینا آپ کی ذمہ داریوں (responsibilites) میں شامل ہے۔

{2} اگر امام صاحب سے اجارہ مہینا شروع ہونے کے بعد ہو رہا ہو تو پہلے مہینے کے لیے:

اس ماہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی۔۔۔۔سے۔۔۔۔تاریخ (مہینے کے آخر تک، مثلاً جنوری 2025 کی 15 سے 31 تاریخ) یومیہ (ہر دن) کی (مثلاً 5)۔۔۔۔نمازوں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔روپے مشاہرے (salary) پر بطور امام صاحب کے اجارہ کیا (یعنی مسجد میں امام صاحب رکھا)۔ آپکے اجارے کا مقام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔بی۔ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

نوٹ: پہلا اجارہ عام طور پر آزمائشی (trial) ہوتا ہے (جس میں کچھ وقت تک اطمینان کیا جاتا ہے پھر پورے سال کا اجارہ ہوتا ہے)، اس (آزمائشی اجارے) کی مُدّت (duration) بڑھ بھی سکتی ہے۔ آزمائشی مُدّت (duration) کے کسی بھی مہینے میں اگلے مہینے (next month) مزید اجارہ جاری رکھنے یا ختم کرنے کا کمیٹی کو اختیار (option) ہوتا ہے۔

---

(3) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے مسائل نہ جاننے والے کو امامت پر لانے کے بارے میں فرماتے ہیں: ایسے شخص کو نماز میں امام کرنا حالانکہ نماز تو عمادِ اسلام (یعنی اسلام کا ستون) اور افضلِ اعمال (بہترین نیکی) ہے، (مسائل نہ جاننے والے شخص کو اتنی اہم دینی جگہ پر کھڑا کرنا اور امام بنانا) یقیناً بے احتیاطی (careless کام) اور حکمِ شرعی (یعنی دین کے حکم پر عمل کرنے) میں "مداہنت" (یعنی غفلت، سُستی اور لاپرواہی کرنا) ہے (فتاوی رضویہ جلد ۶، ص ۴۴۶)۔ **نوٹ:** "مداہنت" حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، الخلق التاسع و الاربعون، ج ۲، ص ۱۵۵)

www.farzuloom.net

وضاحت: پہلی مرتبہ ہونے والے اجارے کے بعد، اگر کمیٹی نے اجارہ کرنے سے منع نہ کیا تو خود بہ خود (understood)مزید ایک مہینے کا آزمائشی اجارہ(trial contract of wages)ہو جائے گا اور جب کمیٹی نے پورے سال کا اجارہ کیا تو **صرف اُس سال کا** مستقل اجارہ(permanent contract of wages)ہو جائے گا۔

{3}ہر مہینے دو(2) چھٹیاں کرنے کی اجازت ہے چاہے تو ایک ساتھ (دو(2)دن کی چھٹیاں) کرلیں یا الگ الگ (نمازوں کی چھٹیاں) کرلیں(مثلاً پانچ(5) نمازوں کا اجارہ ہو تو دس(10) نمازوں کی چھٹیاں، تین(3) نمازوں کا اجارہ ہو تو چھ(6) نمازوں کی چھٹیاں کی جاسکتی ہیں)،اس کے بعد مزید(more) نمازیں نہ پڑھانے پر مشاہرے(salary) سے کٹوتی(deduction)ہو گی۔ البتہ چھٹی کرنے سے پہلے، کمیٹی کو چھٹی کرنے کا بتانا ہو گا تاکہ مسجد کا نظام بھی خراب نہ ہو۔

{4}ان چھٹیوں کے علاوہ(other) سال میں بارہ(12) چھٹیاں مزید کی جاسکتی ہیں، چاہے خوشی اور غمی کے وقت الگ الگ(مثلاً تین(3) تین دن کرکے) لے لیں اور چاہے تو ایک ساتھ لے لیں لیکن ہر طرح کی چھٹیاں کمیٹی کو پہلے سے بتا کر کی جائیں گی۔

{5}رمضان المبارک میں مسجد کے عُرف(یعنی عادت) کے مطابق کمیٹی کی طرف سے سالانہ خیر خواہی پیش کی جائے گی(یعنی یہ خدمت ہو گی)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مثلاً کمیٹی رمضان میں پوری ایک تنخواہ(salary) اضافی(additional) دیتی ہو تو وہ اس بات کو یہاں لکھ دیں، یا جتنا وہ دیتے ہیں وہ لکھ دیں)۔ اس کے علاوہ (other)کوئی بونس نہ ہو گا۔

{6}کبھی ایسا ہوتا ہے کہ امام صاحب چھٹیوں پر جاتے ہیں تو پیچھے کسی کو اپنا **"نائب"** بنا دیتے ہیں(یعنی alternative کہ جو امام صاحب کی غیر موجودگی میں نماز پڑھادیتے ہیں)۔ **یاد رہے کہ "نائب امام صاحب"** وہ بن سکتے ہیں کہ جو شرعاً امامت کی اہلیت (ability) بھی رکھتے ہوں(یعنی اُن میں بھی وہ تمام شرطیں (preconditions)پائی جاتی ہوں کہ جو ایک امام صاحب کے لیے ضروری ہیں)۔

www.farzuloom.net

()**"نائب امام صاحب"** کی اہلیت معلوم کرنے کے لیے اُن کا ٹیسٹ اور کمیٹی سے اجازت ہونا ضروری ہے (کیونکہ علاقے / محلّے کو دیکھتے ہوئے ہی کسی کو امامت کے لیے لایا جاتا ہے)۔ لہٰذا محترم امام صاحب سے گزارش ہے کہ پہلے ہی سے **"نائب امام صاحب"** کے ٹیسٹ اور کمیٹی سے اجازت کی ترکیب فرمالیں کیونکہ بغیر اجازت "نائب" لانے کی صورت(case) میں، اُن نمازوں سے غیر حاضری شمار (count) کی جائے گی (یعنی اُن نمازوں کا مشاہرہ نہیں دیا جائے گا) بلکہ ایسے **"نائب امام صاحب"** کو نماز پڑھانے کی اجازت بھی نہیں ہوگی۔

{7} ایک مہینے میں پہلے سے بتائے بغیر تین(3) چھٹیاں ہو جانے پر، یا کارکردگی (مثلاً نماز کے وقت کی پابندی) تسلی بخش (یعنی صحیح) نہ ہونے کی صورت(case) میں کمیٹی تحریری صورت میں تفہیم نامہ (توجّہ دلانے والی تحریر) حاضر کرکے توجّہ(attention) دلائے گی۔ دوسری بار اس طرح (چھٹیاں یا نمازوں کے وقت کی پابندی نہ ہونے) پر دوسرے تفہیم نامے کے ساتھ گزارش کی جائے گی۔ اس کے بعد بھی توجّہ(attention) حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی اور اسی طرح چھٹیوں یا نماز میں غیر حاضریوں کا سلسلہ رہا تو مسجد کا نظام درست رکھنے، نمازیوں کے اطمینان(satisfaction) کا خیال رکھنے اور اپنی شرعی ذمہ داری(responsibility) پوری کرنے کے لیے کمیٹی (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لینے کے بعد کوئی قدم اُٹھائے گی۔ **یاد رہے کہ امام صاحب کا باشرع ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر غیر شرعی کام پائے گئے، مثلاً داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا، داڑھی پر کالا رنگ لگانا، غیر شرعی انگوٹھی پہننا وغیرہ تب بھی مُفتی صاحب سے رہنمائی لے کر شرعی حکم پر عمل کیا جائے گا۔**

{8} کمیٹی کو بتائے بغیر مسلسل(12) دن چھٹیاں ہو جانے پر کمیٹی (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر مسجد کا نظام درست کرنے کی کوشش کرے گی۔

نوٹ: مسجد میں کسی قسم کا غیر شرعی کام ہونے، فتنے فساد کی صورت بننے، نمازیوں کے لیے تشویش (یعنی پریشانی) کا سامان کرنے، اجارے کے طے شدہ(decided) اصولوں کا خلاف(against) کرنے پر (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر اجارے کی مُدّت(duration) کے بیچ میں اجارہ ختم کرنے یا اجارے کی

مُدّت ختم ہونے پر نیا اجارہ نہ کرنے کا کمیٹی کو اختیار (option) ہو گا۔

نام امام صاحب مع دستخط: ---------------- دستخط صدر کمیٹی: ----------------

{3} مؤذن صاحب کا اجارہ[4]، اس طرح کا اجارہ کیا جاسکتا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

مؤذن صاحب سے یہ شرطیں (preconditions) طے کریں (پرنٹ نکلوا کر دستخط کروالیں):

{1} کمیٹی نے آپ ------- بن ------ کے ساتھ ------- سے ------ (12) مہینے (مثلاً 1 جنوری 2025 سے 31 دسمبر 2025) تک ماہانہ ------- روپے مشاہرے (salary) پر یومیہ ----- اذانوں (مثلاً 5 اذانوں: فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) کا بطور مؤذن صاحب کے اجارہ کیا (یعنی مسجد میں مؤذن صاحب رکھا)۔ آپکے اجارے کا مقام ------------- (مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔بی۔ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

اہم وضاحت: مؤذن صاحب، اذان دینے کے ساتھ ساتھ امام صاحب کے نہ ہونے پر نماز بھی پڑھاتے ہیں، لہٰذا **(۱)** اذان ٹیسٹ، **(۲)** قراءت ٹیسٹ اور **(۳)** مسائلِ نماز ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہے[5]۔

---

(4) کچھ مسجدوں میں ایک ہی اسلامی بھائی کو امام صاحب اور مؤذن رکھا جاتا ہے تو اُن کے مشاہرے کو مناسب انداز سے دو حصّوں میں تقسیم (divide) کر کے "امام صاحب" اور "مؤذن صاحب" (دونوں) کے اجارہ فارم پر اجارہ (دستخط) کروالیں۔

(5) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے مسائل نہ جاننے والے کو امامت پر لانے کے بارے میں فرماتے ہیں: ایسے شخص کو نماز میں امام کرنا حالانکہ نماز تو عمادِ اسلام (یعنی اسلام کا ستون) اور افضلِ اعمال (بہترین نیکی) ہے، (مسائل نہ جاننے والے شخص کو اتنی اہم دینی جگہ پر کھڑا کرنا اور امام بنانا) یقیناً بے احتیاطی (careless کام

نوٹ: یہ ٹیسٹ کسی اچھے سُنی قاری صاحب اور سُنی مُفتی صاحب سے کروائے جائیں گے۔

مؤذن صاحب کے کام: طے شدہ(decided)وقت پر اذان دینا، اقامت کہنا، امام صاحب موجود نہ ہوں تو نماز پڑھانا، آپ کی ذمہ داریوں(responsibilites)میں شامل ہے۔

{2} اگر مؤذن صاحب سے اجارہ مہینا شروع ہونے کے بعد ہو رہا ہو تو پہلے مہینے کے لیے:

اس ماہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی۔۔۔۔سے۔۔۔۔تاریخ(مہینے کے آخر تک، مثلاً جنوری 2025کی 15سے 31 تاریخ)یومیہ (ہر دن) کی (مثلاً5)۔۔۔۔اذانوں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روپے مشاہرے(salary)پر بطور مؤذن صاحب کے اجارہ کیا(یعنی مسجد میں مؤذن صاحب رکھا)۔ آپکے اجارے کا مقام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔بی۔ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

نوٹ: پہلا اجارہ عام طور پر آزمائشی(trial) ہوتا ہے(جس میں کچھ وقت میں اطمینان کیا جاتا ہے پھر پورے سال کا اجارہ ہوتا ہے)، اس (آزمائشی اجارے) کی مُدّت (duration) بڑھ بھی سکتی ہے۔ آزمائشی مُدّت (duration)کے کسی بھی مہینے میں اگلے مہینے(next month)مزید اجارہ جاری رکھنے یا ختم کرنے کا کمیٹی کو اختیار(option)ہوتا ہے۔

وضاحت: پہلی مرتبہ ہونے والے اجارے کے بعد، اگر کمیٹی نے اجارہ کرنے سے منع نہ کیا تو خود بہ خود (understood)مزید ایک مہینے کا آزمائشی اجارہ(trial contract of wages)ہو جائے گا اور جب کمیٹی نے پورے سال کا اجارہ کیا تو **صرف اُس سال کا** مستقل اجارہ(permanent contract of wages)ہو جائے گا۔

اور حُکمِ شرعی (یعنی دین کے حکم پر عمل کرنے) میں "مداہنت" (یعنی غفلت، سُستی اور لاپرواہی کرنا) ہے (فتاوی رضویہ جلد۶، ص۴۴۶)۔ **نوٹ:** "مداہنت" حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، الخلق التاسع و الاربعون، ج۲، ص۱۵۵)

{3} ہر مہینے دو(2) چھٹیاں کرنے کی اجازت ہے چاہے تو ایک ساتھ (دو(2) دن کی چھٹیاں) کر لیں یا الگ الگ (اذانوں کی چھٹیاں) کر لیں (مثلاً پانچ (5) اذانوں کا اجارہ ہو تو پورے مہینے میں دس (10) اذانوں کی چھٹیاں اور اگر تین (3) اذانوں کا اجارہ ہو تو پورے مہینے میں چھ (6) اذانوں کی چھٹیاں کی جاسکتی ہیں)،اس کے بعد مزید (more) اذانیں نہ دینے پر مشاہرے (salary) سے کٹوتی (deduction) ہوگی۔ البتہ چھٹی کرنے سے پہلے، کمیٹی کو چھٹی کرنے کا بتانا ہوگا تاکہ مسجد کا نظام بھی خراب نہ ہو۔

{4} ان چھٹیوں کے علاوہ (other) سال میں بارہ (12) چھٹیاں مزید کی جاسکتی ہیں، چاہے خوشی اور غمی کے وقت الگ الگ (مثلاً تین (3) تین دن کر کے) لے لیں اور چاہے تو ایک ساتھ لے لیں لیکن ہر طرح کی چھٹیاں کمیٹی کو پہلے سے بتا کر کی جائیں گی۔

{5} رمضان المبارک میں مسجد کے عُرف (یعنی عادت) کے مطابق کمیٹی کی طرف سے سالانہ خیر خواہی پیش کی جائے گی (یعنی یہ خدمت ہوگی)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مثلاً کمیٹی رمضان میں پوری ایک تنخواہ (salary) اضافی (additional) دیتی ہو تو وہ اس بات کو یہاں لکھ دیں، یا جتنا وہ دیتے ہیں وہ لکھ دیں)۔ اس کے علاوہ (other) کوئی بونس نہ ہوگا۔

{6} کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مؤذن صاحب چھٹیوں پر جاتے ہیں تو پیچھے کسی کو اپنا **"نائب"** بنا دیتے ہیں (یعنی alternative کہ جو مؤذن صاحب کی غیر موجودگی میں اذان دیتے ہیں)۔ **یاد رہے کہ "نائب مؤذن صاحب"** وہ بن سکتے ہیں کہ جو شرعاً امامت کی اہلیت (ability) بھی رکھتے ہوں (کیونکہ مؤذن صاحب کی ذمہ داریوں (responsibilites) میں یہ بھی ہے کہ امام صاحب موجود نہ ہوں تو وہ نماز پڑھائیں گے، اسی طرح **"نائب مؤذن صاحب"** کو بھی نماز پڑھانی ہوگی لہٰذا اُن میں بھی وہ تمام شرطیں (preconditions) پائی جانا ضروری ہیں کہ جو ایک امام صاحب کے لیے ضروری ہیں)۔

() **"نائب مؤذن صاحب"** میں امامت کی اہلیت معلوم کرنے کے لیے اُن کا ٹیسٹ اور کمیٹی سے اجازت ہونا ضروری ہے (کیونکہ علاقے/محلّے کو دیکھتے ہوئے ہی کسی کو امامت یا اذان کے لیے لایا جاتا ہے)۔ لہٰذا محترم

مؤذن صاحب سے گزارش ہے کہ پہلے ہی سے **"نائب مؤذن صاحب"** کے ٹیسٹ اور کمیٹی سے اجازت کی ترکیب فرمالیں کیونکہ بغیر اجازت "نائب" لانے کی صورت(case) میں، اُن اذانوں سے غیر حاضری شمار (count) کی جائے گی (یعنی اُس اذان و نماز کے وقت کا جو مشاہرہ بنتا ہے، وہ نہیں دیا جائے گا) بلکہ ایسے **"نائب مؤذن صاحب"** کو اذان دینے یا نماز پڑھانے کی بھی اجازت نہیں ہو گی۔

{7} ایک مہینے میں پہلے سے بتائے بغیر تین (3) چھٹیاں ہو جانے پر، یا کار کردگی (مثلاً اذان کے وقت کی پابندی) تسلی بخش (یعنی صحیح) نہ ہونے کی صورت (case) میں کمیٹی تحریری صورت میں تفہیم نامہ (توجّہ دلانے والی تحریر) حاضر کر کے توجّہ (attention) دلائے گی۔ دوسری بار اس طرح (چھٹیاں یا اذان میں تاخیر ہوتے رہنے) پر دوسرے تفہیم نامے کے ساتھ گزارش کی جائے گی۔ اس کے بعد بھی توجّہ (attention) حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی اور اسی طرح چھٹیوں یا اذان میں غیر حاضریوں کا سلسلہ رہا تو مسجد کا نظام درست رکھنے، نمازیوں کے اطمینان (satisfaction) کا خیال رکھنے اور اپنی شرعی ذمہ داری (responsibility) پوری کرنے کے لیے کمیٹی (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لینے کے بعد کوئی قدم اُٹھائے گی۔ **یاد رہے کہ مؤذن صاحب کا باشرع ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر غیر شرعی کام پائے گئے، مثلاً داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا، داڑھی پر کالا رنگ لگانا، غیر شرعی انگوٹھی پہننا وغیرہ تب بھی مُفتی صاحب سے رہنمائی لے کر شرعی حکم پر عمل کیا جائے گا۔**

{8} کمیٹی کو بتائے بغیر مسلسل (12) دن چھٹیاں ہو جانے پر کمیٹی (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر مسجد کا نظام درست کرنے کی کوشش کرے گی۔

نوٹ: مسجد میں کسی قسم کا غیر شرعی کام ہونے، فتنے فساد کی صورت بننے، نمازیوں کے لیے تشویش (یعنی پریشانی) کا سامان کرنے، اجارے کے طے شدہ (decided) اصولوں کا خلاف (against) کرنے پر (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر اجارے کی مُدّت (duration) کے بیچ میں اجارہ ختم کرنے یا اجارے کی مُدّت ختم ہونے پر نیا اجارہ نہ کرنے کا کمیٹی کو اختیار (option) ہو گا۔

نام مؤذن صاحب مع دستخط: ---------------- دستخط صدر کمیٹی: ----------------

{4} قاری صاحب کا اجارہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْن، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

قاری صاحب سے یہ شرطیں (preconditions) طے کریں (پرنٹ نکلوا کر دستخط کروالیں):

{1} کمیٹی / انتظامیہ نے آپ --------- بن --------- کے ساتھ --------- سے --------- مہینے (مثلاً 1 جنوری 2025 سے 31 دسمبر 2025) تک ماہانہ --------- روپے مشاہرے (salary) پر یومیہ --------- بجے سے --------- بجے تک (مثلاً دوپہر 2 بجے سے شام 4 بجے تک) کا بطور قاری صاحب کے اجارہ کیا (یعنی آپ کو قرآنِ پاک پڑھانے کے لیے رکھا)۔ آپکے اجارے کا مقام ------------- (مثلاً مدرسہ جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔بی۔ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

اہم وضاحت: قاری صاحب کے لیے **(۱)** تجوید ٹیسٹ (اور اگر وہاں حفظ کے بچے بھی پڑھانے ہیں تو) **(۲)** حفظ ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہے۔

نوٹ: یہ ٹیسٹ کسی اچھے پرانے (senior) سُنی قاری صاحب سے کروائے جائیں گے۔

قاری صاحب کے کام: بچوں کو قرآنِ پاک عُرف (عادت) کے مطابق پڑھانا، سُننا (یعنی عام طور پر انہیں جتنا سبق دیا جاتا ہے، اُتنا سبق دینا اور سُننا) آپ کی ذمہ داریوں (responsibilites) میں شامل ہے۔

{2} اگر قاری صاحب سے اجارہ مہینا شروع ہونے کے بعد ہو رہا ہو تو پہلے مہینے کے لیے:

اس ماہ ----------- کی --- سے --- تاریخ (مہینے کے آخر تک، مثلاً جنوری 2025 کی 15 سے 31 تاریخ) یومیہ (ہر دن) ------ بجے سے ------ بجے تک (مثلاً دوپہر 2 بجے سے شام 4 بجے تک) --------- روپے مشاہرے (salary) پر بطور قاری صاحب کے اجارہ کیا (یعنی آپ کو قرآنِ پاک پڑھانے کے لیے رکھا)۔ آپکے اجارے کا مقام ------------- (مثلاً مدرسہ جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔بی۔ایریا،

بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

نوٹ: پہلا اجارہ عام طور پر آزمائشی (trial) ہوتا ہے (جس میں کچھ وقت میں اطمینان کیا جاتا ہے پھر پورے سال کا اجارہ ہوتا ہے)، اس (آزمائشی اجارے) کی مُدّت (duration) بڑھ بھی سکتی ہے۔ آزمائشی مُدّت (duration) کے کسی بھی مہینے میں اگلے مہینے (next month) مزید اجارہ جاری رکھنے یا ختم کرنے کا کمیٹی / انتظامیہ کو اختیار (option) ہوتا ہے۔

وضاحت: پہلی مرتبہ ہونے والے اجارے کے بعد، اگر کمیٹی / انتظامیہ نے اجارہ کرنے سے منع نہ کیا تو خود بہ خود (understood) مزید ایک مہینے کا آزمائشی اجارہ (trial contract of wages) ہو جائے گا اور جب کمیٹی / انتظامیہ نے پورے سال کا اجارہ کیا تو **صرف اُس سال کا** مستقل اجارہ (contract of wages permanent) ہو جائے گا۔

{3} یومیہ (یعنی ہر دن) دس (10) منٹ لیٹ آئے تو معاف ہیں مزید لیٹ ہونے پر (مثلاً گیارہ منٹ لیٹ آنے پر، پورے گیارہ منٹ کی) کٹوتی ہو گی۔

() مثلاً مہینا تیس (30) دن کا ہے، مشاہرہ بہتر سو (7,200) ہے، تو ایک دن کا دو سو چالیس (240) روپے مشاہرہ ہوا۔ اب اگر دو (2) گھنٹے کا اجارہ ہے تو (120 منٹ میں سے) ہر منٹ کے دو (2) روپے مشاہرہ بنے گا۔

() **کمیٹی / انتظامیہ** حساب کتاب کا کام ایسے اسلامی بھائی کو دے کہ جو حساب (mathematics) میں ماہر (expert) ہو نیز قاری صاحب کے لیے **"حاضری رجسٹر"** کا بھی انتظام کیا جائے۔

() **قاری صاحب** روزانہ اپنے آنے، جانے کا وقت **"حاضری رجسٹر"** پر لکھیں نیز اگر اس وقت میں کسی ذاتی کام سے چلے گئے یا وہیں بیٹھے بیٹھے پڑھائی کے دوران (عُرف و عادت سے ہٹ کر) کوئی ذاتی کام کیا (مثلاً اپنا کاروباری حساب کتاب کرنے لگے) تو **"حاضری رجسٹر"** پر لکھ دیں (مثلاً آج پندرہ (15) منٹ اپنا ذاتی کام کیا، اس وقت کی بھی کٹوتی ہو گی)۔ **یاد رہے کہ ایسا کام کبھی ہو گیا تو اس کی کٹوتی ہے اور بار بار اس طرح کا کام ہونے (مثلاً عادت بنا لینے) پر کٹوتی کے ساتھ ساتھ مُفتی صاحب سے بھی شرعی رہنمائی لی جائے گی۔**

{4}ہر مہینے ایک (1) چھٹی کرنے کی اجازت ہے ،اس کے بعد مزید(more) چھٹی / چھٹیاں کرنے پر مشاہرے (salary) سے کٹوتی (deduction)ہو گی۔ البتہ چھٹی کرنے سے پہلے، کمیٹی / انتظامیہ کو چھٹی کرنے کا بتاناہو گا تا کہ مدرسے کا نظام بھی خراب نہ ہو۔

نوٹ:ماہانہ ایک چھٹی کے علاوہ(other)،ہر۔۔۔۔۔(مثلاً اتوار) کومدرسے کی چھٹی ہو گی۔

{5}ان چھٹیوں کے علاوہ (other) سال میں ایک مرتبہ، ایک ہفتے(یعنی ہفتہ وار چھٹی کے علاوہ(other) چھ(6)دن چھٹیاں)کی جاسکتی ہیں، لیکن ہر طرح کی چھٹیاں کمیٹی / انتظامیہ کوپہلے سے بتا کر کی جائیں گی۔

{6}رمضان المبارک میں مدرسے کے عُرف(یعنی عادت) کے مطابق کمیٹی / انتظامیہ کی طرف سے سالانہ خیر خواہی پیش کی جائے گی(یعنی یہ خدمت ہو گی)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مثلاً کمیٹی / انتظامیہ رمضان میں پوری ایک تنخواہ(salary)اضافی(additional)دیتی ہوتو وہ اس بات کو یہاں لکھ دیں، یا جتنا وہ دیتے ہیں وہ لکھ دیں)۔ اس کے علاوہ(other)کوئی بونس نہ ہو گا۔

{7}کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قاری صاحب چھٹیوں پر جاتے ہیں تو پیچھے کسی کو اپنا **"نائب"** بنا دیتے ہیں(یعنی alternative کہ جو قاری صاحب کی غیر موجودگی میں بچوں کو پڑھاتے ہیں)۔ **یاد رہے کہ "نائب قاری صاحب"** وہ بن سکتے ہیں کہ جو شرعاً قرآنِ پاک پڑھانے کی اہلیت(ability) رکھتے ہوں۔

()**"نائب قاری صاحب"** کی اہلیت معلوم کرنے کے لیے اُن کی تجوید (اور حفظ کے درجے ہوں تو) حفظ کا ٹیسٹ(کسی اچھے پرانے(senior)سُنّی قاری صاحب سے) کرانا اور کمیٹی / انتظامیہ سے اجازت ہونا ضروری ہے (کیونکہ علاقے / محلّے کو دیکھتے ہوئے ہی کسی کو بچے پڑھانے کے لیے لایا جاتا ہے)۔لہذا محترم قاری صاحب سے گزارش ہے کہ پہلے ہی سے **"نائب قاری صاحب"** کے ٹیسٹ اور کمیٹی / انتظامیہ سے اجازت کی ترکیب فرمالیں کیونکہ بغیر اجازت "نائب" لانے کی صورت(case) میں، اُن دنوں کی غیر حاضری شمار(count)کی جائے گی بلکہ ایسے **"نائب قاری صاحب"** کو قرآنِ پاک پڑھانے کی بھی اجازت نہیں ہو گی۔

{8}ایک مہینے میں پہلے سے بتائے بغیر دو(2) چھٹیاں ہو جانے، یا مستقل لیٹ آنے کی صورت(case)میں

کمیٹی / انتظامیہ تحریری صورت میں تفہیم نامہ (توجّہ دلانے والی تحریر) حاضر کرکے توجّہ (attention) دلائے گی۔ دوسری بار اس طرح (چھٹیاں ہونے) پر دوسرے تفہیم نامے کے ساتھ گزارش کی جائے گی۔ اس کے بعد بھی توجّہ (attention) حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی اور اسی طرح چھٹیوں کا سلسلہ رہا تو مدرسے کا نظام درست رکھنے، سرپرستوں (بچوں کے والدین وغیرہ) کے اطمینان (satisfaction) کا خیال رکھنے اور اپنی شرعی ذمہ داری (responsibility) پوری کرنے کے لیے کمیٹی / انتظامیہ (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لینے کے بعد کوئی قدم اُٹھائے گی۔ **یادرہے کہ قاری صاحب کا باشرع ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر غیر شرعی کام پائے گئے، مثلاً داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا، داڑھی پر کالا رنگ لگانا، غیر شرعی انگوٹھی پہننا وغیرہ تب بھی مُفتی صاحب سے رہنمائی لے کر شرعی حکم پر عمل کیا جائے گا۔**

()**ہاں!** مصیبتِ عامہ مثلاً پہیہ جام ہڑتال، شدید بارش وغیرہ کی وجہ سے چھٹی پر کٹوتی (deduction) نہ ہوگی۔

{9} کمیٹی / انتظامیہ کو بتائے بغیر ایک ہفتہ چھٹی ہو جانے پر کمیٹی / انتظامیہ (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر مدرسے کا نظام درست کرنے کی کوشش کرے گی۔

اہم گزارش: کمیٹی / انتظامیہ کی جانب سے بچوں کو مارنے کی بالکل بھی اجازت نہیں۔

نوٹ: بچوں کو مارنے، مدرسے میں کسی قسم کا غیر شرعی کام ہونے، فتنے فساد کی صورت بننے، سرپرستوں کے لیے تشویش (پریشانی) کا سامان کرنے، اجارے کے طے شدہ (decided) اصولوں کا خلاف (against) کرنے پر (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر اجارے کی مُدّت (duration) کے بیچ میں اجارہ ختم کرنے یا اجارے کی مُدّت ختم ہونے پر نیا اجارہ نہ کرنے کا کمیٹی / انتظامیہ کو اختیار (option) ہوگا۔

نام قاری صاحب مع دستخط:______________ دستخط صدر کمیٹی / انتظامیہ:______________

{5} خادم صاحب کا اجارہ[6]:

(6) کچھ مسجدوں میں ایک ہی اسلامی بھائی کو مؤذن اور خادم رکھا جاتا ہے تو اُن کے مشاہرے کو مناسب انداز

www.farzuloom.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خادم صاحب سے یہ شرطیں (preconditions) طے کریں (پرنٹ نکلوا کر دستخط کروالیں):

{1} کمیٹی / انتظامیہ نے آپ ـــــــ بن ـــــــ کے ساتھ ـــــــ سے ـــــــ مہینے (مثلاً 1 جنوری 2025 سے 31 دسمبر 2025) تک (یومیہ صفائی کے ــــ، ہفتہ وار صفائی کے ــــ اضافی، مہینے کی صفائی کے ــــ اضافی، مکمل) ـــــــ روپے ماہانہ مشاہرے (salary) پر صفائی کے کام کرنے کا بطور خادم کے اجارہ کیا۔ آپکے اجارے کا مقام ـــــــــــــ (مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔ بی۔ ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔ **نوٹ:** کمیٹی یومیہ صفائی، ہفتہ وار صفائی اور ماہانہ صفائی کی تفصیل مکمل واضح طور پر بتا دے۔

وضاحت: اگر یومیہ صفائی کے 12000، ہفتہ وار صفائی کے 4000 اور ماہانہ صفائی کے 3000 طے ہوئے (یعنی اس طرح مکمل 19000 ہوئے) تو مہینا چاہے 28 دن کا ہو یا 31 دن کا، یہ ایّام (دن) 12000 ہی پر تقسیم (divide) ہونگے۔ اسی طرح مہینے میں 4 ہفتے ہوں یا 5، 4000 ہی پر تقسیم ہونگے۔

خادم صاحب کے کام: کمیٹی کی طرف سے بیان کردہ یومیہ، ہفتہ وار اور ماہانہ صفائی کرنا، مسجد کی چیزوں اور لائٹ پنکھوں کا خیال رکھنا نیز وقت پر مسجد کے گیٹ کھولنا اور بند کرنا وغیرہ آپ کی ذمہ داریوں (responsibilites) میں شامل ہیں (ضرورۃً دیگر کام بھی لیے جاسکتے ہیں)۔

{2} اگر خادم صاحب سے اجارہ مہینا شروع ہونے کے بعد ہو رہا ہو تو پہلے مہینے کے لیے:

اس ماہ ـــــــــــ کی ــــ سے ــــ تاریخ (مہینے کے آخر تک، مثلاً جنوری 2025 کی 15 سے 31 تاریخ) یومیہ (ہر دن) ـــــــ روپے مشاہرے (salary)، ہر ہفتے ـــــــ روپے اور اس مہینے کی

سے دو حصّوں میں تقسیم (divide) کر کے "مؤذن صاحب" اور "خادم صاحب" (دونوں) کے اجارہ فارم پر اجارہ (دستخط) کروالیں۔

اضافی کاموں کے ــــــــ روپے، کُل ــــــ مشاہرے پر بطور خادم صاحب کے اجارہ کیا۔ آپکے اجارے کا مقام ــــــــــــــ (مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔ بی۔ ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

نوٹ: پہلا اجارہ عام طور پر آزمائشی (trial) ہوتا ہے (جس میں کچھ وقت میں اطمینان کیا جاتا ہے پھر پورے سال کا اجارہ ہوتا ہے)، اس (آزمائشی اجارے) کی مُدّت (duration) بڑھ بھی سکتی ہے۔ آزمائشی مُدّت (duration) کے کسی بھی مہینے میں اگلے مہینے (next month) مزید اجارہ جاری رکھنے یا ختم کرنے کا کمیٹی / انتظامیہ کو اختیار (option) ہوتا ہے۔

وضاحت: پہلی مرتبہ ہونے والے اجارے کے بعد، اگر کمیٹی / انتظامیہ نے اجارہ کرنے سے منع نہ کیا تو خود بہ خود (understood) مزید ایک مہینے کا آزمائشی اجارہ (trial contract of wages) ہو جائے گا اور جب کمیٹی / انتظامیہ نے پورے سال کا اجارہ کیا تو **صرف اُس سال کا** مستقل اجارہ (permanent contract of wages) ہو جائے گا۔

{3} ہر مہینے ایک (1) چھٹی کرنے کی اجازت ہے، اس کے بعد مزید (more) چھٹی / چھٹیاں کرنے پر مشاہرے (salary) سے کٹوتی (deduction) ہو گی۔ البتہ چھٹی کرنے سے پہلے، کمیٹی / انتظامیہ کو چھٹی کرنے کا بتانا ہو گا تاکہ مسجد کی صفائی کا نظام بھی خراب نہ ہو۔

{4} ان چھٹیوں کے علاوہ (other) سال میں ایک مرتبہ، ایک ہفتے کی چھٹیاں کی جاسکتی ہیں، لیکن ہر طرح کی چھٹیاں کمیٹی / انتظامیہ کو پہلے سے بتا کر کی جائیں گی۔

{5} رمضان المبارک میں مسجد کے عُرف (یعنی عادت) کے مطابق کمیٹی / انتظامیہ کی طرف سے سالانہ خیر خواہی پیش کی جائے گی (یعنی یہ خدمت ہو گی) ــــــــــــــ (مثلاً کمیٹی / انتظامیہ رمضان میں پوری ایک تنخواہ (salary) اضافی (additional) دیتی ہو تو وہ اس بات کو یہاں لکھ دیں، یا جتنا وہ دیتے ہیں وہ لکھ دیں)۔ اس کے علاوہ (other) کوئی بونس نہ ہو گا۔

{6} کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خادم صاحب چھٹیوں پر جاتے ہیں تو پیچھے کسی کو اپنا **"نائب"** بنا دیتے ہیں(یعنی alternative کہ جو خادم صاحب کی غیر موجودگی میں صفائی کا کام کرے)۔ **یاد رہے کہ "نائب خادم"** وہ بن سکتا ہے کہ جو کمیٹی کے بتائے ہوئے سب کام صحیح طرح کر سکتا ہو۔

{7} ایک مہینے میں پہلے سے بتائے بغیر دو(2) چھٹیاں ہو جانے، یا ایسی چار(4) نمازوں میں غیر حاضری کہ جس میں خدمت کا کوئی کام کرنا ہوتا ہے، یا چار(4) دن صفائی کے کاموں میں کمی (کوتاہی) ہونے کی صورت (case) میں کمیٹی / انتظامیہ تحریری صورت میں تفہیم نامہ(توجّہ دلانے والی تحریر) کے ساتھ توجّہ (attention) دلائے گی۔ دوسری بار اس طرح (چھٹیاں ہونے) پر دوسرا تفہیم نامہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد بھی توجّہ(attention) حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی اور اسی طرح چھٹیوں وغیرہ کا سلسلہ رہا تو مسجد کا نظام درست رکھنے، مسجد کی صفائی کا خیال رکھنے اور اپنی شرعی ذمہ داری(responsibility) پوری کرنے کے لیے کمیٹی / انتظامیہ (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لینے کے بعد کوئی قدم اُٹھائے گی۔

{8} **ہاں!** مصیبتِ عامہ مثلاً پہیہ جام ہڑ تال، شدید بارش وغیرہ کی وجہ سے چھٹی پر کٹوتی(deduction) نہ ہوگی۔

{9} کمیٹی / انتظامیہ کو بتائے بغیر ایک ہفتہ چھٹی ہو جانے پر کمیٹی / انتظامیہ (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر مسجد کا نظام درست کرنے کی کوشش کرے گی۔

نوٹ: مسجد میں کسی قسم کا غیر شرعی کام ہونے، فتنے فساد کی صورت بننے، نمازیوں کے لیے تشویش (پریشانی) کا سامان کرنے، اجارے کے طے شدہ(decided) اصولوں کا خلاف(against) کرنے پر (مُفتی صاحب سے) شرعی رہنمائی لے کر اجارے کی مُدّت(duration) کے بیچ میں اجارہ ختم کرنے یا اجارے کی مُدّت ختم ہونے پر نیا اجارہ نہ کرنے کا کمیٹی / انتظامیہ کو اختیار(option) ہوگا۔

نام قاری صاحب مع دستخط:______________ دستخط صدر کمیٹی / انتظامیہ:______________

{6} تراویح کے امام صاحب اور اجارہ:

www.farzuloom.net

{1}تراویح کی امامت(یعنی امام بننے) کے لیے بھی وہی شرطیں(preconditions)ہیں کہ جو "امام صاحب" کی ہیں۔ امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے مسائل نہ جاننے والے کو امامت پر لانے کے بارے میں فرماتے ہیں: ایسے شخص کو نماز میں امام کرنا حالانکہ نماز تو عمادِ اسلام(یعنی اسلام کا ستون) اور افضلِ اعمال(بہترین نیکی) ہے، (مسائل نہ جاننے والے شخص کو اتنی اہم دینی جگہ پر کھڑا کرنا اور امام بنانا) یقیناً بے احتیاطی(careless کام) اور حکمِ شرعی(یعنی دین کے حکم پر عمل کرنے) میں "مداہنت" (یعنی غفلت، سُستی اور لاپرواہی کرنا) ہے (فتاوی رضویہ جلد ۶، ص ۴۴۶) "**مداہنت**" حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، الخلق التاسع والاربعون، ج ۲، ص ۱۵۵) لہذا تراویح پڑھانے والے، محترم حافظ صاحب کا **(۱)** قراءت ٹیسٹ، **(۲)** تراویح(میں جس طرح قرآن پڑھا جاتا ہے، اُسکا) ٹیسٹ اور **(۲)** مسائلِ نماز ٹیسٹ کا ہونا ضروری ہے۔

{2}تراویح کے لیے امام صاحب فائنل کرتے ہوئے مزید(more) کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

ایسے حافظ سے تراویح پڑھانے کی شرعاً اجازت نہیں کہ جو داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنے والا، یا ()صرف رمضان میں داڑھی بڑھا کر بعد میں چھوٹی کرنے والا، یا() قرآن کریم پڑھتے ہوئے ایسی غلطیاں کرنے والا ہو کہ جن(غلطیوں) کا کرنا حرام ہے، یا() قرآن کریم اتنا تیز تیز پڑھنے والا ہو کہ قرآنی حرف پڑھنے سننے ہی میں نہ آئیں۔ **یادرہے** یہ انہی طریقوں میں سے ہے کہ جو دین سے نہیں بلکہ مردود، بدعتِ سیئہ(برا طریقہ) اور جہنّم لے کر جانے والے کاموں میں سے ایک کام ہے۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالے جو دین میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، الحدیث: ۱۷۱۸، ص ۹۴۵)

{3}تراویح کے لیے" قرائت ٹیسٹ "میں، **تراویح میں کی جانے والی قرائت کا ٹیسٹ** بھی لیا جائے۔ **یادرہے:**

امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایسے شخص کو امام بنانے کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو شخص قرآنِ پاک کو قواعدِ تجوید(صحیح طریقے) سے پڑھنا نہیں جانتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کچھ اس طرح جواب دیا:

()اگر نماز میں ایسی غلطیاں کرتا ہے کہ اُس سے **قرآنی معنی ہی بگڑ جاتے ہیں** مثلاً وہ شخص پڑھنے میں حرف بدل

دیتاہے، جیسے "ع" کی جگہ "ء"، "ص" کی جگہ "س"، "ط" کی جگہ "ت"، "ز" کی جگہ "ذ"، "ح" کی جگہ "ہ" اور قرآنی لفظ **"مہمل" (یعنی بے معنیٰ) رہ جاتا ہے، یا** () جس حرف کو نہیں کھینچنا، اُسے کھینچ کر مدّہ (کھینچنے والا) بنائے اور **معنیٰ بگڑ جائیں** تو عُلَمائے کرام کے نزدیک نماز باطل (یعنی بالکل بھی نہیں) ہوتی ہے۔ جیسے سورۃُ الفاتحہ (آیت نمبر:4) میں "اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" (ترجمہ: ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) کو "نَسْتَاعِيْنُ" (یہ بے معنیٰ لفظ ہے اس کا ترجمہ ہی نہیں بن رہا) پڑھا (تو نماز نہیں ہوگی)، یا سورۃ آلِ عمران (آیت نمبر:158) میں "لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ" (ترجمہ: تمہیں اللہ ہی کی طرف اٹھنا ہے) کو "لَااِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ" پڑھا (یعنی لام کو کھینچ کر پڑھا تو معنیٰ غلط ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، اب اس کا معنیٰ ہو جائے گا: تمہیں (قیامت کے دن) اللہ کی طرف نہیں اٹھنا ہے۔ مَعَاذَ اللہ! اللہ کریم ہمیں اس طرح کی غلطیوں سے بچائے)۔

() اگر اس طرح کی غلطیاں نہ ہوں مگر حالت (condition) ایسی ہے کہ قرآنِ پاک پڑھنے میں جن باتوں کا خیال رکھنا واجب (یعنی لازم) ہے، انہیں چھوڑ دیتا ہے جیسے مدِّ مُتَّصِل [7] کو "ایک الف" (جیسے دو حرکت پڑھنے میں جتنی دیر لگتی ہے، مثلاً "ب"، "ب"، اتنی دیر میں "بَا" تک) بھی نہیں کھینچتا ہو تو ایسے شخص کو جب بھی امام بنایا جائے گا، اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ، ج۶، ص۴۸۹، مُلخصاً)

{4} کمیٹی یا جماعت کے ساتھ تراویح کا انتظام کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ عاشقِ رسول، دیندار، صحیح طرح قرآنِ کریم سُنانے والے حافظ کو لائیں۔

() **حدیثِ پاک میں ہے:** جب غیر اہل (ineligible) کو کام سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو (صحیح بخاری کتاب العلم، ۱/۱۴)۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: یہ (یعنی نااہلی کا) حکم عام ہے، خواہ وہ (نااہلی) علم (میں) ہو، خواہ دینی یا دنیوی عہدہ (میں نااہلی ہو) مثلاً حکومت (کرنے میں)، تدریس (علمِ دین پڑھانے میں)، تقریر (بیان کرنے) وغیرہ (میں نااہل ہونا، یعنی کوئی بھی دینی و حکومتی کام نااہل (ineligible) کو دیا جائے، تو بس اب قیامت کا

---

(7) جب حروفِ مدّہ (جیسے: بَا، بُو، بِی) کے بعد ہمزہ اسی کلمہ (لفظ) میں ہو تو اسے "**مدِّ مُتَّصِل**" کہتے ہیں۔ مدِّ مُتَّصِل کو "**مدِّ واجب**" بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَآئَ، سِيْٓئَ۔

انتظار کیجیے)۔(نزھۃ القاری، ج۱، ص۴۰۴)

گزارش: قاری صاحبان کو بھی چاہیے کہ شروع ہی سے طلباء کو اس انداز سے قرآنِ پاک حفظ کروائیں کہ بچہ (حافظ) صرف صحیح طریقے ہی سے قرآنِ پاک سُنا سکے۔

مزید عرض: حافظ صاحب نے اگر قرآنِ پاک صحیح طرح یاد نہیں کیا ہے، مثلاً وہ آہستہ آہستہ (صحیح انداز سے) قرآنِ پاک سُناتے ہیں تو بھول جاتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ دوبارہ سے صحیح انداز سے قرآنِ پاک حفظ کریں۔

{5} اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: تلاوتِ قرآن اور اللہ کریم کے ذکر پر اُجرت (wages) لینا دینا دونوں حرام ہے، لینے دینے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں اور جب یہ کام ہی حرام ہے تو ثواب کس چیز پر ملے گا؟ (فتاویٰ رضویہ ج۲۳ ص۵۳۷، مُلخصاً)

()اُجرت رقم(amount) ہی کا نام نہیں بلکہ (خریداری میں جس چیز کو خریدا جاسکتا ہو، یا جس چیز سے خریدا جائے وہ سب چیزیں اُجرت (wages) بن سکتی ہیں، جیسے) کپڑے یا غلّہ (اناج۔grain) وغیرہ کی صورت میں بھی ملنے والی چیز، اُجرت ہی ہے۔ تراویح کے لیے بلانے والوں سے یہ طے ہوا کہ یہ چیزیں ملیں گی یا طے تو نہیں کیا مگر معلوم ہے کہ یہاں پیسوں کی جگہ اناج دے دیتے ہیں، تو یہ بھی اُجرت ہی ہے اور "تراویح" پڑھانے کی "اجرت" لینا دینا جائز نہیں ہے۔

()**ہاں!** اگر حافِظ صاحب صاف صاف کہہ دیں کہ: "میں کچھ نہیں لوں گا"، یا پڑھوانے والا کہہ دے کہ: "میں کچھ نہیں دوں گا" پھر بعد میں حافظ صاحب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں (فیضانِ رمضان، ص۱۶۳، مُلخصاً)۔ **یاد رہے کہ** جس نے کہا کہ "میں کچھ نہیں دونگا" تو واقعی اُس کے دل میں یہ بات ہو کہ "میں کچھ نہیں دونگا" کیونکہ اس طرح کہنا بھی "وعدہ" ہی ہے اور وعدہ کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ کسی کام کو کرنے، یا (کوئی کام) نہ کرنے کی بات کرے تو اُس وقت دل میں یہ ارادہ (نیّت) ہونا ضروری ہے کہ جو کہہ رہا ہوں، وہی کرونگا (فتاویٰ رضویہ، ج۲۴، ص۳۵۵، ماخوذاً)۔ **ہاں!** بعد میں کچھ دینے کا ارادہ ہو گیا، یا کسی اور سے کہہ دیا کہ تم چندہ جمع کر کے دے دو تو حرج (گناہ) نہیں۔ **بہر حال آسانی اسی میں ہے کہ قاری صاحب یہ کہہ دیں کہ: "میرا کوئی**

www.farzuloom.net

اجارہ نہیں ہے، میں اجارے پر تراویح نہیں پڑھاؤنگا"۔

{6} اگر لوگ چاہتے ہیں کہ "تراویح" بھی ہو اور (حافظ صاحب سے اجارہ) جائز شرعی طریقے سے بھی ہو جائے تو اِس کی صورت (case) یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو ایک (1) یا دو (2) گھنٹے کے لئے نوکری پر رکھ لیں اور اجارہ کرنے والا کہے: "میں نے آپ کو آج فلاں وَقت سے فلاں وَقت کیلئے اِس اُجرت پر نوکری پر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا، لوں گا"۔ وہ (حافظ صاحب) کہیں: "میں نے قبول (accept) کیا"۔ اب وہ اُتنی دیر کے لیے اَجیر ہو گئے، اب جو (جائز) کام چاہے، وہ کام اُن سے لیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد اُس سے کہہ دیا جائے کہ: تراویح پڑھادیں، یا فلاں مَیّت کے لئے اِتنا قرآنِ عظیم یا کلِمۂ طیبہ یا دُرود پاک پڑھ لیں تو اب یہ قرآنِ پاک پڑھانا، جائز ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۳۷، ماخوذاً)

() یاد رہے کہ حافظ صاحب سے وقت کا اجارہ (contract of wages) کرتے ہوئے یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسب ہو گا دے دیں گے، یا () آپ کو راضی کر دیں گے، بلکہ صاف صاف لفظوں میں اُجرت (wages) بتانی ہو گی، مثلاً ہم آپ کو اس وقت کے اجارے کے 50 ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حافظ صاحب بھی قبول (accept) فرمالیں، اب پچاس ہزار روپے دینا لازم ہو گئے۔ (فیضانِ رمضان ص ۱۵۰، ۱۴۹، ماخوذاً)

{7} جو تراویح کا اجارہ کرنا چاہتے ہیں تو اسکا جائز طریقہ یہ ہے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، اَمَّا بَعۡدُ!

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

حافظ صاحب سے یہ شرطیں (preconditions) طے کریں (پرنٹ نکلوا کر دستخط کروالیں):

کمیٹی / تراویح انتظامیہ نے آپ ------- بن ------- کے ساتھ ------- سے ------- (مثلاً 1 رمضان شریف 1445ھ سے 27 رمضان المبارک 1445ھ) تک ---- روپے مشاہرہ (salary) پر یومیہ ----- بجے سے ----- بجے تک (مثلاً رات 8:00 بجے سے 9:00 بجے تک جبکہ عشاء کی جماعت 7:45 ہو) کا اجارہ کیا

کہ جس میں آپ سے کوئی بھی جائز کام (کہ جو آپ کے لیے مُناسب بھی ہو) لیا جاسکتا ہے۔ آپکے اجارے کامقام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (مثلاً جامع مسجد غوثیہ، فیڈرل۔بی۔ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

حافظ صاحب کے کام: اس وقت میں جس قسم کا جائز کام (جو آپ کے لیے مناسب بھی ہو) آپ کو دیا جائے گا اُسے پورا کرنا، آپ کی ذمہ داریوں (responsibilites) میں شامل ہے۔

نام حافظ صاحب مع دستخط: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دستخط صدر کمیٹی / انتظامیہ: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اہم وضاحت (Important explanation): مسجد کے چندے سے یہ اجارہ صرف اُس صورت (case) میں کر سکتے ہیں جب کہ چندہ دینے والوں کو معلوم ہو کہ "مسجد کے چندے سے تراویح پڑھانے والوں کی بھی خدمت ہوتی ہے"۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو "تراویح" کے لیے الگ سے چندہ کیا جائے۔

{8} نعت خوانی کا اجارہ:

{1} امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ذکرِ پاک بہترین نیکی ہے اور طاعت (نیکی) یا عبادت پر فیس لینا **حرام** ہے (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۴، ۷۲۵، مُلخصاً)۔ **یاد رہے کہ کچھ نیک کاموں پر اجارہ (مشاہرہ / تنخواہ) لینا جائز ہے،** عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ: دین کا نظام صحیح طریقے سے چلانے کے لیے آج کے وقت میں امام صاحبان، موذّن صاحبان، مُعلّمِ دینیات (دین پڑھانے والے اساتذۂ کرام) اور واعظ کا (یعنی شریعت کے مطابق سُنی علماءِ کرام اور خطیب صاحبان کا بیان کرنے کی) اُجرت لینا (یعنی ہونے والی خدمت کو قبول (accept) فرمالینا) جائز ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۱۹، ص ۴۸۶، ماخوذاً) **مگر نعت خوانی پر اُجرت نہیں لے سکتے۔**

{2} **میلادِ پاک** ضرور بہترین نیکی ہے اور اس پر اِجارہ (wages) لینا، دینا ضرور حرام ہے۔ یاد رہے کہ اس اجارے (contract of wages) کی دو (۲) صورتیں ہیں:

(۱) اِجارہ صاف صاف لفظوں میں کیا جائے (مثلاً آپ نے اتنے روپے میں نعت پڑھنے کا اجارہ کیا، تب بھی حرام)۔

(۲)صاف صاف لفظوں میں تو اجارہ نہ ہو لیکن عُرف(عادت، رائج شدہ انداز)یہ ہی ہو کہ اُس کام کی اُجرت(wages)ہوتی ہے تو یہ بھی اجارہ (contract of wages) ہے۔ مَثَلًا نعت شریف پڑھنے ،پڑھوانے والوں نے زبان سے تو کچھ نہ کہا کہ "آپ کو نعت خوانی کا اتنا اتنا ہدیہ (رقم۔amount) دیں گے" مگر بلانے والے کو معلوم ہے کہ نعت خواں کو رقم (amount) دینی ہوگی اور نعت شریف پڑھنے والے بھی جانتے ہیں کہ کچھ خدمت ضرور ہوگی (رقم(amount)وغیرہ ملے گی)تو یہ بھی اجارہ ہے۔

()اس طرح بغیر طے(fixed)کیے نعت خواں صاحب سے "اجارہ"ہو جانا،**دو(2)طرح سے حرام** ہو تا ہے:

(۱)ایک تو نیکی پر اِجارہ کرنا حرام ہے۔

(۲)جو کام اجارے پر ہوتا ہے، وہاں اُجرت(wages)وغیرہ کا طے(fixed)کرنا بھی لازم ہوتا ہے اور یہاں کچھ طے(fixed)نہیں ہے لہٰذا یہ اجارہ(contract of wages)ناجائز ہونے کا دوسرا سبب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج۱۹ص ۴۸۶، ۴۸۷، مَاخوذاً)

{3}اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: تلاوتِ قرآن اور اللہ کریم کے ذکر پر اُجرت(wages)لینا دینا دونوں حرام ہے، لینے دینے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں اور جب یہ کام ہی حرام ہے تو ثواب کس چیز پر ملے گا؟(فتاویٰ رضویہ ج۲۳ص ۵۳۷، مُلخصاً)

()بہتر ہے کہ نعت خوان صاحب، نعت خوانی کے لیے وقت مانگنے والے ہر ایک کو یہ کہہ دیں کہ:**"میرا کوئی اجارہ نہیں ہے، میں اجارے پر نعت خوانی نہیں کروں گا"۔**

{4}اگر لوگ چاہتے ہیں کہ "نعت خوانی" بھی ہو اور (نعت خواں صاحب سے اجارہ) جائز شرعی طریقے سے بھی ہو جائے تو اِس کی صورت(case)یہ ہے کہ نعت خواں صاحب سے دو گھنٹے کیلئے(مَثَلًا رات 9تا 11)وقت کا اجارہ (contract of wages) کرنے کی گزارش کریں اور اس کا ہدیہ (رقم۔amount) بھی لازمی بتائیں۔ اب محترم نعت خواں صاحب اسے قبول(accept)فرمالیں اور اس وقت میں طے شدہ(decided) مقام پر تشریف لے آئیں۔(فیضانِ رمضان ص ۱۴۹، مَاخوذاً)

www.farzuloom.net

{9} جو نعت خواں کا اجارہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کا جائز طریقہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نعت خواں صاحب سے یہ شرطیں (preconditions) کم از کم زبانی طے کریں:

نعت خواں انجمن نے آپ ------- بن ------ کے ساتھ ماہ ------------ کی --- تاریخ (مثلاً 27 رجب المرجب 1445ھ) ----- روپے مشاہرہ (salary) پر ------ بجے سے ------ بجے تک (مثلاً رات 9 بجے سے 11 بجے تک) کا اجارہ کیا کہ جس میں آپ سے کوئی بھی جائز کام (جو آپ کے لیے مناسب بھی ہو) لیا جاسکتا ہے۔ آپکے اجارے کا مقام ------------ (مثلاً D/12 غوثیہ ہال، فیڈرل۔بی۔ایریا، بلاک ۱۱، کراچی) ہے۔

نعت خواں صاحب کے کام: اس وقت میں جس قسم کا جائز کام آپ کو دیا جائے گا (جو آپ کے لیے مناسب بھی ہو) اُسے پورا کرنا، آپ کی ذمہ داریوں (responsibilites) میں شامل ہے۔

نام نعت خواں صاحب مع دستخط: -------------- دستخط صدر نعت خواں انجمن: -----------

اہم وضاحت (Important explanation): یہ اجارہ مسجد یا مدرسے کے چندے سے نہیں ہو سکتا۔ محفل رکھنے والے "صاحب" اپنی جیب سے پیسے دیں یا جن دو چار افراد نے مل کر محفل کروائی ہے، وہ مل جُل کر اپنی جیب سے یہ "اجارہ" دیں گے۔

....

160 "شرکت (partnership)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اللہ کریم فرماتا ہے کہ دو شریکوں (partners) میں (اپنی شان کے مطابق) تیسرا (3rd) رہتا ہوں، جب تک اُن میں کوئی اپنے رفیق (partner) کے ساتھ خیانت (cheating) نہ کرے اور جب کوئی خیانت

(cheating) کرتا ہے تو ان سے (اپنی شان کے مطابق) الگ ہو جاتا ہوں۔

(سنن أبي داود، كتاب البيوع، الحديث: ۳۳۸۳، ج۳، ص ۳۵۰)

واقعہ (incident): حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے برکت (blessing) کی دعا فرمائی تھی

حضرت عبداللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اُنکی والدہ زینب بنت حُمَید، رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی: "یا رَسُولَ الله! (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) اسکو بیعت فرمالیجئے"۔ فرمایا: "یہ چھوٹا بچہ ہے" پھر اِن کے سر پر حضور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) نے ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ عَنْہ (کہ جن کے سر پر حضور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) نے ہاتھ پھیرا تھا) کے پوتے زُهْرَة بِنِ مَعْبَد (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) کہتے ہیں، کہ میرے دادا عبداللہ بن ہشام مجھے بازار لے جاتے اور وہاں غلّہ (اناج۔grain) خریدتے تو حضرت ابن عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُما) اور حضرت ابن زبیر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) اُن سے ملتے اور کہتے ہمیں بھی (اس کاروبار میں) شریک کرلو (partner بنالو) کیونکہ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے آپ کے (دادا جان کے) لیے برکت (blessing) کی دعا فرمائی ہے، وہ (حضرت زُهْرَة بِنِ مَعْبَد) انھیں بھی شریک کرلیتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ایک پورا اونٹ نفع (profit) میں مل جاتا اور اُسے گھر بھیج دیا کرتے۔

(صحيح البخاري، كتاب الشركة، الحديث: ۲۵۰۱، ج۲، ص ۱۴۵)

شرکت (partnership) کے دینی مسائل:

شرکت کی دو قسمیں ہیں: {1} شرکتِ مِلک {2} شرکت عقد۔

{1} "**شرکت مِلک**" یہ ہے کہ کچھ لوگ ایک چیز کے اس طرح مالک ہوں کہ انہوں نے مِل جُل کر کوئی عقدِ شرکت (agreement of partnership) نہ کیا ہو۔

() "**شرکت مِلک**" دو قسم ہے کہ (1a) شرکت ملک جبری (1b) شرکت ملک اختیاری

(1a) **"شرکت مِلک جبری"** یہ ہے کہ دو آدمیوں کا مال خود بخود، بغیر کسی ارادہ کے آپس میں اس طرح مل جائے کہ ہر ایک کی چیز دوسرے سے الگ نہ ہو سکے، یا() انہیں بڑی مشکل سے الگ کیا جا سکے مثلاً وراثت (یعنی کسی کے انتقال کے بعد ملنے والے مال) میں دونوں کو (گندم۔wheat) کی ایک بوری ملی، یا() ایک کے گیہوں، دوسرے کے جَو (barley) سے مل گئے تو اگرچہ یہاں دونوں کو الگ کرنا، ممکن تو ہے مگر بہت مشکل ہے لہذا یہ "شرکت مِلک جبری" ہے۔

(1b) **"شرکت مِلک اختیاری"** یہ کہ دو آدمی مل جُل کر اپنے اختیار (option) سے کسی چیز کو لینے میں شریک ہوئے لیکن با قاعدہ عقدِ شرکت (agreement of partnership) نہ ہوا، مثلاً() ان دونوں کو کسی تیسرے (3rd person) نے ایک ہی چیز تحفے میں دے دی، یا() دونوں کو صدقے میں ملی اور دونوں نے (ایسے تحفے یا صدقے کو) قبول (accept) کر لیا، یا() دونوں میں سے ایک نے جان بوجھ کر (deliberately) اپنی چیز دوسرے کی چیز میں ملا دی کہ اب وہ چیزیں الگ نہیں ہو سکتیں (یا بہت مشکل سے الگ ہو نگی، تو یہ سب "شرکت ملک اختیاری" ہے)۔

{2} "شرکت عقد" یہ ہے کہ مِل جُل کر شرکت (partnership) کا عقد (contract) کیا ہو مثلاً ایک نے کہا: "میں تیرا شریک (partner) ہوں"، دوسرے نے کہا: "مجھے قبول ہے"۔

() **"شرکت عقد"** کی کچھ قسمیں ہیں: (2a) شرکت عقد بالمال، (2b) شرکت عقد بالعمل، (2c) شرکت عقد بالوجوہ۔ (بہار شریعت ح۱۰، ص۴۸۹، مسئلہ ۱ملخصاً)

(2a) **"شرکتِ عقد بالمال"** یہ ہے کہ دو شخص مالی عقد (contract of investment) کریں (مثلاً پیسوں سے مل کر کوئی چیز خریدیں)۔ (بہار شریعت ح۱۰، ص۴۸۷، ماخوذاً)

(2b) **"شرکتِ عقد بالعمل"** یہ ہے کہ دو کاریگر (چیزیں بنانے والے) لوگوں کے پاس سے کام لائیں اور مل جُل کر وہ کام کریں پھر جو کچھ مزدوری (wage) ملے، آپس میں تقسیم (divide) کر لیں۔ شرکت بالعمل کو، شرکت بالابدان / شرکت تقبل / شرکت صنائع بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت ح۱۰، ص۵۰۵، مسئلہ ۶۱ملخصاً)

(2c)"**شرکتِ عقد بالوجوہ**" میں بغیر مال کے اس طرح شرکت(partnership)ہوتی ہے کہ ہر شریک (partner)اپنی وجاہت(goodwill)کی وجہ سے دکانداروں سے اُدھار مال لاتا ہے پھر وہ مل کر مال بیچتے اور نفع(profit) آپس میں تقسیم(divide) کر لیتے ہیں۔(بہار شریعت ح ۱۰، ص ۵۰۹، مسئلہ ۷۷ مُلخصاً)

() پھر ان تینوں (شرکت عقد بالمال، شرکت عقد بالعمل، شرکت عقد بالوجوہ) میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہے:(الف)شرکت مُفاوضہ۔(ب)شرکت عنان۔

(الف)"**شرکت مُفاوضہ**" یہ ہے کہ دو شخص آپس میں یہ کہیں کہ ہم نے "شرکت مُفاوضہ" کی اور ہمیں اختیار (option)ہے کہ ایک ساتھ خرید و فروخت(buying and selling) کریں یا الگ الگ، نقد(cash) بیچیں، خریدیں یا اُدھار اور ہر ایک اپنی سوچ سے عمل کرے گا اور جو کچھ نفع(profit) نقصان ہو گا اُس میں دونوں برابر کے شریک(partner)ہیں۔

()"شرکتِ مُفاوضہ" میں یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں مال میں، نفع(profit) میں، تصرُّف(کاروباری کام کرنے اور مال خریدنے بیچنے)میں اور دَین(مثلاً کاروباری قرض، سب) میں برابر برابر ہوں، لٰہذا نابالغ و بالغ، مسلمان و کافر، عاقل و پاگل میں "شرکت مُفاوضہ" نہیں ہو سکتی۔(بہار شریعت ح ۱۰، ص ۴۹۱، مسئلہ ۸، ۷، ۶ مُلخصاً)

(ب) "**شرکتِ عنان**" یہ ہے کہ دو افراد(persons) ہر قسم کی تجارت(trade)میں شرکت (partnership) کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامن(guarantor)نہ ہو صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل(client worker)ہونگے(یعنی نفع نقصان میں شریک ہونگے مگر پہلے شریک کی خریدی ہوئی چیز کی رقم دینا دوسرے شریک کی ذمہ داری نہیں)، یا()کسی خاص تجارت(مثلاً کپڑے کا کاروبار) میں شامل ہوں (کہ نہ وہ برابری کی بنیاد پر ہو نہ دونوں ایک دوسرے کے ضامن ہوں)()"شرکتِ عنان" میں یہ شرط (precondition)ہے کہ ہر ایک ایسا ہو جو دوسرے کو وکیل بنا سکے(بہار شریعت ح ۱۰، ص ۴۹۹، ۴۹۸، مسئلہ ۳۵، مُلخصاً)() "شرکتِ عنان" میں کام اور آمدنی یا نقصان میں برابری کی شرط نہیں ہوتی۔(بہار شریعت ح ۱۰، ص ۵۰۷، مسئلہ ۶۹ مُلخصاً)

()یوں **"شرکت عقد"**(مِل جُل کر شرکت کا عقد کرنے) کی کُل(total) چھ(6) قسمیں بنیں:
(2a الف) شرکت عقد بالمال مُفاوضہ (2a ب) شرکت عقد بالمال عنان (2b الف) شرکت عقد بالعمل مُفاوضہ (2b ب) شرکت عقد بالعمل عنان (2c الف) شرکت عقد بالوجوہ مُفاوضہ (2c ب) شرکت عقد بالوجوہ عنان[8]۔

شرکت مِلک (بغیر عقد کے کچھ لوگوں کا کسی چیز کا مالک ہونے) کے مسائل:

{1} شرکت مِلک میں ہر ایک اپنے حصہ میں تصرُّف (اپنی مرضی سے کام) کر سکتا ہے اور دوسرے کے حصّے میں غیر کی طرح ہے (یعنی دوسرے شریک(partner) کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا)، لہٰذا() اپنا حصّہ بیچ سکتا ہے اور اس میں شریک سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں (مثلاً ایک گھر کے دو(2) پورشن (الگ حصّے) ہیں، ایک پورشن (حصّہ) اس کا ہے تو) اُسے اختیار(option) ہے کہ اپنے شریک(partner) ہی کے ہاتھ میں بیچے، یا کسی تیسرے شخص کو بیچ دے[9]۔

---

(8)(2a الف) **"شرکتِ عقدِ بالمال مُفاوضہ"** وہ عقد ہے کہ جس میں مال اور نفع برابر، برابر ہو۔
(2a ب) **"شرکتِ عقدِ بالمال عنان"** وہ عقد ہے کہ جس میں مال اور نفع برابر، برابر نہ ہو۔
(2b الف) **"شرکتِ عقدِ بالعمل مُفاوضہ"** یہ ہے کہ کام اور نفع میں شرکت برابری کی بنیاد پر ہو۔
(2b ب) **"شرکتِ عقدِ بالعمل عنان"** یہ ہے کہ کام اور نفع میں شرکت برابری کی بنیاد پر نہ ہو۔
(2c الف) **"شرکتِ عقدِ بالوجوہ مُفاوضہ"** یہ ہے کہ وجاہت(goodwill) سے ادھار مال لے کر بیچا جائے لیکن یہ کام برابری کی بنیاد پر ہو۔
(2c ب) **"شرکتِ عقدِ بالوجوہ عنان"** یہ ہے کہ وجاہت(goodwill) سے ادھار مال لے کر بیچا جائے لیکن یہ کام برابری کی بنیاد پر نہ ہو۔
(9) کسی تیسرے کے ہاتھ بیچنے میں، دوسرے شریک(partner) کو "شفعہ" کا حق حاصل ہو گا۔ "شفعہ" کی تفصیل(detail)

{2}اگر اصل میں شرکت(partnership)نہ تھی مگر دونوں نے اپنی چیزیں ملادیں، یا()دونوں کی چیزیں مل گئیں اورایک شریک کسی تیسرے(غیر شریک)کے ہاتھ بیچناچاہتاہے تو اپنے دوسرے شریک سے اجازت لینی پڑے گی۔

{3}اصل میں تو(یعنی باقاعدہ)شرکت(partnership)ہے مگر ایک کے بیچنے سے دوسرے کو نقصان ہو تا ہے تواس صورت(case)میں دوسرے شریک(partner)کی اجازت کے بغیر کسی تیسرے کو بیچ نہیں سکتا، مثلاً مکان(کہ جس میں باقاعدہ الگ پورشن نہ ہوں)یا درخت یازراعت(cultivation)میں شرکت ہے تو دوسرے شریک(partner)کی اجازت کے بغیر نہیں بیچ سکتا کہ نیا خریدار(buyer)تقسیم کرنے کو کہے گا اور تقسیم(divide)کرنے میں پرانے شریک(partner)کا نقصان ہے۔

()ہاں اگر زراعت(cultivation)تیار ہے، یا()درخت کاٹا جاسکتاہے اور پھلدار(پھل والا)نہیں ہے تو اب دوسرے شریک سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں کہ اب کٹوانے میں کسی کا نقصان نہیں۔

(بہار شریعت ح۱۰،ص۴۹۰،مسئلہ۲،مُلخصاً)

{4}دونوں شریکوں(partners)میں سے کوئی بھی مر جائے، "شرکت مِلک" باطل(ختم)نہیں ہوتی لیکن موت کے بعد، اُس(میّت)کے وارثین(یعنی وہ لوگ جو مرنے والے کے بعد، اُس کے مال کے مالک(owner)بن جاتے ہیں)شریک(partner)بن جائیں گے۔(بہار شریعت ح۱۰،ص۵۱۲،مسئلہ۱۲،مُلخصاً)

شرکت ملک جبری(بغیر عقد(with out agreement)کچھ لوگوں کا کسی چیز میں اپنی مرضی کے بغیر مالک ہونے)کے مسائل:

{1}دو آدمیوں کی چیزیں آپس میں مل گئیں مثلاً دو(2)بوریوں میں غلّہ(آناج۔grain)تھا(ہر ایک کی ایک بوری تھی)۔بوریاں پھٹ گئیں اور غلّہ مل گیا تو اس(مشترکہ غلّے۔combine grain)میں دونوں مالک،

جاننے کے لیے Topic number : 156 دیکھیں۔

شریک(partner)ہوگئے۔()اگر اس میں سے کچھ ضائع(waste)ہوگا تو دونوں کا ضائع ہوگا اور جو باقی ہے اُسے اپنے اپنے حصّے کے مطابق ملے گا، مثلاً ایک کا دس(10)کلو غلّہ تھا اور دوسرے کا بیس(20)کلو غلّہ تھا تو جو کچھ باقی ہے اُس کے تین(3)حصے کریں گے، پہلا شخص ایک حصّہ(33٪)لے گا اور دوسرا شخص دو حصّے(66٪)لے گا۔(بہار شریعت ح۱۴،ص۴۲،مسئلہ ۴۹،مُلخصاً)

شرکت ملک اختیاری کے مسائل:

(عقدِ شرکت کے بغیر(with out agreement of partnership)کسی چیز میں شریک ہونا)

{1}"**شرکت ملک اختیاری**"(مثلاً دو آدمیوں کو تحفے میں کوئی چیز ملی تھی، اب اسے بیچنے)میں نفع(profit)کی کمی زیادتی کے ساتھ شراکت(partnership)ہوسکتی ہے، مثلاً ایک کو ایک تہائی(1/3، 33٪) نفع ملے اور دوسرے کو دو تہائیاں(2/3، 66٪)لیکن نقصان جو کچھ ہوگا وہ راس المال (investment/ capital) کے مطابق ہوگا(مثلاً دونوں کو ایک چیز آدھی آدھی(50٪ +50٪)تحفے میں ملی تھی لیکن انہوں نے طے کیا کہ ہم اسے بیچیں گے، ایک کا نفع ایک تہائی(33٪)ہوگا اور دوسرے کا دو تہائی(66٪)ہوگا، تو ایسا ہوسکتا ہے مگر نقصان کا حساب اس طرح نہیں رکھ سکتے بلکہ اس صورت(case)میں نقصان اسی حساب سے ہوگا کہ جو جتنا اس چیز کا مالک تھا(یعنی جب چیز آدھی آدھی تھی تو نقصان بھی آدھا آدھا(50٪ اور 50٪)ہی ہوگا)، اسکے خلاف(against)شرط کرنا(مثلاً چیز میں 50٪ +50٪ کے مالک ہونے کے باوجود، نقصان 33٪ اور 66٪ طے کرنا)باطل ہے۔(بہار شریعت ح۱۰،ص۵۰۹،مسئلہ ۷۸،مُلخصاً)

شرکت عقد(مِل جُل کر شرکت کا عقد(agreement of partnership)کرنے)کے مسائل:

{1}"**شرکت عقد**" میں ایجاب(offer)اور قبول(accept)کرنا ضروری ہے، چاہے لفظوں میں ہوں یا قرینہ(صورتِ حال۔condition)سے ایسا سمجھا جاتا ہو مثلاً ایک نے ہزار روپے دیے اور کہا کہ: "تم بھی اتنے پیسے نکالو جو چیز خرید اور بیچ کر نفع (profit) ہوگا، وہ دونوں کا ہوگا"۔ دوسرے نے روپے لے لیے تو اگرچہ یہاں قبول(accept)کا لفظ تو نہیں بولا گیا مگر اس صورت(case)میں روپیہ لے لینا بھی قبول کہنے کی

طرح ہے۔

{2}**"شرکت عقد"** میں یہ شرط(precondition)ہے کہ جس چیز پر شرکت(partnership)ہوئی ہو، اُس میں وکالت(attorneyship) بھی ہو سکتی ہو لہٰذا اُمباح اشیاء مثلاً گری پڑی(کھجور کی)گٹھلیاں، جنگل کی لکڑیاں وغیرہ میں شرکت نہیں ہو سکتی(کیونکہ ایسی چیز جو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے، وہ اُس کا مالک بن جاتا ہے تو دوسرا اُس میں شریک کیسے ہو گا؟)۔

()اگر دونوں نے جنگل کی لکڑیاں کاٹنے پر اس طرح شرکت کی کہ جتنی لکڑیاں جمع ہو نگی، وہ سب دونوں میں برابر، برابر ہو نگی تو یہ شرکت صحیح نہیں۔ ہر ایک اُسی(لکڑی)کا مالک ہو گا کہ جو اُس نے کاٹی ہے۔

()یہ بات بھی ضروری ہے کہ ایسی شرط(precondition)نہ ہو کہ جس سے شرکت(partnership)ہی نہ ہو سکے، مثلاً یہ کہ پہلا شریک یہ شرط رکھے کہ نفع(profit)کے پہلے ہزار(1000)روپے میرے ہیں، تو ایسی شرکت نہیں ہو سکتی کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کُل ہزار(1000)روپے ہی نفع(profit)ہو تو اب شرکت کس چیز میں ہو گی؟(بہار شریعت ح۱۰، ص۴۹۰، مسئلہ ۴، ۵ ملخصاً)

{3}دونوں شریکوں(partners)میں سے کوئی بھی مر جائے، اُسکی موت کا علم دوسرے شریک کو ہو یا نہ ہو ہر صورت(case)میں "شرکت عقد" باطل(ختم)ہو جاتی ہے۔(بہار شریعت ح۱۰، ص۵۱۲، مسئلہ ۱۲، ملخصاً)

شرکت عقد بالمال(مِل جُل کر مال میں شرکت کا عقد(agreement)کرنے)کے مسائل:

{1}شرکت کا تقاضہ(requirement)یہ ہے کہ جیسے نفع(profit)میں سب شریک(partner)ہوتے ہیں، اُسی طرح نقصان میں سب لوگ، اپنے مال(investment)کی مقدار(percentage)کے مطابق شریک ہونگے۔(فتاوی رضویہ ج۱۷، ص۳۷۲، ملخصاً)

شرکت عقد بالعمل(مِل جُل کر کام کرنے میں شرکت کا عقد(agreement)کرنے)کے مسائل:

{1}اس شرکت(partnership)میں یہ ضروری نہیں کہ دونوں ایک ہی کام کرنے والے ہوں بلکہ دو مختلف(different)کام کرنے والے بھی مل جُل کر یہ شرکت کر سکتے ہیں، مثلاً ایک درزی ہے دوسرا رنگریز

(کپڑا dyeکرنے والا)، دونوں کپڑے لاتے ہیں تو درزی سیتا(stichکرتا) ہے اور دوسرا رنگتا (dyeکرتا) ہے اور جو اُجرت(wages)ملتی ہے، وہ دونوں میں تقسیم(divide)ہوتی ہے۔

()"شرکتِ عمل" میں یہ بھی ضروری نہیں کہ دونوں ایک ہی دکان میں کام کریں بلکہ دونوں کی الگ الگ دکانیں ہوں تب بھی یہ شرکت ہوسکتی ہے مگر یہ بات ضروری ہے کہ وہ کام ایسے ہوں کہ اجارہ کرنے کی وجہ سے دونوں کام اُن پر لازم ہو جائیں۔

()اگر وہ اجارہ حرام کام پر ہو جیسے: کچھ لوگوں سے مِل جُل کر گانا گانے پر اجارہ کیا تو اس طرح کی شرکت جائز نہیں (بلکہ بغیر شرکت ایک کا اجارہ کرنا، یا بغیر اجارے کے ایک کا، یا سب کا گانا گانا بھی ناجائز ہے)۔

{2}دین کے کاموں میں سُستی کی وجہ سے عُلَمائے کِرام نے ان کاموں میں "اجارہ" کرنے کی اجازت دی ہے: تعلیم قرآن (قرآنِ پاک سکھانے)، علم دین پڑھانے اور اذان و امامت پر لہٰذا ان کاموں میں شرکت (partnership) بھی ہو سکتی ہے (یعنی دو صاحبان جو اذان دینے اور نماز پڑھانے کی شرعاً اہلیت(ability) رکھتے ہوں اور کمیٹی (اجارہ کرنے والے) بھی راضی ہوں تو مل جُل کر اس کام کو کرنے کا اجارہ کر سکتے ہیں)۔

{3}"شرکتِ عمل" میں ہر ایک دوسرے کا وکیل(client worker)ہوتا ہے، لہٰذا جہاں توکیل (یعنی وکیل (client worker)بنانا) درست نہ ہو، وہاں یہ شرکت(partnership)کرنا بھی صحیح نہیں ہو گا، مثلاً کچھ بھکاریوں(beggars)نے آپس میں شرکت کرلی تو یہ صحیح نہیں کہ اس صورت(case)میں وکیل(client worker)نہیں بنایا جاسکتا(کیونکہ بھکاری کو جو بھیک / صدقہ / خیرات ملے گا وہ اُس کا مالک ہو گا، دوسرے کی طرف سے وکیل(client worker)نہیں ہو گا)۔

نوٹ: آج کل صحت مند(healthy)لوگوں نے بھی بھیک مانگنے(begging)کو پیشہ(profession)بنالیا ہے۔ ایسے لوگوں کا بغیر شرکت(partnership)بھیک مانگنا بھی ناجائز ہے۔

{4}"شرکتِ عمل" میں یہ بھی ضروری نہیں کہ شریک صاحبان(partners)جو کچھ کمائیں(earn کریں) گے اُس میں برابر کے شریک(partner)ہوں بلکہ کمی، زیادتی کی شرط(precondition) بھی ہو سکتی ہے۔

()شرکاء(partners)نے جو کچھ طے کر لیا، اُسی کے مطابق اُجرت(wages) تقسیم ہو گی()اسی طرح کام کرنے میں بھی برابری کی شرط نہیں بلکہ اس طرح طے کرنا بھی جائز ہے کہ ایک زیادہ کام کریگا اور دوسرا کم کام کرے گا()یہاں تک کہ یہ طے کرنا بھی جائز ہے کہ کم کام کرنے والے کو زیادہ اُجرت ملے گی۔

{5} "**شرکتِ عمل**" میں یہ طے کیا کہ آمدنی (income)میں سے پہلے شریک (partner) کے دو تہائی(66٪) اور دوسرے کے ایک تہائی(33٪) ہونگے اور اگر کچھ نقصان ہوا تو دونوں برابر، برابر دینگے تو ()آمدنی اُسی طرح تقسیم(divide) ہو گی کہ جو آپس میں طے ہوا مگر() نقصان میں برابری کی شرط (precondition)باطل ہے یعنی نقصان میں بھی ایسا ہی ہو گا کہ جس کا حصّہ نفع (profit) میں ایک تہائی(33٪) تھا، نقصان میں بھی اس کا حصّہ ایک تہائی ہی ہو گا اور جس کا حصّہ نفع (profit) میں دو تہائی(66٪) تھا، نقصان میں بھی اس کا حصّہ دو تہائی ہی ہو گا۔

{6}ان میں سے کوئی ایک شریک(partner) بھی کام لے کر آیا تو وہ کام دونوں پر لازم ہو جائے گا، لہٰذا جس نے کام دیا ہے وہ ہر ایک سے کام کا مطالبہ(demand) کر سکتا ہے(یعنی کام دینے والا کسی کو بھی کہہ سکتا ہے کہ:"میرا کام کر کے دو")۔ دوسرا شریک یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ:"کام وہ لایا ہے اُس سے کہو، میرا اس کام سے کوئی تعلق نہیں"()اسی طرح ہر شریک، کام دینے والے سے اُجرت(wages)مانگ سکتا ہے۔ کام دینے والا کسی بھی شریک کو اُجرت دے گا تو بَری ہو جائیگا یعنی دوسرا اب اُس سے اُجرت نہیں مانگ سکتا۔

{7}دونوں میں سے ایک نے کام کیا ہے اور دوسرے نے کچھ نہ کیا مثلاً بیمار تھا یا سفر میں چلا گیا تھا جس کی وجہ سے کام نہ کر سکا یا بلا وجہ جان بوجھ کر(deliberately)اُس نے کام نہ کیا تب بھی آمدنی(income)دونوں پر طے شدہ فیصد(decided percentage) پر تقسیم ہو گی۔

{8}باپ بیٹے مل کر کام کرتے ہوں اور بیٹا باپ کے ساتھ رہتا ہو تو جو کچھ آمدنی ہو گی وہ باپ ہی کی ہے۔ بیٹا شریک(partner) نہیں کہلائے گا بلکہ اُسے مددگار(helper) کہا جائے گا()یہاں تک کہ (ساتھ رہنے والا) بیٹا اگر درخت لگائے تو وہ بھی باپ ہی کا ہے۔

()میاں بی بی مل کر کوئی کام کرنے لگے پہلے انکے پاس کچھ نہ تھا مگر دونوں نے کام کر کے بہت کچھ جمع کر لیا تو یہ سارا مال شوہر ہی کا ہے اور عورت مددگار(helper) سمجھی جائیگی()**ہاں!** اگر عورت کا کام الگ ہو مثلاً مرد کتابت(calligraphy) کا کام کرتا ہے اور عورت سلائی(stiching) کرتی ہے تو سلائی کی جو کچھ آمدنی (income) ہے اُسکی مالک عورت ہی ہے۔

{9} اگر یوں شرکت(partnership) ہوئی کہ ایک کے اوزار(tools) ہونگے اور دوسرے کا مکان یا دکان ہو گی اور دونوں مل کر کام کرینگے تو بھی شرکت جائز ہے() اگر اس طرح شرکت ہوئی کہ ایک کے اوزار ہونگے اور دوسرا کام کریگا تو یہ شرکت ناجائز ہے۔(بہار شریعت ح۱۰،ص۵۰۵ تا ۵۰۹،مسئلہ ۶۱ تا ۶۷، ۷۱، ۶۸ ملخصاً)

شرکت عقد وجوہ(اپنی وجاہت(goodwill) پر مل جُل کر شرکت کا عقد کرنے) کے مسائل:

{1} مٹی کسی تیسرے شخص کی ہے اور دو آدمی اِس سے اینٹ بنانے میں شریک ہوئے تو صحیح (مسئلہ / صورت یہی) ہے کہ اِن دونوں نے تیسرے شخص سے مٹی خرید کر اینٹ بنائی ہے پھر اُسکو پکا کر اینٹیں بیچیں گے، مٹی کے مالک کو(مٹی کی) قیمت(amount) دیدیں گے اور جو نفع(profit) ہو گا وہ دونوں کو ملے گا تو یہ صورت بھی **"شرکت وجوہ"** کی ہے۔(بہار شریعت ح۱۰،ص۵۱۰،مسئلہ ۲،ملخصاً)

شرکتِ عقد مُفاوضہ(بالمال/ بالعمل/ بالوجوہ) کے مسائل(وہ عقد(agreement) جو برابری کی بنیاد پر ہو):

{1} دو آدمیوں کے پاس ایک ہی قسم کا مال ہے جس سے وہ شرکت کرنا چاہتے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ بھی مال نہیں تو دیگر شرطوں(preconditions) کے ساتھ "شرکت مُفاوضہ" ہو سکتی ہے۔

() اگر(کسی ایک شریک کے پاس بھی) اس مال کے علاوہ(other) کچھ اور مال بھی ہو تو "شرکتِ مُفاوضہ" نہ ہو گی بلکہ یہ "شرکتِ عِنان" ہو گی۔

{2} شرکت مُفاوضہ میں دو صورتیں ہیں:

(ا) عقد(contract) کرتے ہوئے لفظ "مُفاوضہ" بولا جائے، مثلاً دونوں میں سے ایک نے یہ کہا تھا کہ:"ہم نے شرکت مُفاوضہ کی "اب چاہے دوسرا شریک(قبول کرنے کے) بعد کہے کہ:"میں لفظِ مُفاوضہ کے معنی

نہیں جانتا تھا تو اِس صورت (case) میں بھی "شرکت مُفاوضہ" ہی رہے گی اور اسی کے مسائل پر عمل ہو گا۔

(۲) اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ "شرکت مُفاوضہ" کا "لفظ" تو نہ بولا مگر وہ تمام باتیں بولیں کہ جو "شرکت مُفاوضہ" میں ضروری ہیں (تو یہ بھی "شرکت مُفاوضہ" ہی ہے)، مثلاً دو آدمی کہ جو شرکتِ مُفاوضہ کر سکتے ہیں، وہ یہ کہیں کہ ہم جتنے نقد (cash) کے مالک ہیں اُس سے اس طرح شرکت (partnership) کرتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے پیسے سے خرید و فروخت (buying and selling) کرنے کا پورا پورا اختیار (option) رکھے گا اور ہم ایک دوسرے پر آنے والے تمام مطالبات (مثلاً خریداری کے پیسے دینے) میں ضامن (guarantor) ہونگے (یعنی کسی ایک شریک نے تیسرے شخص کا مال لیا تو دوسرا شریک بھی اُسے پیسے دینے کا پابند (bound) ہو گا)۔ (بہارِ شریعت ح۱۰، ص۴۹۲، مسئلہ ۹، ۱۰، مُلخصاً)

{3} "شرکت مُفاوضہ" میں ہر ایک دوسرے کا وکیل (client worker) اور کفیل (guarantor) ہوتا ہے یعنی () ہر ایک کا مطالبہ (demand) دوسرا وصول کر سکتا ہے (یعنی دونوں نفع، نقصان اور اس کی وصولی / رقم وغیرہ حاصل کرنے میں شریک ہیں) () ہر ایک پر جو مطالبہ (demand) ہو گا دوسرا اُسکی طرف سے ضامن (guarantor) ہے (مثلاً دو شریک (partner) ہیں، اُن میں سے ایک نے کسی تیسرے آدمی (3^{rd} person) کو پیسے دینے ہیں تو اب دوسرا شریک (2^{nd} partner) بھی اس پیسے دینے کا ذمہ دار (responsible) ہے)۔ (بہارِ شریعت ح۱۰، ص۴۹۱، مسئلہ ۷، مُلخصاً)

{4} ہندوستان (موجودہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہند، نیپال، سری لنکا) میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ باپ کے مر جانے کے بعد اُسکے تمام بیٹے ترکے (کسی کی موت پر ملنے والے مال) پر قابض ہوتے ہیں (لے لیتے ہیں) اور مل جُل کر کام کرتے رہتے ہیں، چاہے تجارت (trade) ہو یا زراعت (cultivation)، کھانا پینا بھی ایک ساتھ چلتا رہتا ہے () کبھی یہ ہوتا ہے کہ بڑا لڑکا سب کام کو دیکھتا ہے، جیسا چاہتا ہے ویسا کرتا ہے اور اُسکے دوسرے بھائی اُسکی ماتحتی (subservice) میں کام کرتے ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی بات طے نہیں ہوتی ہے یعنی یہاں نہ لفظ

"مُفاوضہ" بولا جاتاہے اورنہ ہی کوئی ایسی بات طے ہوتی ہے کہ جو "مُفاوضہ" کی ضروریات اور شرطوں (preconditions) کو پورا کرے اور عموماً مال بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں تو اس صورت میں جو کچھ تجارت (trade)، زراعت (cultivation) اور کاروبار کے ذریعہ سے اضافہ (addition) ہوا، اُس میں یہ سب برابر کے شریک (partner) ہیں، چاہے کوئی زیادہ کام کرے اور کوئی کم۔

(بہار شریعت ح۱۰، ص ۴۹۲،۴۹۱، مسئلہ ۸، ۱۱، مُلخصاً)

{5} "شرکتِ مُفاوضہ" میں سے ہر شریک کو یہ جائز ہے کہ شرکت کے مال میں سے کسی کی دعوت کرے یا کسی کے پاس تحفہ بھیجے مگر اتنی قیمت (amount) کا تحفہ ہو کہ جس کا تاجروں (traders) میں رواج (عادت / عرف) ہو تا ہے اور تاجر ایسے تحفے کو فضول خرچی نہ سمجھتے ہوں () میوہ، گوشت روٹی وغیرہ اسی قسم کی چیزیں تحفے میں بھیج سکتا ہے () سونے، چاندے کے سکّے وغیرہ تحفے میں نہیں دے سکتے۔

(بہار شریعت ح۱۰، ص۴۹۷، مسئلہ ۲۷، مُلخصاً)

{6} جن دو افراد (persons) میں **"شرکت مُفاوضہ"** ہے ان میں اگر ایک شخص کوئی چیز خریدے تو دوسرا اُس میں شریک (partner) ہو گا () **ہاں!** اپنے گھر والوں کے لیے کھانا، کپڑا خریدا، یا گھر کی ضرورت کی کوئی چیز خریدی، یا کرائے کا گھر رہنے کے لیے لیا، یا ضرورت کے لیے سواری (ride) کا جانور خریدا تو اب ان چیزوں کا اکیلا مالک (alone owner) وہی شریک ہے کہ جس نے ان چیزوں کو خریدا () دوسرے شریک کو اس میں سے لینے کا حق (right) نہ ہو گا لیکن () یہ چیزیں جس تیسرے شخص سے خریدی گئی ہیں، وہ آدمی دوسرے شریک (2^{nd} partner) سے بھی رقم مانگ سکتا ہے کیونکہ دوسرا شریک، پہلے شریک کا کفیل (guarantor) ہے۔

{7} ان میں سے ایک کو اگر میراث ملی (یعنی کسی کے انتقال کے بعد ملنے والا مال ملا)، یا تحفہ، یا صدقہ ملا یعنی صرف ایک ہی شریک (partner) کو ملا تو یہ اُسی ایک کا ہو گا، دوسرے کا اس میں کوئی حق (right) نہیں ہو گا

(بہار شریعت ح۱۰،ص۴۹۴،۴۹۳،مسئلہ ۱۸،۱۷،۱۶،۱۵،۱۴،۸ ملخصاً) مثلاً سامان، یا گھر، یا کھیت ملا یا مرنے والا کا دَین (قرض) جو حصّے میں آیا تھا، وہ ملا تو اب بھی "شرکت مُفاوضہ" باقی ہے۔

()ہاں! اگر وہ ملنے والی چیز ایسی ہے کہ جس میں شرکت (partnership) ہو سکتی ہے تو "شرکت مُفاوضہ" ختم ہو جائے گی مثلاً مرنے والا کا دَین (قرض) جو حصّے میں آیا تھا، وہ ملا اور اُس میں سونا چاندی کی کوئی چیز ملی تو جب یہ چیز ملے گی، "شرکت مُفاوضہ" ختم ہو کر "شرکتِ عنان" ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ح۱۰،ص۴۹۶،مسئلہ ۲۴،ملخصاً)

{8} تین افراد (persons) میں "شرکت مُفاوضہ" ہے ان میں دو (2)، شرکت کو توڑنا چاہتے ہوں تو جب تک تیسرا (3rd) بھی موجود نہ ہو شرکت (partnership) کو نہیں توڑ سکتے۔ (بہار شریعت ح۱۰،ص۵۱۴،مسئلہ ۱۷،ملخصاً)

شرکت عقد عنان (بالمال / بالعمل / بالوجوہ) کے مسائل (وہ عقد (agreement) جو برابری کی بنیاد پر نہ ہو):

{1} "شرکتِ عنان" مرد و عورت کے درمیان، مسلم و کافر کے درمیان، بالغ اور نابالغ کے درمیان ہو سکتی ہے ()ہاں! نابالغ کا عاقل ہونا اور اسکے ولی (یعنی سرپرست مثلاً والد) کی طرف سے (کاروبار کرنے کی) اجازت ہونا ضروری ہے۔

{2} "شرکت عنان" میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسکی مُدّت (duration) طے کر دی جائے مثلاً ایک سال کے لیے ہم دونوں شرکت (partnership) کرتے ہیں اور () یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کے مال کم، زیادہ ہوں یعنی برابر نہ ہوں اور نفع (profit) برابر، برابر ہو، یا () مال برابر ہوں اور نفع (profit) کم، زیادہ ہو اور () کُل مال کے ساتھ بھی یہ شرکت ہو سکتی ہے، اسی طرح کچھ مال کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے اور () یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کے مال دو قسم کے ہوں مثلاً ایک شریک کی طرف سے روپیہ (چاندی کے سکّے۔silver coins) اور دوسرے شریک کی طرف سے اشرفی (سونے کے سکّے۔gold coins) ہوں۔

{3}(ا) اگر دونوں نے اس طرح شرکت (partnership) کی کہ مال دونوں کا ہو گا مگر کام صرف ایک ہی کرے گا اور نفع (profit) دونوں لیں گے لیکن نفع (profit) کی تقسیم مال کے حساب سے ہو گی، یا () برابر ہو گی، یا () کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے۔

www.farzuloom.net

(۲)اگر یہ طے کیا کہ کام دونوں کریں گے مگر ایک زیادہ کام کرے گا دوسرا کم کرے گا لیکن جو زیادہ کام کرے گا، اس کا نفع (profit) میں حصّہ بھی زیادہ ہو گا، یا برابر ہو گا تو یہ سب بھی جائز ہے۔

(۳)اگر یہ طے کیا کہ کام نہ کرنے والے کو نفع زیادہ ملے گا تو اب یہ شرکت (partnership) ناجائز ہے۔

(۴)اگر یہ طے کیا کہ کُل (total) نفع (profit) ایک ہی شخص لے گا تو یہ شرکت ہی نہیں ہے۔

{4} طے یہ ہوا تھا کہ دونوں ہی کام کریں گے مگر صرف ایک نے کام کیا اور دوسرے نے مجبوری کی وجہ سے یا بغیر مجبوری کوئی کام نہ کیا تب بھی ایک کا کام کرنا ایسا ہی ہے جیسے دونوں نے کام کیا (یعنی نفع اُسی طرح تقسیم ہو گا، جیسے طے کیا گیا تھا)۔

{5} اس طرح کئی مرتبہ ہوتا ہے کہ کوئی شریک (partner) اپنی شرکت (partnership) والی دکان سے چیزیں خریدلیتا ہے (مثلاً دو افراد (persons) نے مل کر دودھ کی دکان کھولی، تو جسے جب گھر پر دودھ کی ضرورت ہوتی ہے، وہ اسی دکان سے لے لیتا ہے اور بعد میں پیسے وغیرہ کا حساب کرلیتا ہے) تو بظاہر یہ اپنی چیز خود خریدنا ہے لیکن اس طرح کی خریداری (buying) جائز ہے۔

{6} "شرکت عنان" میں بھی ہر شریک کو اختیار (option) ہے کہ تجارت (trade) کے لیے یا مال کی حفاظت (safety) کے لیے کسی کو نوکر (servent) رکھے جبکہ دوسرے شریک (partner) نے منع نہ کیا ہو ()یہ بھی اختیار (option) ہے کہ کسی سے مفت کام کرائے کہ وہ کام کردے اور نفع (profit) اُس کو کچھ نہ دیا جائے اور () مال کو امانت بھی رکھ سکتا ہے اور () مضاربت (sleeping partnership) کے طور پر بھی کسی تیسرے کو دے سکتا ہے کہ وہ تیسرا کام کرے گا اور نفع (profit) میں اُس کو نصف (1/2، 50٪)، یا تہائی (1/3، 33٪) وغیرہ دیا جائے۔ اب جو کچھ بھی نفع (profit) ہو گا اس میں سے مضارب کا حصّہ (جو طے ہوا تھا) نکال کر باقی (نفع) دونوں شریکوں (partners) میں تقسیم (divide) ہو گا۔

{7} شریک کو یہ اختیار (option) ہے کہ سستا بیچے یا مہنگا () یہ بھی اختیار (option) ہے کہ جس طرح مناسب سمجھے نقد (cash) یا اُدھار خرید و فروخت (buying and selling) کرے، لیکن () اگر شرکت کا

روپیہ نقد موجود نہ ہو تو اُدھار خریدنے کی اجازت نہیں، اس صورت(case) میں جو کچھ خریدے گا، وہ اُس ایک شریک ہی پر اُدھار ہو گا۞ہاں اگر دوسرا شریک بھی اس ادھار خریدنے پر راضی(agree) ہے تو اس میں بھی شرکت(partnership) ہو جائے گی۔

{8} ایک شریک(partner) کو یہ اختیار(option) ہے کہ مال تجارت(trade) سفر میں لے جائے جب کہ دوسرے شریک نے اسکی اجازت دی ہو، یا یہ کہہ دیا ہو کہ:"تم اپنی سوچ سے کام کرو" اور سفر پر ہونے والے خرچے مثلاً اپنا یا سامان کا کرایہ اور اپنے کھانے پینے کے خرچے، سب اُسی شرکت(partnership) کے مال پر ڈالے جائیں۞اگر نفع(profit) ہوا تو اخراجات(expenses) نفع(profit) سے نکالیں گے اور باقی نفع(profit) دونوں میں تقسیم ہو گا۞اگر نفع(profit) نہ ہوا تو یہ اخراجات(expenses) رَاسُ الْمَال(capital) میں سے دیئے جائیں گے۔

{9} شریک(partner) کے پاس جو کچھ مال ہے اُس میں وہ "امین" ہے، لہٰذا اگر وہ یہ کہتا ہے کہ تجارت(trade) میں نقصان ہوا، یا۞سب مال، یا۞اتنا(مثلاً٪50 مال) ضائع(waste) ہو گیا، یا۞اتنا نفع(profit) ملا، یا۞شریک کو میں نے مال دیدیا تو قسم کے ساتھ اس کی بات مان لی جائے گی۔

۞اگر شریک نے نفع(profit) کی کوئی رقم پہلے بتائی (مثلاً50,000 روپے) پھر کہتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی اُتنا(50,000) نہیں بلکہ اِتنا(25,000) نفع ہے تو پچاس ہزار روپے ہی سے حساب ہو گا کیونکہ پہلے پچاس ہزار(50,000) کہنا، "اِقرار" ہے اور بعد میں پچیس ہزار کہنا(25,000) "رجوع"(بات واپس لینا) ہے اور "اقرار" کے بعد اسے "رجوع" کرنے کا کوئی حق(right) حاصل نہیں[10]۔

(بہار شریعت ح ۱۰، ص ۴۹۹ تا ۵۰۵، مسئلہ ۵۱، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۲، ۳۹، ۳۷، ۳۶، مُلخصاً)

شرکت فاسدہ کا بیان:

---

(10) "اقرار" کی تفصیل(detail) جاننے کے لیے **Topic number : 156** دیکھیں۔

{1} مباح چیز کے حاصل کرنے کے لیے شرکت (partnership) کرنا، ناجائز ہے () مثلاً جنگل کی لکڑیاں یا گھاس کاٹنے کی شرکت کی کہ جو کچھ کاٹیں گے وہ ہم دونوں میں مشترک ہوگی، یا () جانور کا شکار کرنے، یا () پانی بھرنے میں شرکت کی، یا () جنگل اور پہاڑ کے پھل توڑنے میں شرکت کی تو یہ سب شرکتیں "فاسد" اور ناجائز ہیں () اِن سب صورتوں میں جو کچھ جس نے حاصل کیا، وہ اُسی کا مالک ہے اور () اگر دونوں نے ایک ساتھ اس طرح حاصل کیں کہ معلوم نہ ہو کہ کس کا حاصل کردہ کتنا ہے (مثلاً دونوں جنگل کے درخت سے مل کر پھل اُتارتے رہے) کہ جو کچھ حاصل کیا وہ ملا دیا اور اب پہچان بھی نہیں ہو رہی تو دونوں برابر کے حصہ دار ہیں چاہے تقسیم (divide) کرلیں یا بیچ کر پیسے برابر، برابر بانٹ لیں۔

{2} اگر "شرکت فاسدہ" میں دونوں شریکوں (partners) نے مال کی شرکت (partnership) کی ہے تو ہر ایک کو نفع (profit) اس کے مال کے مطابق ملے گا مگر کام کی کوئی اُجرت نہیں ملے گی، مثلاً دونوں نے ایک ایک ہزار روپے کے ساتھ شرکت کی اور طے ہوا کہ ایک شریک نفع کے پہلے ہزار روپے لے گا تو یہ "شرکتِ فاسدہ" ہوئی لیکن مال برابر ہے، لہٰذا نفع (profit) برابر تقسیم کرلیں، چاہے ایک ہی نے کام کیا اور دوسرے نے کچھ بھی نہ کیا ہو۔

{3} ایک نے دوسرے کو اپنا جانور دیا کہ اس پر تم اپنا سامان لاد کر پھیری کرو (یعنی سامان load کرکے جگہ جگہ لے کر جا کر بیچو) تو جو نفع (profit) ہوگا اُس کو برابر، برابر تقسیم کرلیں گے، یہ بھی "شرکتِ فاسدہ" ہے۔ نفع (profit) پورا کا پورا مالک کا ہوگا اور جس شخص نے پھیری کی، اُسے "اُجرتِ مثل" ملے گی (یعنی عام طور پر ایسے کام کی جو اجرت (wages) ہوتی ہے، وہ ملے گی) () (اگر جانور اس کا نہیں تھا کہ جس کا سامان تھا تو جس شخص کا جانور تھا، اُسے بھی "اُجرت مثل" ملے گی۔

() اپنا جال دوسرے کو مچھلی پکڑنے کے لیے دیا اور یہ طے کیا کہ جو مچھلی ملے گی اُسے برابر، برابر بانٹ لیں گے تو یہ بھی "شرکتِ فاسدہ" ہے۔ مچھلی اُسی کو ملے گی جس نے پکڑی اور جال والے کو "اُجرتِ مثل" ملے گی۔

{5}ایک شریک(partner)نے شرکت(partnership)سے انکار(deny)کر دیا، کہتا ہے کہ:"میں نے تیرے ساتھ شرکت ہی نہیں کی تھی تو شرکت جاتی رہی(ختم ہو گئی)اور جو کچھ شرکت کا مال اُسکے پاس ہے اُس میں شریک کے حصّہ کا تاوان دینا ہوگا(ویسی ہی چیز دینی ہوگی جبکہ بازار میں ملتی ہو یا اس کی اصل قیمت (actual price)۔

()اگر شریک نے کہا کہ:"میں تیرے ساتھ کام نہیں کروں گا"تو اس سے بھی شرکت فسخ(ختم)ہو جاتی ہے۔ انکار کرنے والا،مالِ شرکت(جس مال کے ساتھ شرکت ہوئی تھی،اُس)کی قیمت(price)اپنے حصّے کے مطابق اپنے شریک سے لے لے گا۔اگر دوسرے شریک نے مال بیچ کر کچھ نفع حاصل کیا تھا تو انکار کرنے والے کو اُس نفع سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔(بہار شریعت ح۱۰، ص۵۰۹ تا ۵۱۴، مسئلہ ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۲، ۹، ۸، ۶، ۲، ۱، مُلخصاً)

شرکت(partrnership)کے مختلف(different)مسائل:

{1}شریک(partner)کو یہ اختیار(option)نہیں کہ دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر اسکی طرف سے زکاۃ ادا(pay)کرے()اگر ایک نے دوسرے سے پوچھے بغیر اس کی زکاۃ دے دی تو تاوان دے گا(یعنی اُتنی ہی رقم دوسرے شریک کو دے گا)۔

{2}ایک شخص نے کوئی چیز خریدی تو دوسرے نے اُس سے کہا:مجھے اس میں شریک کر لو، خریدار(buyer) نے کہا شریک کر لیا(partnership کر لی)۔اگر یہ باتیں اُس وقت ہوئیں کہ خریدار نے "مَبِیْع"(خریدی گئی چیز)پر قبضہ کر لیا تھا(مثلاً ہاتھ میں لے لی تھی)تو یہ شرکت(partnership) صحیح ہے اور()قبضہ نہ کیا ہو تو شرکت صحیح نہیں کیونکہ اپنی چیز میں دوسرے کو شریک کرنا اُس چیز کا ایک حصّہ(مثلاً50٪)دوسرے کو بیچنا ہے اور وہی چیز بیچی جا سکتی ہے کہ جس پر قبضہ ہو(مثلاً ہاتھ میں ہو)()جس صورت(case)میں شرکت صحیح ہوگی(یعنی وہ چیز ہاتھ میں تھی)تو آدھی قیمت دینا لازم ہوگا اور دونوں برابر کے شریک ہونگے()ہاں!اگر یہ بات کر لی تھی کہ ایک کے ایک تہائی(1/3، 33٪)اور دوسرے کے دو تہائی(2/3، 66٪)، یا()ایک کے

ایک چوتھائی (1/4، 25٪) اور دوسرے کے تین چوتھائی (3/4، 75٪) ہونگے تو جتنا جس کا طے ہوا، اُس کا اُتنا ہی حصّہ ہوگا۔

{3} ایک شخص نے دوسرے سے کہا جو کچھ آج یا اس مہینے میں میں خریدوں گا اُس میں ہم دونوں شریک ہیں یا کسی خاص قسم کی تجارت (trade) کے متعلق کہا مثلاً جتنی گائیں یا بکریاں خریدوں گا اُن میں ہم دونوں شریک ہیں اور دوسرے نے منظور (ok) کر لیا تو شرکت (partnership) صحیح ہے۔

{4} ایک گھر دو افراد (persons) میں مُشتَرَک (دونوں کا) ہے۔ ایک شریک (partner) غائب ہو گیا تو دوسرا اس گھر کے اُتنے حصّے میں رہائش (accommodation) کر سکتا ہے کہ جتنا حصّہ اُس کا ہے (مثلاً یہ آدھے گھر (50٪) کا مالک ہے تو آدھے گھر میں رہ سکتا ہے) () اگر اس شخص کی رہائش (accommodation) کی وجہ سے وہ گھر خراب ہوا تو اس کا تاوان دینا پڑے گا (صحیح کروانا ہو گا)۔

{5} غلّہ (اناج۔grain) دو افراد کا ہے، جن میں سے ایک شریک غائب اور دوسرا موجود ہے تو جو موجود ہے وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے اپنے حصّے کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔

(بہار شریعت ح ۱۰، ص ۵۱۴ تا ۵۱۸، مسئلہ ۱۲، ۱۰، ۵، ۳، ملخصاً)

....

161 "مُضَارَبَت (Sleeping partnership)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اللہ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا (اور مجھے نہ مانا) اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھوٹا کہہ رہے تھے اس وقت انہوں نے میری باتوں کو سچّا کہا اور جس وقت کوئی شخص مجھے کچھ دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ) نے مجھے اپنا مال دیا (المواہب اللدنیۃ مع شرح العلامۃ الزرقانی، ج ۴، ص ۳۷۲)

اس روایت میں نکاح کے بعد ہونے والی باتوں کو بیان کیا گیا ہے مگر نکاح سے پہلے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّم، حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مال "مضاربت" (sleeping partnership) کے طور پر لے کر مُلکِ شام تشریف لے گئے تھے (یعنی بیچنے کی محنت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تھی اور مال اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا تھا اور نفع (profit) میں دونوں شریک (partner) تھے)۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۹، ص ۳۰۶)

واقعہ (incident): مالدار کیسے ہوئے؟

حضرت ابنِ ابی موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کہیں مال کی ادائیگی (payment) کرنی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ: "میں بہت پریشان تھا، کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ مال کس طرح سے دونگا؟" اسی پریشانی میں فجر سے پہلے کَرْخ (ایک علاقے) جانے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلا۔ راستے میں دَرْبُ السَّلُوٰی کے علاقے میں حضرت دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مسجد پہنچا اور ان کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی۔

نماز کے بعد حضرت دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے میری طرف دیکھا، مجھے "خوش آمدید" کہا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں دستر خوان بچھایا گیا اور کھانے کے لیے (عرب کا مشہور) حلوہ لایا گیا۔ حضرت دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: کیا بات ہے میں تمہیں پریشان دیکھ رہا ہوں، میں نے اپنی پریشانی بتائی تو آپ نے فرمایا: بے فکر ہو کر کھاؤ، تمہاری ضرورت پوری کر دی جائے گی۔ کھانے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے دس ہزار دینار (یعنی سونے کی اشرفیاں۔ gold coins) دیں، میں جب وہاں سے اٹھا تو میں بہت زیادہ خوش تھا۔

ان دیناروں سے میں نے مال کی ادائیگی (payment) کی، اس کے بعد جب اللہ کریم نے مجھے مال عطا فرمایا تو میں حضرت دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس وہ دینار لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میری نیّت (intention) اس کو واپس لینے کی نہیں تھی، اسے واپس لے جاؤ اور بچّوں کے لئے سامان خرید لو۔ میں حضرت دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عرض کیا: حضرت! آپ کے پاس اتنا مال کیسے آیا کہ آپ نے مجھے دس ہزار دینار دے دیئے؟ آپ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں قرآنِ کریم کا حافظ بنا، علمِ حدیث حاصل کیا اور ساتھ ساتھ کپڑوں کی تجارت (trade) بھی کرتا رہا، ایک دن ایک تاجر (trader) میرے پاس آیا اور پوچھا: کیا آپ کا نام دَعْلَج

ہے؟میں نے کہا:ہاں!اس نے کہا:میں اپنامال مُضَارَبَت کے طور پر آپ کو دیناچاہتاہوں(مضاربت ایک ایساعَقْد (agreement)ہے جو دو(2)افراد کے درمیان ہوتا ہے۔ جس میں ایک کی طرف سے رقم(amount)اور دوسرے کی طرف سے عمل ہوتا ہے جبکہ نفع(profit)میں دونوں شامل ہوتے ہیں۔(تبیین الحقائق،ج۵،ص۵۱۴،ماخوذاً)

اُس نے دس لاکھ درہم مجھے دے کر کہا:ہاتھ کھُلّا رکھ کر کام کریں،مال خرچ کرنے کی جو جگہیں آپ کو معلوم ہیں وہاں مال خرچ کرنا۔وہ تاجر(trader)ہر سال میرے پاس آتا اور مجھے دس لاکھ درہم دے کر جاتا، اس طرح مال بڑھتا جارہا تھا۔ایک مرتبہ اس نے کہا:میرا سمندر میں بہت سفر رہتا ہے،اگر میں انتقال کر جاؤں تو یہ مال آپ صدقہ کریں گے،مساجد بنوائیں گے اور اسے بھلائی کے کاموں میں خرچ کریں گے۔پھر فرمایا:میں اس لئے مال نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا ہوں۔اللہ کریم نے میرے ہاتھ میں مال کو بڑھادیا اور جب تک میں زندہ رہوں تم میرے اس معاملے کو چھپائے رکھنا۔(سیر اعلام النبلاء،ج۱۲،ص۲۰۶،ملخصاً)

مضاربت(sleeping partnership):

{1}"مضاربت"(sleeping partnership)ایک ایساعَقْد(contract)ہے جو فریقین(مثلاً دوافراد(2 persons)کے درمیان طے پاتا ہے۔جس میں ایک طرف سے رقم(amount)اور دوسری طرف سے عمل ہوتا ہے جبکہ نفع(profit)میں دونوں شریک(partner)ہوتے ہیں۔(تبیین الحقائق،ج۵،ص۵۱۴،ماخوذاً)

{2}مُضاربت پر مال دینے والے کو"رَبُّ الْمَال"(investor)،()کام کرنے والے کو"مُضَارِب" (working partner)،()مالک نے جو دیا اُسے"رَاسُ الْمَال"(capital)کہتے ہیں۔

()اگر تمام نفع(profit)"رَبُّ الْمَال"(مضاربت پر مال دینے والا،investor)ہی کے لیے دینا طے پایا تو اُس کو"اِبضاع"کہتے ہیں(مثلاً کسی غریب کے پاس کچھ مال ہے،اُس نے کسی نیک دل امیر آدمی کو کہا کہ اسے کسی کاروبار میں لگادیں،اُس امیر آدمی نے بھلائی کرتے ہوئے،اُس غریب سے یہ طے کیا کہ"اس مال سے جو بھی نفع ہوگا،وہ سب تمہارا ہوگا تو یہ"اِبضاع"ہے)()اگر تمام نفع(profit)کام کرنے والے کے لیے طے پایا تو "قرض"ہے۔

()"مُضاربت" کی لوگوں کو ضرورت ہے کیونکہ انسان مختلف قسم کے ہیں، کچھ مالدار، کچھ غریب، کچھ مال والے کہ کاروبار کرنا نہیں آتا اور کچھ غریب کہ کام کرنے میں ماہر(expert) ہوتے ہیں۔ کاروبار نہ جاننے والے امیر کو کام کرنے والا چاہیے اور کام جاننے والے غریب کو پیسے چاہیے، دین و شریعت نے امیر و غریب دونوں کے فائدے کا راستہ بتایا اور "مضاربت" کی اجازت دی۔

{3} مضاربت(sleeping partnership) کی کچھ شرطیں(preconditions) ہیں:

(۱) "رَاسُ الْمَال" (capital) ثمن ہو (یعنی سونا یاچاندی یا پیسے ہوں) ()عروض (سامان وغیرہ) سے "مضاربت"(sleeping partnership) صحیح نہیں() اگر پہلے نے کچھ سامان دے کر کہا: "اسے بیچو اور اس سے ملنے والے پیسوں کو لے کر" مضاربت"(sleeping partnership) کرلو" پھر دوسرے نے اُس سامان کو پیسوں میں بیچا اور "مضاربت" کے لیے کاروبار شروع کیا تو یہ "مضاربت" بھی صحیح ہے۔

(۲) رَاسُ الْمَال(capital) معلوم ہو، چاہے اس طرح معلوم کیا گیا ہو کہ اُس کی طرف اشارہ کر دیا۔

(۳) رَاسُ الْمَال(capital)"عین" ہو یعنی مُتَعَیَّن(موجود) ہو، ایسا "دَین" (قرض) نہ ہو جو غیر مُتَعَیَّن (غیر موجود، چاہے) واجب فی الذمہ (کسی کو دینا لازم) ہو۔

()"مضاربت"(sleeping partnership) اگر "دَین"(قرض) کے ساتھ ہوئی یعنی "رَبُّ الْمَال" (مُضاربت پر مال دینے والے، investor) نے "رَاسُ الْمَال" (مالک کی طرف سے دیے جانے والا مال، capital)"دَین"(قرض) کو بنایا اور "مُضَارِب" (کام کرنے والے) سے کہا: تمہارے اوپر جو میرے پیسے (قرض کے) ہیں، اُن سے "مُضاربت" کرو، یہ صحیح نہیں۔ "مقروض مُضَارِب" (مضاربت میں کام کرنے والا قرضدار) جو کچھ خریدے گا اُس کا مالک وہ خود ہی ہوگا اور جو قرض اُس پر ہے، وہ باقی رہے گا۔

() اگر کسی تیسرے فرد(3^{rd} person) پر دَین ہو مثلاً "رَبُّ الْمَال" (مُضاربت پر مال دینے والے، investor) نے "مُضَارِب" (مُضاربت میں کام کرنے والے) سے کہہ دیا کہ: "فلاں کی طرف میرا اتنا قرضہ ہے، اُس سے وہ لے کر مُضارَبت شروع کردو تو یہ "مُضاربت"(sleeping partnership) جائز ہے یعنی

اس طرح مُضاربت ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(۴) رَاسُ الْمَال (capital) مکمل طور پر "مُضارِب" (مُضاربت میں کام کرنے والے) کو دے دیا جائے کہ اُس کا قبضہ ہو جائے (مثلاً اس کے ہاتھ میں آجائے) اور "رَبُّ الْمَال" (مضاربت پر مال دینے والے، investor) کا بالکل قبضہ نہ رہے۔

(۵) نفع (profit) دونوں کے درمیان طے شدہ حصّہ ہو، مثلاً نصف اور نصف (50٪/50٪)، یا دو تہائی اور ایک تہائی (66٪/33٪)، یا تین چوتھائی اور ایک چوتھائی (75٪/25٪)۔

() نفع (profit) میں اِس طرح حصّہ طے نہ کیا جائے کہ جس میں شرکت (partrnership) ہی ختم ہو سکتی ہو، مثلاً یہ کہہ دیا کہ پہلے ہزار روپے کا نفع (profit) میں لوں گا تو ہو سکتا ہے کہ کُل نفع (total profit) ہی ہزار روپے ہو، یا اس سے بھی کم ہو تو نفع میں شرکت کیسے باقی رہے گی؟۔

(٦) ہر ایک کا حصّہ معلوم ہو، لہٰذا اگر کوئی ایسی بات طے کی کہ جس کی وجہ سے نفع (profit) میں جہالت پیدا ہو گئی (یعنی نفع مکمل معلوم نہ رہا) تو "مُضاربت" (sleeping partnership) فاسد (یعنی خراب) ہو جاتی ہے، مثلاً "رَبُّ الْمَال" (مضاربت پر مال دینے والے، investor) نے "مُضارِب" (مُضاربت میں کام کرنے والے، working partner) سے طے کیا کہ تم کو آدھا (50٪) یا تہائی (33٪) نفع (profit) دیا جائے گا یعنی نفع میں آدھا حصّہ بھی ہو سکتا ہے اور تہائی حصّہ بھی ہو سکتا ہے تو اس طرح طے کرنے سے جہالت باقی رہی (یعنی نفع مکمل طور پر طے نہیں ہوا) اور "مُضاربت" فاسد ہے۔

() اگر اس طرح طے کیا کہ جس میں جہالت نہ ہو تو مضارَبت (sleeping partnership) صحیح ہے مثلاً یہ کہا کہ: نقصان جو کچھ ہو گا وہ مُضارِب (working partner) کا ہو گا، یا () دونوں کا برابر ہو گا (تو مضاربت صحیح ہے)۔

(۷)مُضارِب(working partner)کے لیے نفع(profit)دیناشرط ہو۔اگر رَاسُ الْمَال(capital)میں سے مُضارِب کو بطورِ اُجرت(wages)کے کچھ دیناشرط کیا گیا، یا()رَاسُ الْمَال اور نفع(profit)دونوں سے کچھ دینے کا طے ہوا تو مضاربت(sleeping partnership)فاسد(یعنی خراب)ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ح۱۴، ص ۱تا۳، مسئلہ ۲، ۱، مُلخصاً)

{4}"مُضاربت"کا حکم یہ ہے کہ جب"مُضارِب"(کام کرنے والے)کو مال دیا گیا اُس وقت وہ"امین"(امانت لینے والا)ہے اور()جب اُس نے کام شروع کیا اب وہ"وکیل"(client worker)ہے اور()جب کچھ"نفع"(profit)ہوا تو اب"شریک"(حصّہ دار)ہے اور()اگر"مُضارِب"نے"رَبُّ الْمَال"(مضاربت پر مال دینے والے، investor)کے حکم کے خلاف(against)کام کیا تو"غاصب"ہے(یعنی ایسا کہ جیسے کسی کی چیز چھین کر لے جانے والا)اور()"مُضارَبت"فاسد ہو گئی تو مُضارِب(working partner)اَجیر(ملازم، نوکر)ہے اور اِجارہ(wages)بھی فاسد(اور خراب)ہے۔(بہار شریعت ح۱۴، ص ۴، مسئلہ ۸، مُلخصاً)

{5}(۱)"مُضاربت"کبھی"مطلق"ہوتی ہے کہ جس میں زمان و مکان(یعنی وقت اور جگہ)اور کس قسم کی تجارت کرنی ہے؟(کپڑے کی یا پھلوں کی یا کسی اور چیز کی)طے نہیں ہوتا، بس پیسے دے دیے جاتے ہیں۔

(۲)کبھی مضاربت میں طرح طرح کی قیدیں ہوتی ہیں(مثلاً اس بازار میں کرنی ہے، کپڑے کی کرنی ہے، نقد(cash)پر کرنی ہے)۔

()مضارَبت مُطلقہ(ایسی مضاربت جس میں کسی قسم کی قید نہ ہو)میں"مُضارِب"کو ہر قسم کی تجارت کرنے کا اختیار(option)ہے، چاہے نقد(cash)میں بیچے یا(تاجروں کی عادت کے مطابق)ادھار میں بیچے()ہر قسم کی چیز خرید سکتا ہے بلکہ خرید و فروخت میں کسی تیسرے کو وکیل(client worker)بھی بنا سکتا ہے()دریا اور خشکی کا سفر بھی کر سکتا ہے()"ابضاع"بھی کر سکتا ہے یعنی دوسرے کو تجارت کے لیے اس شرط(precondition)پر مال دے دے کہ"نفع"میرا ہو گا()اپنی چیز کسی کے پاس"رہن"(mortgage)

www.farzuloom.net

رکھ سکتا ہے() دوسرے کی چیز اپنے پاس "رہن" لے سکتا ہے() کسی چیز کو کرائے پر دے سکتا ہے اور() کسی چیز کو کرائے پر لے بھی سکتا ہے کیونکہ یہ ساری باتیں تاجر لوگوں کی عادت میں شامل ہیں۔

(بہار شریعت ح ۱۴،ص ۶،مسئلہ ۱۶،ملخصاً)

()"رَبُّ الْمَال"(مضاربت پر مال دینے والے،investor)نے شہر یا وقت یا خاص (مثلاً کپڑے یا پھل یا کسی اور چیز کی) تجارت کا کہہ دیا تو مُضارِب(working partner)کو ان باتوں پر عمل کرنا لازم ہے۔

()"رَبُّ الْمَال" نے بے فائدہ قیدیں (پابندیاں) لگائیں مثلاً یہ کہ نقد(cash)نہ بیچنا تو ایسی باتیں مُضارِب(کام کرنے والے) پر لازم نہیں ہیں اور() ایسی قید(پابندی) میں کوئی فائدہ ہو تو اس پر عمل کرنا ضروری ہو گا، مثلاً اِس شہر کے فلاں بازار میں تجارت کرنا، فلاں میں نہ کرنا، وغیرہ۔(بہار شریعت ح ۱۴،ص ۱۰،مسئلہ ۳۱،۲۸،ملخصاً)

{6}مُضارِب(کام کرنے والے) نے مال بیچنے کے بعد ثمن (مثلاً پیسوں) کے لیے کوئی وقت طے کر لیا تو ایسا کرنا، جائز ہے۔(بہار شریعت ح ۱۴،ص ۶،مسئلہ ۱۸،ملخصاً)

{7}مُضارب(مُضاربت پر مال لینے وال) نے مُضاربت کے مال میں دَین(کاروباری قرض)کا "اِقرار" کیا(یعنی اس نے یہ بات مان لی کہ اس مال میں لوگوں سے ادھار لیا ہوا مال بھی شامل ہے) تو اگر مُضاربت کا مال، مُضارب کے ہاتھ میں ہے تو رَبُّ الْمَال (مُضاربت پر مال دینے والے،investor) پر اس بات کو ماننا لازم ہو گا ()اگر مال مُضارب کے ہاتھ میں نہیں ہے تو "رَبُّ الْمَال" کو یہ "اِقرار" ماننا لازم نہیں ہو گا۔

{8}مزدور کی اُجرت(wages)، جانور کا کرایہ، دکان کا کرایہ، ان سب چیزوں کا مُضارب نے "اِقرار" کیا وہ "اِقرار"، "رَبُّ الْمَال" پر لازم ہو گا جبکہ مُضاربت کا مال ابھی تک مُضارب کے پاس ہو۔

()اگر "مُضارب"(working partner)نے "رَبُّ الْمَال" کو مال واپس کرتے ہوئے کہہ دیا کہ: یہ اپنا رَاسُ الْمَال(capital)لے لو پھر کہنے لگا کہ اس میں اتنا اتنا کرایہ وغیرہ باقی ہے تو مال کی واپسی کے بعد اس قسم کے "اِقرار" بیکار(فضول)ہیں،(نہیں مانے جائیں گے)۔

{9}مُضارِب(working partner)نے ایک ہزار(1000)روپے نفع(profit)کا "اِقرار" کیا پھر کہتا ہے مجھ سے غلطی ہو گئی پانچ سو(500)روپے نفع(profit)ہے تو اسکی دوسری بات (یعنی پانچ سو روپے نفع کی) نہیں مانی جائے گی اور جو کچھ پہلے کہہ چکا ہے(یعنی ہزار روپے نفع ہوا ہے،)اُس کا ضامن(guarantor) ہے(ہزار روپے نفع کے مطابق ہی حساب ہو گا)۔(بہارِ شریعت ح۱۴،ص۱۱۰۳،مسئلہ ۱۳،مُلخصاً)

{10}کسی جاہل شخص سے مضاربت(sleeping partnership)کی،معلوم نہیں کہ وہ جائز طریقے پر تجارت(trade)کرتا ہے یا ناجائز طریقے پر تو اُس سے ملنے والا نفع(profit)لینا جائز ہے جب تک(یقینی طور پر)یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اُس نے حرام طریقے سے کمایا ہے۔(بہارِ شریعت ح۱۴،ص۸۱۳،مسئلہ ۱۷،مُلخصاً)

162 "وکالت(attorneyship)اور حوالہ"

حدیث شریف:

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے کہتے ہیں کہ میں نے "خیبر"(ایک جگہ)**جانے کا ارادہ کیا تو میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہو کر سلام کر کے عرض کیا کہ: میرا "خیبر" جانے کا ارادہ ہے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب تم ہمارے وکیل**(یعنی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے کھجوریں جمع کرنے والے)**کے پاس جاؤ**(جن کی مقامِ خیبر پر ذمہ داری(duty) تھی کہ وہ یہودیوں(jews)سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حصّے کی کھجوریں لے لیا کریں، پھر جب مدینے شریف سے کسی کو بھیجا جائے تو انہیں وہ کھجوریں دے دیا کریں)**تو تم**(یعنی حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ)**ان سے پندرہ**(15)**"وسق"**(یعنی 15 × 60=900 صاع / تقریباً3,456کلو کھجور)**لے لینا۔ پھر اگر تم سے کوئی نشانی مانگیں**(کہ آپ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم طرف سے بھیجے ہوئے ہیں یا نہیں)**تو ان کے گلے پر ہاتھ رکھ دینا۔**

(سنن ابی ابوداؤد،حدیث:۳۶۳۲،ج۳،ص۳۱۴مع مراۃ،ج۴،ص۵۳۴،سوفٹ ا(و)یئر،مُلخصاً)

عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو "وکیلِ قبض" بنایا(یعنی سامان لانے والا)کہ ہماری اتنی کھجوریں لے آؤ۔ **یاد رہے کہ** جو صاحب خیبر میں یہودیوں(jews)سے سرکار مدینہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کھجوریں لیا کرتے تھے، وہ بھی "وکیل" ہی تھے لیکن وہ "وکیلِ وصولی" (یعنی اُن کی چیز کو دوسرے سے لینے والے) تھے۔ اس حدیث سے دو طرح (کی) وکالتیں معلوم ہوئیں، (۱): وکالت قبض (یعنی کسی کا سامان ہاتھ میں لینے کی وکالت۔attorneyship)، (۲) وکالت وصولی (یعنی کسی کا سامان، دوسرے سے لے لینے کی وکالت۔attorneyship)۔ (مراۃ، ج۴، ص۵۳۴، سوفٹ ایئر، ملخصاً)

واقعہ(incident): حضورصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وکیل(client worker) بنایا

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عَمْرو ابن أُمَيَّة ضَمْرِي رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو حضرت نجاشی (بادشاہ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس بھیجا کہ (حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بہن) اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے پیغام دیں اور (حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ان کا) نکاح کر دیں، پھر اُمّ المؤمنین، اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حضرت خالد بن سَعِید ابن عَاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اپنا وکیل(client worker) بنایا (کہ وہ اُن کی طرف سے نکاح قبول کر لیں)، حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نکاح کا خطبہ پڑھا، حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور وہ تمام مسلمان جو حبشہ میں موجود تھے نکاح کی محفل میں شریک ہوئے، پھر حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت خالد بن سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دینار (سونے کے سکّے۔gold coins) دیے، جب لوگ واپس جانے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: بیٹھ جاؤ کہ نکاح کی تقریب (محفل) میں کھانا کھلانا انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہے۔ آپ نے کھانے کا اہتمام(arrange) کیا، سب نے کھانا کھایا پھر واپس گئے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج۲، ص۴۸۱)

حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حبشہ (علاقے) کے بادشاہ تھے آپ کا نام "أَصْحَمَة" ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے تھے مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے خوش نصیب "تابعی" تھے ("تابعی" وہ بزرگ ہوتے ہیں کہ جنھوں نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کی زیارت کی یا اُن کی صحبت پائی مثلاً اُن کے پاس بیٹھے)۔

حضرت نجاشی رَحمَۃُاللہِعَلَیہ نے مسلمان مہاجروں (جنھوں نے ہجرت کی تھی) کو اپنے ملک میں امان دی (یعنی اُن کی حفاظت کے لیے اپنے ملک میں جگہ دی تھی)۔ حضرت نجاشی رَحمَۃُاللہِعَلَیہ نے جنّتی صحابی، حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللہُعَنہ سے قرآنِ پاک سُنا تو خود ایمان لے آئے۔ حضرت عمر (و) بن عاص رَضِیَ اللہُعَنہ پر، حضرت نجاشی رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ نے کوشش کی تو وہ بھی ایمان لے آئے پھر انہیں (یعنی حضرت عمر (و) بن عاص رَضِیَ اللہُعَنہ کو) حضور صَلَّی اللہُعَلَیہِ وَسَلَّمَ کے پاس جانے کی سعادت بھی مل گئی تو جنّتی صحابی بن گئے یعنی حضرت نجاشی رَحمَۃُاللہِعَلَیہ وہ تابعی بزرگ ہیں جن کی کوشش سے ایک صاحب مسلمان ہو کر، پیارے آقا صَلَّی اللہُعَلَیہِ وَسَلَّمَ کی برکت سے جنّتی صحابی بن گئے۔

فتحِ مکّہ (یعنی مکّہ شریف میں اسلامی حکومت بننے) سے پہلے ہی آپ کی وفات ہوئی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے مدینہ شریف میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنھُم کی امامت کرتے ہوئے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ عرصے (ایک وقت) تک آپ کی قبر سے نور نکلتا ہوا نظر آتا تھا، آپ کے بارے میں یہ آیت اتری (مراۃ، ج۸، ص۶۰۶، سوفٹ ائیر، ملخصاً): وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۳﴾ (پ۷، سورۃ المائدۃ، آیت ۸۳)

ترجمہ (Translation): اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے، کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے۔ (ترجمہ کنزالعرفان)

وکالت (attorneyship):

{1} "وکالت" (attorneyship) وہاں ہوتی (یعنی "وکیل" (client worker) اُس کام میں بنایا جاتا) ہے کہ جو کام "مُؤَکِّل" (client) خود کر سکتا ہو اور () اگر کسی خاص وجہ سے "مُؤَکِّل" کو وہ کام فی الوقت کرنا منع ہو (جیسے حج یا عمرے پر جانے والے "احرام" کی نیّت کرتے ہیں (اور اس میں دو سفید چادریں بھی پہنتے ہیں) تو ان پر کچھ کام کرنا منع ہو جاتے ہیں، مثلاً شکار کرنا) لیکن اصل میں وہ کام جائز ہو اس کام کا "وکیل" (client

worker)بنانادرست ہے،مثلاً احرام والے کا کسی دوسرے(کہ جو احرام میں نہ ہو)کو شکار کرنے کا"وکیل"
بنانا۔

{2}"وکالت"(وکیل بنانے۔attorneyship)کے لیے ضروری نہیں کہ"وکیل"(client worker)، "وکالت"(attorneyship)کو قبول(accept)بھی کرے یعنی اگر"وکیل"(client worker)نے یہ نہیں کہا کہ:"میں نے قبول(accept)کیا"لیکن جس کام کو کرنے کا بولا گیا تھا،وہ کام کر دیا تو"مُؤَکِّل" (وکیل بنانے والے،client)پر وہ کام لازم ہو جائے گا(مثلاً"مُؤَکِّل"(client)نے"وکیل"(client worker)کو کہا کہ:میرے لیے کپڑا خرید کر لاؤتو"وکیل"نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن کپڑا خرید کر لے آیا تو اب یہ کپڑا"مُؤَکِّل"ہی کا ہے)۔

()ہاں!اگر وکیل نے(وہ کام کرنے سے)منع کر دیا تو وکالت(attorneyship)نہیں ہوئی،مثلاً"مُؤَکِّل" (client)نے کہا تھا کہ میرے لیے یہ چیز خریدلو تو"وکیل"(client worker)نے منع کر دیا،مثلاً کہا کہ:" میں یہ کام نہیں کرونگا"مگر پھر بھی اُس نے وہ چیز خریدلی تو اب یہ خریداری مُؤَکِّل(client)پر لازم نہ ہوئی کیونکہ یہ شخص"وکیل"(client worker) بنا ہی نہیں تھا بلکہ اب یہ "فضولی"(یعنی بغیر اجازت کسی دوسرے کی طرف سے کوئی کام(مثلاً خریداری)کرنے والا)ہے(اور اس طرح کے کام کا"شرعی حکم"یہ ہے کہ جس شخص کی طرف سے بغیر اجازت کے کام کیا گیا ہو،جب تک وہ اُس کام کو نافذ(ok)نہ کرے،وہ کام پورا نہیں ہوتا مثلاً اُس کی اجازت کے بغیر خریداری ہوئی،تو اگر اُس نے نافذ(ok)کی تو وہ چیز اُس کی ہوگی ورنہ وہ چیز خریدنے والے ہی کی ہوگی)۔

{3}"وکیل"(client worker)کا عاقل ہونا شرط ہے یعنی پاگل،یا()اتنا چھوٹا بچہ جو سمجھ نہ رکھتا ہو کو "وکیل"نہیں بنا سکتے()بالغ(grownup)ہونا اس کے لیے شرط نہیں یعنی نابالغ سمجھ دار(sensible)بچّے کو بھی وکیل بنا سکتے ہیں۔

{4}"وکیل"(client worker)نے بھنگ(cannabis)پی لی کہ عقل میں فتور(خرابی/فرق)پیدا ہوگیا تووہ"وکیل"نہ رہایعنی اس حالت میں جو کام کرے گا،وہ"مُؤَکِّل"(client)پرلازم نہ ہونگے۔

{5}مباح چیز کے حاصل کرنے کے لیے وکیل(client worker)بنانا،جائز نہیں ہے()مثلاً جنگل کی لکڑیاں یاگھاس کاٹنے،یا()جانور کا شکار کرنے،یا()دریا،یا کنویں سے پانی بھرنے،یا()کان(جس زمین یاپہاڑ میں قدرتی طور پر سونا موجود ہو۔gold mine)سے جواہر(موتی۔pearl)نکالنے پر وکالت(attorneyship)نہیں ہوسکتی۔جو شخص ان جگہوں سے جو چیز لے گا،وہی اُس کامالک(owner)ہوگا،"مُؤَکِّل"(client)کا اُس چیز پر کوئی حق(right)نہ ہوگا۔

{6}کسی کو اس لیے وکیل(client worker)کیا کہ وہ فلاں شخص سے یا،کسی بھی شخص سے"مُؤَکِّل"(client)کے لیے قرض لا کر دے۔اس طرح وکیل بنانا بھی صحیح نہیں اور()اگر اس لیے وکیل کیا ہے کہ میں نے فلاں سے قرض لیا(یعنی بات کرلی)ہے تم اُس(قرض میں ملنے والی رقم)پر قبضہ کرلو(لے لو)تو اس طرح وکیل بنانا صحیح ہے۔

{7}وکالت(attorneyship)میں تھوڑی سی جہالت(یعنی کام مکمل طور پر معلوم نہ ہونے،تھوڑا بہت غیر واضح ہونے)سے حرج نہیں مثلاً کہہ دیا کہ مَلمَل کا تھان(ایک قسم کے باریک سوتی(cotton کے)کپڑے کا تھان)خرید لو(تو یہ وکالت صحیح ہے)۔

{8}وکیل(client worker)کے قبضے میں جو چیز ہوتی ہے(مثلاً خریداری کا"وکیل"تھا،کپڑا خرید کر اپنے پاس رکھ لیا)وہ امانت ہے یعنی ضائع(waste)ہوجانے سے تاوان(یعنی ویسی ہی چیز یا اس کی اصل قیمت(actual price)دینا)واجب نہیں۔

{9}(ایسی شرط(precondition)کہ جو وکالت(attorneyship)کے تقاضے(requirement)کے خلاف(against)ہو یعنی)"شرطِ فاسد"سے وکالت(attorneyship)فاسد(خراب)نہیں ہوتی(یعنی اُس شرط پر عمل نہیں ہوگا اور"وکالت"صحیح ہوجائے گی)۔

()وکالت(attorneyship)میں "خیارِ شرط"[11]نہیں ہو سکتا۔

{10} پاگل، یا()نا سمجھ بچّے(in sensible child)کا"وکیل" بنانا بالکل بھی صحیح نہیں۔

() سمجھدار(sensible)بچّے نے وکیل بنایا تو اس کی تین(3)صورتیں ہیں:

(۱) ایسے کام کا وکیل(client worker)بنایا کہ وہ کام خود یہ(سمجھدار بچّہ)بھی نہیں کر سکتا تو اس کام کے لیے وکیل بھی نہیں بنا سکتا، مثلاً تحفہ دینا، صدقہ کرنا۔

(۲) اگر ایسے کام کا وکیل(client worker)کیا جس میں صرف فائدہ ہے تو وکیل بنانا درست ہے، مثلاً تحفہ یا صدقہ قبول(accept)کرنا۔

(۳) اگر ایسے کام کا وکیل کیا جس میں فائدہ اور نقصان دونوں ہوں جیسے تجارت(trade)، اجارہ(Contract of someone by paying wages)وغیرہ تو اس کی مزید دو(2)صورتیں ہیں:

(a)ولی(سرپرست(guardian)مثلاً باپ)نے پہلے سے ہی ان کاموں(مثلاً تجارت)کی اجازت دی ہو تو وکیل بنانا، صحیح ہے۔

(b)ولی نے پہلے سے ایسے کاموں کی اجازت نہیں دی تھی کہ جن میں فائدہ اور نقصان دونوں ہوں تو پھر ان کی دو(2)صورتیں ہیں:

(الف) سمجھدار(sensible)بچّے نے خود وکیل بنایا تو اگر ولی(سرپرست(guardian)مثلاً باپ)نے بعد میں اس کام کی اجازت دے دی تو یہ وکیل بنانا صحیح ہو گیا۔

(ب)اگر ولی نے بعد میں بھی اس کام کی اجازت دے دی تو یہ وکیل بنانا باطل(ختم)ہو گیا۔

{11} باپ نے اپنے نابالغ بچّے کے لیے کسی کو چیز خریدنے یا بیچنے کا وکیل(client worker)کیا، تو اس طرح

---

(11)زیادہ سے زیادہ تین(3)دن کے اندر سودا ختم کرنے کا اختیار(option) **"خیارِ شرط"** ہے۔ تفصیل(detail)کے لیے **Topic number : 155** دیکھیں۔

www.farzuloom.net

وکیل بنانا درست ہے۔

()باپ کے "وصی" (یعنی مرنے سے پہلے باپ نے جس شخص کو کہا کہ میرے بعد میرے بچّے کے سب معمولات/کام تم دیکھنا) کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ بچّے کے لیے چیز خریدنے یا بیچنے کا کسی دوسرے کو "وکیل" بنا سکتا ہے۔

{12} زید (ایک شخص) نے عُمر (دوسرے شخص) کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کے لیے وکیل (client worker) بنایا لیکن عُمر نے منع کر دیا تو اب طلاق نہیں دے سکتا اور اگر خاموش رہا () اُس کو طلاق دے دی تو طلاق ہو گئی۔ (بہار شریعت ح ۱۲، ص ۹۷۳ تا ۱۰۱۴، مسئلہ ۱ تا ۵، ۳۳ تا ۲۹، ۲۸، ۱۴، ۱۲، ۱۰، ۹ ملخصاً)

{13} کسی کو وکیل (client worker) بنایا اور وکیل کو علم نہیں ہوا تو اس طرح "وکیل" بنانا صحیح نہیں () اگر اس وقت میں "وکیل" نے "وکالت والا" کوئی کام کر بھی دیا تب بھی وہ کام صحیح نہیں یعنی نافذ (ok) نہیں ہو گا۔

(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۹۲۵، مسئلہ ۷ ۲، ملخصاً)

خرید و فروخت (buying and selling) میں وکیل (client worker) بنانا:

{14} مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے، client) نے یہ کہا کہ جو چیز مناسب سمجھو میرے لیے خرید لو یہ خریداری (buying) کی وکالت (attorneyship) عام ہے یعنی وکیل جو کچھ بھی خریدے گا، مُؤَکِّل (وکیل بنانے والا) انکار (denial) نہیں کر سکتا۔

()اگر یہ کہا کہ: "میرے لیے جو کپڑا چاہو خرید لو"، یہ کپڑا خریدنے کی عام وکالت (attorneyship) ہے۔

()اگر کسی خاص (specific) چیز کی خریداری کے لیے وکیل (client worker) کیا، مثلاً کہا: "یہ گائے خرید لو"، یا () "یہ بکری خرید لو"، یا () "یہ گھوڑا خرید لو"۔ اس صورت (case) میں جو چیز کہی ہے، وہی خریدنی ہو گی، اُس کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہیں خرید سکتا۔

()نہ تو یہ کہا: "جو چاہو خریدو" اور نہ یہ کہا: "یہی چیز خریدو" بالکل ان دونوں کے بیچ کی بات کی، مثلاً یہ کہا کہ:

"میرے لیے ایک گائے خرید لو" تو اس کا حکم یہ ہے کہ تھوڑی سی جہالت (معلومات کی کمی / بات واضح ہونے میں تھوڑی کمی) ہو تو وکالت (attorneyship) درست (یعنی صحیح) ہے اور()اگر جہالت (معلومات کی کمی) بہت زیادہ ہو تو (ایسے کام کے لیے) وکیل نہیں بنا سکتے۔

{15} جب خریدنے کا وکیل (client worker) کیا جائے تو ضروری ہے کہ اُس چیز کی جنس اور صفت (قسم (type) اور خوبی) یا،() جنس و" ثمن" (قسم اور پیسے وغیرہ) بتا دیے جائیں تا کہ جہالت (معلومات کی کمی) نہ رہے۔

() اگر ایسا لفظ بولا جس کے نیچے کئی جنسیں شامل (یعنی اُس لفظ میں بہت سی چیزیں آ جاتی) ہیں مثلاً کہہ دیا چوپایہ (چار ٹانگوں والا کوئی جانور) خرید لاؤ، اس کام کا وکیل بنانا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں مختلف جانور مثلاً گائے، اونٹ، بکرا وغیرہ (سب) آتے ہیں۔

{16} وکیل (client worker) کو یہ جائز نہیں کہ اُس چیز کو خود خرید لے جسے بیچنے کے لیے، اسے وکیل بنایا ہے یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خود ہی ("مُؤَکِّل" (client) کی طرف سے) بیچے اور خود ہی (اپنے لیے) خریدے۔

{17} وکیل (client worker) کم یا زیادہ جتنی قیمت (price) پر چاہے خرید و فروخت (buying and selling) کر سکتا ہے مگر اس کی دو (2) شرطیں (preconditions) ہیں: (۱) مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے، client) نے قیمت نہ بتائی ہو اور (۲) تہمت نہ لگے (یعنی یہ نہ کہا جائے کہ اس نے پیسوں میں دھوکا کیا ہے یعنی cheating کی ہے)۔

{18} یہ کہا کہ: "میرے لیے گھوڑا خرید لاؤ"، یا() "فلاں قسم (type) کے کپڑے کا تھان (کئی گز / میٹر کا رول۔roll) خرید لاؤ" تو اس طرح وکیل بنانا صحیح ہے، چاہے" ثمن" (پیسے) نہ بتائے ہوں کیونکہ اس طرح وکیل بنانے میں جہالت (معلومات کی کمی) بہت کم ہے۔ اس صورت (case) میں وکیل (client worker) ایسا گھوڑا ، یا ایسا کپڑا خریدے گا جو "مُؤَکِّل " (وکیل بنانے والے، client) کی حالت کے

مطابق(according to condition)ہو۔

() گھر خریدنے کو کہا تو" ثمن"(مثلاً پیسے) بتانا ضروری ہے یعنی اس قیمت (price) پر خریدنا ہے، یا()نوع (category وغیرہ)بتائے ورنہ توکیل (یعنی وکیل بنانا) صحیح نہیں()اسی طرح یہ کہا کہ کپڑا خرید لاؤ یہ توکیل (یعنی وکیل بنانا) صحیح نہیں چاہے رقم بھی بتادی ہو کیونکہ کپڑا بہت سی قسم(types)کا ہوتا ہے۔**ہاں!** یہ کہا کہ: **"جو کپڑا اچھا ہو، خرید لاؤ"** تو صحیح ہے۔

{19} کھانا خریدنے کے لیے بھیجا، بتادیا کہ کتنا لانا ہے، یا()پیسے دے دیے تو عُرف(عادت) کو دیکھتے ہوئے تیار کھانا لیا جائے گا، مثلاً گوشت روٹی وغیرہ۔

{20} یہ کہا کہ موتی(pearl)کا ایک دانہ(piece)یا یاقوت(ruby)لال رنگ کا نگینہ (پتھر) خرید لاؤ اور پیسے بھی بتادیے تو وکیل بنانا صحیح ہے()اگر تفصیل(detail)نہ بتائی تو"وکیل" بنانا، صحیح نہیں۔

{21} گیہوں(wheat)وغیرہ غلّہ (اناج۔grain)خریدنے کو کہا مگر نہ تو مقدار(quantity)بتائی(کہ اتنے کلو لینا)اور نہ ہی پیسے بتائے(کہ اتنے روپے کا لینا)، تو اس طرح وکیل بنانا صحیح نہیں ہے()اگر تفصیل(detail) بتادی تو(اس کام کے لیے وکیل بنانا) صحیح ہے۔

{22} گاؤں کے کسی آدمی نے یہ کہا میرے لیے فلاں کپڑا خرید لو لیکن پیسے نہیں بتائے تو وکیل (client worker)وہ کپڑا خریدے جو گاؤں والے استعمال کرتے ہیں()اگر وکیل نے ایسا کپڑا خریدا کہ جو گاؤں والے استعمال نہیں کرتے تو یہ جائز نہیں ہوا یعنی مُؤَکِّل (وکیل بنانے والا)اُس کے لینے سے منع کر سکتا ہے۔

{23} بروکر(broker) کو پیسے دیے کہ ان پیسوں کی میرے لیے چیز خرید لو اور چیز کا نام نہیں لیا تو اگر وہ بروکر (broker)کسی خاص(specific)چیز کا بروکر ہے تو وہی چیز لے گا()اگر وہ خاص(specific)چیز کا بروکر نہیں ہے تو اس طرح وکیل بنانا"فاسد"(یعنی درست) نہیں ہے۔

{24}(ا)وکیل کے لیے، مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے،client)نے کوئی قید(condition)رکھی تو اُس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔وکیل اُس شرط(precondition)کے خلاف(against)خریداری کرے گا تو

خریداری(buying)کا تعلّق وکیل بنانے والے سے نہیں ہوگا(یعنی وہ چیز مُؤَکِّل کی نہیں ہوگی)۔**ہاں!** اگر وکیل نے مُؤَکِّل (client)کی بتائی ہوئی چیز سے بہتر چیز لے لی تو وہ چیز مُؤَکِّل ہی کی ہوگی۔

(۲) مُؤَکِّل (client) نے اگر کسی خاص جنس(خاص قسم) کی چیز لینے کا کہا تھا، اور وکیل(client worker)نے دوسری جنس(دوسری قسم)کی چیز لے لی تو مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے) پر یہ تجارت نافِذ (لازم)نہیں ہوگی۔چاہے لائی گئی چیز،بتائی گئی چیز سے زیادہ کام کی ہو۔

{25}"وکیل"(client worker)نے کوئی چیز خریدی اور اُس میں "عیب" ظاہر ہوا(یعنی اُس میں کوئی خامی/ٹوٹ پھوٹ نظر آئی)تو جب تک وہ چیز "وکیل"(client worker)کے پاس ہو اُس کے واپس کرنے کی ذمہ داری "وکیل" کی ہے()اگر "وکیل" مر گیا تو اُس چیز کو واپس کرنا، "وصی"(یعنی مرنے سے پہلے، اُس شخص نے جسے کہا تھا کہ میرے بعد میرے معمولات/کام تم دیکھنا)یا"وارث"(یعنی وہ لوگ کہ جو مرنے والے کے بعد، اُس کے مال کے مالک(owner)بن جاتے ہیں)کا کام ہے()اگر "وکیل" کے انتقال کے بعد "وصی" یا "وارث" نہ ہوں تو اب "مُؤَکِّل"(client)یہ کام کرے گا۔

{26} جسے کوئی چیز بیچنے کا وکیل بنایا، اُس نے وہ چیز بیچی پھر خریدار(buyer)نے اُس چیز میں کوئی "عیب" دیکھا(مثلاً وہ چیز ٹوٹی ہوئی تھی)۔اس کی دو(2)صورتیں ہیں:

()اگر خریدار نے پیسے وکیل(client worker)کو دے دیے تھے تو "وکیل" سے واپس لے، چاہے "وکیل" نے آگے "مُؤَکِّل" (client)کو دے دیے ہوں۔

()اگر خریدار نے پیسے "مُؤَکِّل" (client)کو دیے تھے تو "مُؤَکِّل" ہی سے واپس لے لے۔

{27} وکیل(client worker)نے چیز خریدی مگر ابھی مُؤَکِّل نے اُس کے پیسے نہیں دیے تھے، اور وکیل نے "مَبِیْع" کو روک لیا پھر "مَبِیْع"(خریدی گئی چیز)ہلاک(waste)ہوگئی تو یہ نقصان وکیل ہی کا ہوا۔

()**ہاں!** اگر وکیل نے روکی نہ تھی یعنی اُسی کے پاس تھی(مثلاً دونوں کی ملاقات نہیں ہوئی تھی)اور وہ چیز ہلاک

(waste)ہوگئی تو یہ نقصان "مُؤَکِّل "(وکیل بنانے والے)کا ہوا، اب مُؤَکِّل اپنے وکیل کو اُس چیز کی رقم (amount)دے گا۔

{28} جسے چیز خریدنے کا وکیل بنایا، اُسے مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے) نے پیسے نہیں دیے تو وکیل (خریدار) بائع (بیچنے والے) سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ مُؤَکِّل (client) سے پیسے ملیں گے تو دوں گا بلکہ اُسے اپنے پاس سے پیسے دینے ہوں گے۔

{29} جسے چیز بیچنے کا وکیل بنایا، اُس نے چیز بیچ ڈالی مگر ابھی پیسے نہیں لیے تھے تو "مُؤَکِّل " سے کہہ سکتا ہے کہ خریدار(buyer) پیسے دے گا تو میں دوں گا یعنی وکیل کو اپنے پاس سے پیسے دینے پر مجبور(force) نہیں کیا جاسکتا۔

{30}(۱) جسے چیز بیچنے کا وکیل بنایا، اُس نے مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے،client) سے کہا کہ: "میں نے تمہارا کپڑا فلاں کے ہاتھ بیچ دیا ہے اور میں اُس کی طرف سے تمہیں اپنے پاس سے پیسے دے دیتا ہوں" تو یہ احسان (kindness) اور بھلائی ہے، اب وکیل یہ رقم خریدار سے بھی نہیں لے سکتا۔

(۲) اگر وکیل نے مُؤَکِّل سے یہ کہا کہ: "میں تمہیں اپنے پاس سے رقم دے دیتا ہوں، خریدار جب پیسے دے گا تو وہ میں لے لوں گا" **اس طرح دینا بھی جائز نہیں ہے** اور "وکیل" نے جو کچھ "مُؤَکِّل "(client) کو دیا، وہ واپس لے لے۔

{31}(۱)"مُؤَکِّل "(client) نے "وکیل "(client worker) کو ہزار روپے چیز خریدنے کے لیے دیے، اُس نے چیز خریدی مگر ابھی بائع (seller) کو پیسے نہیں دیے تھے پھر وہ پیسے "وکیل" ہی کے پاس سے ضائع (waste) ہوگئے (مگر "وکیل" کی طرف سے کوتاہی بھی نہیں تھی، مثلاً پیسے حفاظت کی جگہ رکھے تھے اور چوری ہوگئے) تو یہ پیسے "مُؤَکِّل "(client) ہی کے ضائع ہوئے یعنی "مُؤَکِّل " اپنے "وکیل " کو دوبارہ پیسے دے گا۔

(۲)"مُؤَکِّل "نے "وکیل" کو پیسے نہیں دیے تھے مگر "وکیل" نے وہ چیز خریدلی، اب "مُؤَکِّل "نے "وکیل" کو پیسے دے دیے لیکن "وکیل" نے پھر بھی بائع (وہ چیز بیچنے والے) کو پیسے نہ دیے اور وہ پیسے ہلاک ہو گئے تو یہ پیسے "وکیل" ہی کے ضائع (waste) ہوئے (اب "وکیل" اپنی جیب سے اس کے پیسے دے گا)۔

{32} ایک شخص سے کہا کہ: "دو ہزار روپے کا پانچ (5) کلو گوشت لے آؤ"۔ وہ شخص (کہ جسے "وکیل" بنایا تھا) دو ہزار روپے کا دس (10) کلو گوشت لے آیا اور گوشت بھی ایسا تھا کہ جو بازار میں دو ہزار روپے کا پانچ کلو ملتا ہے پھر بھی "مُؤَکِّل" (client) کے لیے صرف ایک ہزار روپے کا پانچ (5) کلو گوشت لینا ضروری ہے اور باقی گوشت وکیل (client worker) کا ہے (اس کے پیسے بھی "وکیل" ہی دے گا)۔

{33} غیر مُتَعَیَّن چیز (مثلاً کہا کہ کوئی سا ایک بکرا) خریدنے کے لیے "وکیل" بنایا تو جو کچھ خریدے گا وہ اُس "وکیل" ہی کا ہو گا مگر دو (2) صورتوں میں (وہ چیز) مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے، client) کے لیے ہو گی:

(a) "وکیل" نے خریدتے وقت "مُؤَکِّل" (client) کی طرف سے خریدنے کی نیّت کی ہو۔

(b) دوسری صورت یہ ہے کہ "مُؤَکِّل" کے مال سے خریدی مثلاً خریدتے وقت کہا کہ: یہ چیز فلاں کے پیسوں سے خریدتا ہوں۔

{34} وکیل (client worker) اور مُؤَکِّل میں اختلاف ہو گیا۔ وکیل کہتا ہے کہ: "میں نے تمہارے لیے خریدی ہے"۔ مُؤَکِّل کہتا ہے کہ: "تم نے اپنے لیے خریدی ہے"۔ اس صورت میں مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے) کی بات مانی جائے گی جبکہ مُؤَکِّل (client) نے پیسے نہ دیے ہوں اور () اگر مُؤَکِّل نے پیسے دے دیے ہوں تو وکیل کی بات مانی جائے گی۔

{35} مُؤَکِّل نے دو چیزیں خریدنے کے لیے وکیل کیا، چاہے دونوں چیزیں مُتَعَیَّن (طے۔fixed) ہوں یا غیر مُتَعَیَّن (غیر طے شدہ۔ un fixed) اور ثمن مُتَعَیَّن (طے۔fixed) نہیں کیا ہے کہ اتنے میں خریدنی ہیں۔ اب وکیل (client worker) نے ایک چیز واجبی قیمت (market rate) میں خریدی، یا () تھوڑے

سے زیادہ پیسوں پر خریدی کہ اتنی زیادتی کے ساتھ لوگ خرید لیتے ہوں تو وہ چیز "مُؤَکِّل "(وکیل بنانے والے) کے لیے ہو گی اور()اگر بہت زیادہ قیمت کے ساتھ خریدی تو اب یہ مُؤَکِّل (client) کے لیے لینا ضروری نہیں۔

{36}(۱)خرید و فروخت کا وکیل اُن لوگوں کے ساتھ عقد (یعنی سودا) نہیں کر سکتا جن کے حق (favor) میں اس (وکیل) کی اپنی گواہی (testimony) مانی نہیں جاتی (جیسے: اپنے باپ، دادا، بیٹا، پوتا، بیوی یا میاں، بہار شریعت ح۱۰، ص ۴۹۴) چاہے واجبی قیمت (market rate) کے ساتھ سودا کیا ہو۔

(۲)**ہاں!** اگر مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے) نے اس کی اجازت دے دی ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ جس کے ساتھ تم چاہو سودا کر لو تو ان لوگوں سے واجبی قیمت (market rate) پر سودا کر سکتا ہے۔

(۳)اگر مُؤَکِّل (client) نے عام اجازت نہیں دی تھی (کہ جس سے چاہو سودا کر لو) مگر واجبی قیمت (market rate) سے زیادہ پر ان لوگوں کے ہاتھ چیز بیچ دی تو اب جائز ہے۔

(۴)مُؤَکِّل نے صاف لفظوں میں ان لوگوں سے تجارت کی اجازت دے دی ہو تب بھی اپنی ذات (یعنی خود اپنے لیے) یا (اپنے) نابالغ لڑکے سے خرید و فروخت (buying and selling) کرنا جائز نہیں ہے۔

{37} بیچنے کا وکیل بنایا تو اس کی دو(2) صورتیں ہیں: **(۱)** مُؤَکِّل (وکیل بنانے والا) تجارت کے لیے چیز بیچنا چاہتا ہے، یا **(۲)** اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے (مثلاً گھر کی کوئی چیز) بیچنا چاہتا ہے۔

(۱) اگر مُؤَکِّل تجارت کے لیے کوئی چیز بیچنا چاہتا ہے تو وکیل اُدھار بھی بیچ سکتا ہے۔ **(۲)** اگر اپنی ضرورت کے لیے کوئی چیز بیچنا چاہتا ہے تو "وکیل" کا اُدھار بیچنا جائز نہیں ہے۔

{38} وکالت (attorneyship) کو زمانہ (یعنی وقت) یا مکان (یعنی جگہ) کے ساتھ خاص کرنا درست ہے یعنی مُؤَکِّل یہ کہہ سکتا ہے کہ: "اس چیز کو کل بیچنا"، یا() "کل خریدنا"، یا() "فلاں جگہ خریدنا"، یا() "فلاں جگہ بیچنا"۔ وکیل کو جیسا کہا ہے، وکیل کو ویسا ہی کرنا ہو گا۔

{39} ایسی چیز بیچنے کے لیے وکیل کیا کہ جس میں مزدوری (wage) دینی پڑے گی اور وکیل اور مُؤَکِّل دونوں ایک ہی شہر میں ہیں تو وکیل اُسی شہر میں بیچے گا، دوسرے شہر میں لے جانا جائز نہیں۔

{40} مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے، client) نے کہہ دیاہے کہ جس کے ہاتھ بیچوگے اُس سے کفیل (guarantor) لینا، یا() کوئی چیز رہن (mortgage) رکھ لینا تو اب وکیل کا بغیر رہن (mortgage)، یا بغیر کفالت (guarantee) وہ چیز بیچنا جائز نہیں ہے۔

(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۹۸۱ تا ۹۹۴، مسئلہ ۱ تا ۹، ۱۱، ۵۳، ۵۰، ۴۸، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۳۳، ۳۰، ۲۵، ۲۰، ۱۹، ۱۲ ملخصاً)

{41} "بروکر" (وہ شخص جو کمیشن لیکر لوگوں کا مال بیچتاہے) کے پاس لوگ اپنے مال رکھ دیتے ہیں اور بیچنے کو کہہ دیتے ہیں۔("بروکر" اُن کا "وکیل" ہے،)"وکیل" نے چیز بیچی اور اپنے پاس سے پیسے مالک کو دے دیے کہ جب خریدار سے ملیں گے تو میں لے لوں گا() اگر خریدار مُفلس (بالکل فقیر) ہو گیا کہ اُس سے (وہ رقم) ملنے کی اُمید نہیں ہے تو جو کچھ "بروکر" نے مال کے مالک کو دیا ہے، وہ واپس لے سکتا ہے۔

{42}(۱)"وکیل" (client worker) نے نقد (cash) پر خریداری کی تو اب اُس کو یہ اختیار (option) ہے کہ جب تک "مُؤَکِّل" (client) سے پیسے نہ لے لے، اُسے وہ چیز کو نہ دے، چاہے "وکیل" نے پیسے اپنے پاس سے دیے ہوں، یا کسی اور سے لے کر دیے ہوں۔

(۲) اگر خریداری اُدھار ہے اور رقم دینے کی کوئی مُدَّت (duration) طے ہے تو اب "وکیل" اُس وقت کے پورا ہونے سے پہلے "مُؤَکِّل" (client) سے رقم کا مطالبہ (demand) نہیں کر سکتا۔

{43} چیز خریدنے کے "وکیل" کو "مُؤَکِّل" (client) نے پیسے دے دیے تھے اور "وکیل" نے وہ چیز خریدلی مگر چیز بیچنے والے کو پیسے نہیں دیے۔ اب وہ چیز "مُؤَکِّل" (client) کو دے دی پھر "وکیل" نے "مُؤَکِّل" کے دیے ہوئے پیسے خود خرچ کر ڈالے، بعد میں اپنی طرف سے پیسے "بائع" (چیز بیچنے والے) کو دے دیے تب بھی یہ خریداری (buying)، "مُؤَکِّل" (client) ہی کی طرف سے ہوئی یعنی یہ چیز

"مُؤَکِّل"ہی کی ہو گی۔

{44}"مُؤَکِّل"(client)کہتا ہے کہ:"میں نے تمہیں پانچ سو(500)روپے میں خریدنے کا کہا تھا"اور "وکیل"(client worker)کہتا ہے کہ:"تم نے ہزار روپے میں خریدنے کو کہا تھا"یہاں مُؤَکِّل (client)کی بات مانی جائے گی۔

{45}(۱)وکیل(client worker)سے کہا:"جاؤ!بازار سے فلاں چیز،فلاں شخص کی معرفت(مثلاً اُس کے ذریعے)خریدلاؤ"۔"وکیل"نے بغیر معرفت خریدلی تو بھی یہ خریداری درست ہے یعنی اگر وہ چیز ضائع (waste)ہو گئی تو"وکیل"ضامن(guarantor)نہیں۔

(۲)اگر یہ کہا تھا کہ بغیر اُس کی معرفت کے مَت خریدنا اور"وکیل"نے بغیر معرفت خریدلی تو اس طرح خریدنا، جائز نہیں ہے یعنی اب وہ چیز ہلاک(waste)ہو جائے تو نقصان،"وکیل"کا ہو گا،"مُؤَکِّل"کا نقصان سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔(بہار شریعت ح۱۲،ص۹۸۶تا۹۹۴،مسئلہ،۴۹،۴۲،۳۹،۲۸،۲۶،۲۱،مُلخصاً)

دو(2)آدمیوں کو ایک کام کا"وکیل"بنانا:

{46}(۱)ایک شخص نے دو(2)آدمیوں کو"وکیل"(client worker)بنایا تو ان دو(2)میں سے کوئی ایک اکیلے(alone)،وہ کام نہیں کر سکتا۔اگر کسی ایک نے وہ کام کیا تو"مُؤَکِّل"(client)پر وہ چیز لازم نہیں ہو گی(مثلاً دو(2)آدمیوں کو مل کر خریداری کا کہا اور صرف ایک نے کردی تو اب یہ چیز لینا"مُؤَکِّل"پر لازم نہیں)۔

(۲)اُن دو"وکیلوں"میں سے ایک پاگل ہو گیا،یا()مر گیا تب بھی دوسرا(second)اکیلے اُس کام کو نہیں کر سکتا۔

نوٹ: یہ حکم اُس صورت(case)میں ہے کہ جب اُس کام میں دونوں کی رائے اور مشورے کی ضرورت ہو، مثلاً"مُؤَکِّل"کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے اور اُس کی رقم بھی بتادی ہو۔اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں کو

ایک ساتھ "وکیل"(client worker)بنایاہویعنی یہ کہاکہ:"میں نے دونوں کو وکیل بنایا"، یا"زید اور عمرو کو وکیل کیا"(ii)اگر دونوں کو ایک ساتھ "وکیل"نہ بنایا بلکہ آگے پیچھے وکیل بنایا ہو تو ہر ایک دوسرے کے مشورے کے بغیر وہ کام کر سکتا ہے۔

{47}(ا)دو(2)آدمیوں کو"وکیل"(client worker)بنایا کہ وہ اس مرد کا نکاح، کسی عورت سے کر دیں، یا(ii)عورت نے دو(2)آدمیوں کو"وکیل"(client worker)بنایا کہ وہ کسی مرد سے اس کا نکاح کر دیں تو اب کوئی ایک شخص نکاح نہیں کرواسکتا چاہے"مُؤَکِّل"(وکیل بنانے والے،client)نے"مہر" بھی بتادیا ہو ("مہر"کا مطلب وہ رقم یا مال کہ جو"نکاح"کی وجہ سے مرد پر لازم ہوتا ہے)[12]۔

(۲)"خلع"(یعنی عورت کا مال یا پیسے دے کر، شوہر سے"طلاق"لینے)[13]کے لیے دو آدمیوں کو"وکیل"(client worker)بنایا تو ان میں سے ایک شخص، (اکیلے)"خلع"نہیں کرواسکتا، چاہے عورت نے یہ بھی بتادیا ہو کہ اس چیز یا اتنے پیسوں کے بدلے(exchange)میں"خلع"کروادیں۔

{48}"امانت"یا"عاریت"یعنی عارضی استعمال(temporary use)میں لی ہوئی چیز یا"غصب"کی ہوئی (مثلاً چھینی ہوئی)چیز کو واپس لینے کے لیے دو آدمیوں کو"وکیل"(client worker)کیا تو وہ چیز ایک شخص واپس نہیں لے سکتا، جب تک اس کا ساتھی بھی ساتھ نہ ہو(i)اگر ایک نے وہ چیز واپس لی اور ضائع(waste) ہو گئی تو اُسے پوری چیز کا"تاوان"دینا ہو گا(یعنی ویسی ہی چیز دینی ہو گی جبکہ بازار میں ملتی ہو یا اس کی اصل قیمت(actual price)دینی ہو گی)۔

{49}ایک شخص نے کسی سے کہا کہ:"میری یہ چیز بیچ دو"پھر اُسی آدمی نے کسی دوسرے شخص کو بھی یہی کہا کہ:"اس چیز کو بیچ دو"۔اس کی تین(3)صورتیں ہیں:

---

(12)"**مہر**"کی تفصیل(detail)کے لیے **Topic number : 175** دیکھیں۔

(13)"**خلع**"کی تفصیل(detail)کے لیے **Topic number : 184** دیکھیں۔

(۱)اگر اُن دونوں نے الگ الگ دو آدمیوں کو وہی چیز بیچ دی، اب معلوم ہے کہ پہلے کس نے خریدی تو جس نے پہلے خریدی تھی، وہ چیز اُسی کی ہے۔

(۲)اگر معلوم نہ ہو کہ پہلے کس نے خریدی تھی تو اب وہ چیز دونوں کی آدھی آدھی ہوگی لیکن ہر ایک کو اختیار (option)ہے کہ چاہے تو آدھے پیسے دے کر، اُس چیز کے آدھے حصّے(half part)کے مالک اور شریک (partner)ہو جائیں۔

(۳)اگر دونوں(وکیلوں)نے ایک ہی شخص کو بیچی مگر دوسرے وکیل نے زیادہ قیمت میں بیچی تو دوسرا سودا جائز (درست)ہے۔(بہار شریعت ح۱۲،ص۹۹۵،مسئلہ ۷۳،۶۷،۶۶،۶۳،ملخصاً)

وکیل(client worker)پر کون سے کام کرنا لازم ہیں؟اور کون سے کام کرنا لازم نہیں:

{50}(۱)ایک شخص کو"وکیل"(client worker)بنایا ہے کہ وہ اپنے مال سے یا"مُؤَکِّل"(client) کے مال سے قرض ادا کر دے تو"وکیل"کو قرض دینے پر مجبور(force)نہیں کیا جاسکتا۔

(۲)اگر خود"وکیل"پر"مُؤَکِّل"(client)کا قرض تھا اور"مُؤَکِّل"پر کسی تیسرے(3rd person)کا قرض تھا۔اب"مُؤَکِّل"نے"وکیل"کو قرض ادا(pay)کرنے کو کہا تو اس صورت(case)میں "وکیل"کو قرض دینے پر مجبور(force)کیا جاسکتا۔

{51}"وکیل"(client worker)کو کام کرنے پر مجبور(force)نہیں کیا جاسکتا، لیکن()کچھ کاموں پر "وکیل"(client worker)کو مجبور(force)کیا جائے گا یعنی وہ اس کام کو کرنے سے منع نہیں کر سکتا، مثلاً ایک چیز مُتَعَیَّن شخص(مثلاً ہمارے محلّے کے خالد بھائی، کپڑے والے)کو دینے کے لیے"وکیل"کیا تھا مگر وکیل کرنے والا،"مُؤَکِّل"کہیں چلا گیا تو"وکیل"پر لازم ہے کہ وہ چیز اُس آدمی کو دے دے۔

(بہار شریعت ح۱۲،ص۹۹۸،۹۹۷،مسئلہ ۷۵،۷۴،ملخصاً)

وکیل(client worker)دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے یا نہیں:

{52}"مُؤَکِّل"(client)کی اجازت کے بغیر،"وکیل"(client worker)کسی تیسرے شخص کو(وہی

کام کرنے کے لیے) اپنا "وکیل" نہیں بنا سکتا، مثلاً (پہلے شخص) زید ("مُؤَکِّل") نے (دوسرے شخص) عمرو ("وکیل") کو ایک چیز خریدنے کا کہا تو عمرو ("وکیل") نے (تیسرے شخص) بکر سے کہہ دیا کہ تُم خرید کر لا دو (یعنی "وکیل" نے "مُؤَکِّل" کی اجازت کے بغیر، کسی تیسرے کو اپنا "وکیل" بنا لیا تو) یہ نہیں ہو سکتا۔ عمرو (تیسرا شخص) جو چیز بھی خریدے گا، وہ (چیز) لینا، زید (یعنی "مُؤَکِّل") پر لازم نہیں ہے۔

{53}(۱) "مُؤَکِّل" (client) نے "وکیل" (client worker) کو اس بات کی اجازت دے دی کہ وہ خود (دیا ہوا کام) کرلے یا دوسرے سے کرا والے تو اب "وکیل" (client worker) اسی کام کو کرنے کے لیے کسی تیسرے (3^{rd} person) کو اپنا "وکیل" بنا سکتا ہے۔

(۲) اگر "مُؤَکِّل" (client) نے "وکیل" کو مکمل اجازت دے دی، مثلاً کہہ دیا ہے کہ تم اپنی رائے (اپنے ذہن) سے کام کرو تو اس صورت (case) میں بھی "وکیل" کسی تیسرے کو اپنا "وکیل" بنا سکتا ہے۔

(بہار شریعت ح۱۲، ص۹۹۸، مسئلہ ۷۷، ۷۶، مُلخصاً)

(۳) اگر وکیل نے خود کسی دوسرے کو (اسی کام کا) وکیل بنایا، اور اُس (دوسرے وکیل) نے وہ کام کرلیا پھر "مُؤَکِّل" (client) نے اُسے جائز (ok) کر دیا تو اب یہ کام درست ہو گیا۔ (ص۹۸۰، مسئلہ ۳۰، مُلخصاً)

وکالت (attorneyship) ختم کرنا:

{54} "وکالت" (attorneyship) لازم نہیں یعنی مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے، client) اور وکیل، ہر ایک بغیر دوسرے کی موجودگی کے معزول ("وکالت ختم") کر سکتے ہیں (ایسا ہو سکتا ہے کہ "وکیل" خود ہی اس ذمہ داری کو ختم کر دے یا "مُؤَکِّل" (client)، "وکیل" (client worker) کی ذمہ داری کو ختم کر دے) () "مُؤَکِّل" نے "وکیل" کی ذمہ داری ختم کر دی تو جب تک "وکیل" کو خبر (اطلاع) نہ ہو گی، وہ معزول نہیں یعنی اس وقت تک جو کام وکالت (attorneyship) کے کرے گا، وہ صحیح ہونگے یعنی مُؤَکِّل " (client) یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تم کو پہلے ہی معزول کر دیا تھا (وکالت ختم کر دی تھی) تو تمہارا یہ کام کرنا

درست نہیں ہوا۔(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۹۸۱، مسئلہ ۳۲، مُلخصاً)

{55}(۱)"وکالت"(attorneyship)میں "شرط"(precondition)رکھی جاسکتی ہے، جیسے یہ کام کرو گے تو تم میرے وکیل(client worker)ہو(مثلاً کل صبح میری دکان آجاؤ گے تو میرا یہ سامان بیچ دینا) مگر "وکالت"ختم کرنے کے لیے "شرط" نہیں رکھی جاسکتی(کیونکہ "وکالت" جب چاہیں، ختم کرسکتے ہیں)۔

(۲)"مُؤَکِّل"(client)نے"وکیل" کے لیے کوئی"شرط"(precondition)رکھی تھی مگر پھر بھی "مُؤَکِّل"کو اختیار(option)ہے کہ شرط پائی جانے سے پہلے "وکیل"کی"وکالت"ختم کردے۔

(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۱۰۱۲، ۱۰۱۰، مسئلہ ۱۰، ۱۱، مُلخصاً)

{56} دونوں(یعنی "مُؤَکِّل" اور"وکیل") میں سے کوئی ایک بھی مر گیا، یا() کسی ایک کو جنون مُطبِق ہو گیا(یعنی ایسا پاگل پن ہوا کہ جو کم از کم ایک مہینے تک مُسلسل(لگاتار) رہا) تو"وکالت"(attorneyship) باطل(یعنی ختم)ہوگئی پھر اگر پاگل پن ٹھیک بھی ہو جائے تب بھی "وکالت"واپس نہیں ہوگی۔

(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۱۰۱۲، مسئلہ ۱۲، مُلخصاً)

حوالہ:

{1}"حوالہ "یہ ہے کہ جس شخص پر دَین(یعنی قرض)ہو، وہ اسے ادا(pay) کرنے کی ذمہ داری (responsibility)کسی دوسرے کو دے دے()"مَدیُون"(جسے قرض دیا گیا،اُس)کو"مُحِیل"(loan borrower) کہتے ہیں،()"دائِن"(قرض دینے والے)کو" مُحتَال"(loan lender)، "مُحتَال لَہ"، "مُحال"، "مُحال لَہ" یا" حویل" کہتے ہیں۔()جس پر "حوالہ"کیا گیا اُس کو"مُحتَال عَلَیْہ"اور"مُحال علیہ"کہتے ہیں اور()مال کو"مُحال بہ"کہتے ہیں۔

{2} حوالہ جائز ہے، اس کی بہت سی صورتیں ہیں اور اس کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔

() کبھی ایسا ہوتا ہے کہ "مَدیُون " (جسے قرض دیا گیا ہو)، دَین(یعنی قرض)ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور دائِن(قرض دینے والا)مطالبہ(demand)کر رہا ہوتا ہے، اس صورت میں کسی تیسرے(3^{rd} person)پر

"حوالہ" کر دیا جاتا ہے() کبھی اطمینان(satisfaction) کے لیے "حوالہ" کیا جاتا ہے۔

()حدیثِ پاک میں ہے: مالدار کا دَین(قرض) ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب مالدار پر "حوالہ" کر دیا جائے تو دائِن(قرض دینے والا) قبول(accept) کر لے۔ (صحیح البخاری، کتاب الحوالات، الحدیث:۲۲۸۸، ج۲، ص۷۲)

{3} حوالہ کے رکن "ایجاب"(offer) اور "قبول"(accept) ہیں۔ مثلاً "مَدیُون" (جسے قرض دیا گیا) نے کہا: میرے اوپر جو قرض فلاں شخص کا ہے، میں نے اُس کا "حوالہ" کیا۔ "مُحتَال" (قرض دینے والا) اور "مُحتَال عَلَیْہ" (جس پر حوالہ کیا گیا) نے کہا: "ہم نے قبول(accept) کیا" تو "حوالہ" ہو گیا۔

{4} حوالہ کی کچھ شرطیں(preconditions) ہیں:

(۱) "مُحِیل" (یعنی قرض لینے والے) کا "عاقل" اور "بالغ" ہونا۔ "مجنوں(یعنی پاگل)" یا "ناسمجھ"(in sensible) بچے نے "حوالہ" کیا تو یہ "حوالہ" صحیح نہیں() نابالغ عاقل (سمجھدار۔sensible) نے جو "حوالہ" کیا یہ "ولی"(guardian) مثلاً والد صاحب) کی اجازت سے صحیح ہو گا۔ اگر "ولی" نے اجازت نہ دی تو یہ "حوالہ" نہ ہوا۔

()"مُحِیل"(loan borrower) اگر مرضُ الموت(یعنی ایسی بیماری) میں ہے(کہ جس میں وفات ہونے کا مضبوط خیال(strong assumption) ہو)، تب بھی "حوالہ" صحیح ہو گا یعنی "حوالہ" کرنے کے لیے صحّت ہونا شرط نہیں ہے۔

()"مُحِیل" (قرض لینے والے) کا راضی(agree) ہونا بھی شرط نہیں یعنی اگر "مَدیُون" (جسے قرض دیا گیا) نے خود حوالہ نہ کیا بلکہ "مُحتَال عَلَیْہ" ("حوالہ" قبول کرنے والے) نے قرض دینے والے سے یہ کہہ دیا کہ: فلاں شخص پر جو تمہارا قرض ہے اُس کو میں اپنے اوپر "حوالہ" کرتا ہوں (یعنی اپنے اوپر لیتا ہوں)، تم اس کو قبول(accept) کر لو پھر قرض دینے والے نے قبول بھی کر لیا تو بھی "حوالہ" صحیح ہو گیا۔

(۲) "مُحتَال" (یعنی قرض دینے والے،loan lender) کا بھی "عاقل" اور "بالغ" ہونا۔

www.farzuloom.net

(۳)"مُحتَال "کا"حوالے "پر راضی(agree)ہونا۔اگر"مُحتَال "یعنی دائِن(قرض دینے والے)کو"حوالہ "قبول(accept)کرنے پر مجبور(force)کیا گیا تو یہ"حوالہ " صحیح نہیں ہوا۔

(۴)"مُحتَال "(قرض دینے والے)کا"حوالے "کو اُسی مجلس میں قبول(accept)بھی کرنا۔**ہاں!** اگر حوالے کی مجلس میں کسی نے "مُحتَال "کی طرف سے "حوالہ "قبول(accept)کر لیا پھر جب"مُحتَال "(loan lender)کو اس کی خبر پہنچی اور اُس نے منظور(ok)کر لیا تو یہ "حوالہ " بھی صحیح ہو گیا۔

(۵)"مُحتَال عَلَیْہِ "(جس پر حوالہ کیا گیا)کا عاقل اور بالغ ہونا۔ سمجھدار(sensible)بچے نے "حوالہ " قبول(accept) کر لیا تب بھی صحیح نہیں، چاہے اُسے تجارت(trade) کی اجازت ہو، چاہے اُس کا ولی (سرپرست۔guardian)قبول کرلے تب بھی"حوالہ " صحیح نہیں۔

(۶)"مُحتَال عَلَیْہِ "(جس پر حوالہ کیا گیا،اُس)کا اُسی مجلس(جگہ)میں قبول(accept)کرنا ضروری نہیں بلکہ وہ اگر وہاں موجود نہیں تھا اور بعد میں جب اُسے خبر ملی اور اس نے قبول کر لیا تب بھی"حوالہ " صحیح ہو گیا۔

(۷)جس چیز کا"حوالہ "کیا گیا ہو وہ"دَینِ لازم "[14] ہو یعنی جس"دَین"(قرض)کی "کفالت "(guarentee)نہیں ہو سکتی اُس کا"حوالہ " بھی نہیں ہو سکتا۔(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۸۷۴، مسئلہ ۳، ۲، ۱، مُلخصاً)

"کفالت "کا مطلب ہے کہ ایک شخص پر مطالبہ(demand)تھا(مثلاً پیسے نکلتے تھے)تو دوسرے شخص نے وہ مطالبہ(demand)اپنے ذمہ لے لیا(مثلاً یہ پیسے میں دونگا)۔(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۸۳۶، مُلخصاً)

{5} جب "حوالہ " صحیح ہو گیا، تو "مُحِیل "(قرض لینے والا)"قرض "سے بَری (فارغ)ہو گیا،یعنی اب

---

(14)"**دَینِ لازم**"یعنی ثابت(prove)ہو چکا ہو۔"**خیارِ شرط**"وغیرہ نہ ہو کہ اس میں سودا مکمل نہیں ہوا ہوتا،زیادہ سے زیادہ تین دن میں اس سودے کو ختم کرنے کا اختیار(option)ہوتا ہے لہذا جب تک "**خیارِ شرط**"باقی ہے،"**دَین غیرِ لازم**" ہے کیونکہ "**خیارِ شرط**"سے بیع(سودا)لازم نہیں ہوتا۔(در مختار میں ہے:)وہ بیع منعقد(یعنی ہو جاتی)ہے مگر لازم نہیں ہوتی جیسے خیار(شرط)کے ساتھ سودا کرنا۔(در مختار کتاب البیوع باب الصرف مطبع مجتبائی دہلی ۲/۵۷، مُلخصاً)

دائن (قرض دینے والے) کو یہ حق (right) نہ رہا کہ وہ قرض لینے والے سے قرض کی واپسی کا مطالبہ (demand) کرسکے۔

ہاں! اگر دَین (قرض) ہلاک ہونے کی صورت پیدا ہوگئی تو مُحتَال (قرض دینے والا)، مُحِیل (قرض لینے والے) سے مطالبہ کریگا اور اس سے قرض واپس لے گا۔ دَین ہلاک ہونے کی دو (2) صورتیں ہیں:

(۱) مُحتَال عَلَیْہ (جس پر حوالہ کیا گیا، اُس) نے "حوالے" ہی سے انکار (denial) کر دیا اور گواہ (witness) نہ "مُحِیل" (loan borrower) کے پاس ہیں نہ "مُحتَال" (قرض دینے والے) کے پاس پھر "مُحتَال عَلَیْہ" (جس پر حوالہ کیا گیا) سے قسم کھانے کا کہا تو اُس نے قسم کھالی کہ: میں نے "حوالہ" قبول (accept) نہیں کیا تھا (تو اب قرض دینے والا، قرض لینے والے سے قرض واپس لے گا)۔

(۲) مُحتَال عَلَیْہ (جس پر حوالہ کیا گیا) مُفلسی (فقیری) کی حالت میں مر گیا نہ اُس کے پاس سامان تھا اور نہ کسی اور پر اُس (مرنے والے) کا قرض تھا کہ جس سے مطالبہ (demand) کیا جاسکے (اور وہ رقم لے کر "حوالہ" پورا کیا جاسکے) نہ اُس نے کوئی "کفیل" (guarantor) بنایا تھا کہ جس سے رقم لی جاسکے (لہٰذا اب قرض دینے والا، قرض لینے والے سے قرض واپس لے گا)۔

{6} "مُحتَال عَلَیْہ" (جس پر حوالہ کیا گیا) نے (قرض دینے کے بعد) "مُحِیل" (قرض لینے والے) سے کہا کہ میں نے تمہارے حکم سے تمہارا قرض ادا (pay) کیا تھا لہٰذا اب تم مجھے اتنی ہی رقم دے دو۔ "مُحِیل" (loan borrower) نے جواب میں یہ کہا کہ: میں نے تم پر حوالہ اس لیے کیا تھا کہ میرا جو قرض تم پر تھا، وہ "حوالہ" ہو کر ختم ہو جائے۔ اس صورت (case) میں "مُحتَال عَلَیْہ" (جس نے "حوالے" کی رقم دی) کی بات مانی جائے گی کیوں کہ "مُحِیل" (قرض لینے والے) نے "حوالے" کا اقرار کر لیا ہے (یعنی یہ بات مان لی ہے کہ سامنے والے نے میرا قرض ادا کر دیا ہے) اور "حوالے" میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ "حوالے" کی رقم دینے والے پر، قرض لینے والے) کا پہلے سے قرض ہو۔

{7}"مُحِیل"(loan borrower)نے"مُحْتَال"(loan lender)سے یہ کہا کہ میں نے تمہارا فلاں پر "حوالہ" اس لیے کیا تھا کہ اُس چیز (یا اُس رقم) پر میرے لیے قبضہ کرو(یعنی میرے یہ پیسے یا میرا سامان اُس سے لے لو، جیسا کہ کاروبار میں اس طرح ہوتا رہتا ہے)تو یہ "حوالہ" اصل میں وکالت(attorneyship) ہے۔

()اس صورت(case)میں اگر "مُحْتَال" (قرض دینے والے اور "حوالے" کی رقم لینے والے) نے یہ کہا ہے کہ:یہ "حوالہ" اس لیے کیا گیا تھا کہ تم پر جو میرا قرض ہے، اُس کے پیسے مجھے مل جائیں۔ یہاں "مُحِیل" (قرض لینے والے اور "حوالہ" کروانے والے) کی بات مانی جائے گی۔

(بہار شریعت ح۱۲، ص۸۷۷،۸۷۶،مسئلہ،۱۱،۱۰،۸،۷، مُلخصاً)

....

163 "کفالت(Guarantee)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

کفیل(کسی دوسری کی ذمہ داری(responsibility)لینے والا، اس چیز کا) **ضامن ہے**(جس چیز کی اُس نے ضمانت(guarantee)لی ہے یعنی اُس چیز کی واپسی کے بارے میں اُس سے بھی مطالبہ(demand)کیا جاتا ہے)۔

(سنن ابن ماجہ، ج۲، ص۸۰۴، بالفاظ دیگر)

واقعہ(incident): میں کفیل(guarantor)ہوں

حضرتِ ابو حَسَّان زِیَادِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ایک دن میں مسجد میں تھا کہ بہت تیز بارش شروع ہو گئی۔ مجھے وہاں ایک آدمی نظر آیا جو بہت پریشان لگ رہا تھا۔ جب میں نیچے دیکھتا (یعنی جب میں اُسے نہیں دیکھ رہا ہوتا)تو وہ میری طرف نظر کرتا پھر جب میں اسے دیکھتا تو وہ گردن نیچے کر لیتا(یعنی وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر ہمت نہیں ہو رہی تھی)۔ ایسا کئی مرتبہ ہوا تو میں نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا:"بھائی! تم کون ہو؟"اس نے

کہا:"میں ایک مجبور شخص ہوں، تیز بارش نے میرا گھر گرا دیا ہے اور اب اسے دوبارہ بنانے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔

میں اس آدمی کو لے کر غَسّان بن عَبّاد کے پاس پہنچا اور انہیں سارا واقعہ سنایا۔ غَسّان نے کہا:"میرے پاس دس ہزار درہم ہیں، میں چاہتا ہوں کہ یہ رقم (amount) اسے دے دوں"۔ بات سن کر وہ غریب خوشی سے بے ہوش ہو گیا پھر جب ہوش آیا تو غَسّان نے کہا:"اس غریب کو میری طرف سے سواری (ride) بھی دے دو"۔ غریب نے کہا:" اللہ کریم امیر کو اچھی جزا عطا فرمائے۔"پھر امیر غَسّان نے کہا:"میں ایک سال کے غلّے کا کفیل (guarantor) ہوں (یعنی اسے سال بھر اناج دینا میری ذمہ داری ہے) اور میں اسے سرکاری ملازمت (government job) بھی دلواؤں گا"۔ (عیون الحکایات ج۲، ص۲۷۲، ملخصاً)

"کفالت" (guarantee):

{1} شریعت میں "کفالت" کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنے اوپر آنے والے مطالبے (demand۔ مثلاً قرض) کو دوسرے کے ساتھ ملا دے یعنی مطالبہ (demand) ایک شخص پر تھا تو دوسرے نے بھی وہ مطالبہ (demand) اپنے اوپر لے لیا() چاہے وہ مطالبہ نفس (یعنی کسی شخص کو لے کر آنے) کا ہو، یا () دَین (قرض) کی واپسی کا مطالبہ ہو، یا () عین (مُتَعَیَّن چیز جیسے یہ مکان، یا یہ سامان) دینے کا مطالبہ ہو۔ () مثلاً ایک شخص پر قرض ہے تو دوسرا شخص اس قرض کے مطالبے کو اس طرح اپنی ذمہ داری بنا لے کہ قرض دینے والا جس طرح، پہلے شخص (کہ جسے قرض دیا گیا ہے) سے واپسی کا مطالبہ (demand) کر سکتا ہے، اسی طرح دوسرے شخص ("کفالت" کرنے والے) سے بھی مطالبہ (demand) کر سکتا ہے۔

{2} جس کا مطالبہ (demand) ہے (مثلاً قرض دینے والا) اس کو "طالب" اور "مَکْفُوْل لَہٗ" کہتے ہیں اور جس پر مطالبہ (demand) ہے (مثلاً قرض لینے والا) وہ "اَصِیْل اور" مَکْفُوْل عَنْہٗ" ہے اور جس نے ذمہ

داری(responsibility)لی ہے(مثلاً قرض واپس کروانے کی)وہ "کَفِیْل"(guarantor)ہے اور جس چیز کی "کفالت"(guarantee)کی(مثلاً قرض کی تو)وہ "مَکْفُوْل بِہٖ" ہے۔

{3} "کفالت"(guarantee)کا "رکن"(یعنی ایسی لازم چیزیں کہ جن کے بغیر "کفالت" ہوتی ہی نہیں)، "ایجاب" (offer) اور "قبول"(accept) کرنا ہے یعنی ایک شخص "کفالت" کے الفاظ کہہ کر" ایجاب"(offer) کرے گا اور دوسرا "قبول"(accept)کرے گا۔

()صرف "کفیل"(guarantor)کے کہہ دینے(مثلاً "میں کفالت کروں گا" کہنے)سے "کفالت" نہیں ہوگی جب تک "مَکْفُوْل لَہٗ"(جس کا مطالبہ(demand)ہے، مثلاً قرض دینے والا) قبول(accept)نہ کرلے

()اس صورت(case)میں اگر کسی اجنبی(یعنی ایسے) شخص نے قبول(accept)کرلیا(کہ جس نے نہ تو قرضہ (loan)وغیرہ دیا، نہ قرضہ وغیرہ لیا اور نہ ہی قرضہ وغیرہ واپس کرنے کی ذمہ داری(responsibility)لی) تو بھی "کفالت" صحیح ہوگی۔

()یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "مَکْفُوْل لَہٗ"(جس کا مطالبہ(demand)ہے، مثلاً قرض دینے والا) یا "اجنبی"(کہ جس نے نہ تو قرضہ(loan)وغیرہ دیا، نہ قرضہ وغیرہ لیا اور نہ ہی قرضہ وغیرہ واپس کرنے کی ذمہ داری (responsibility)لی) نے کسی سے کہا کہ "تم فلاں کی کفالت(guarantee)لے لو" تو اُس آدمی نے "کفالت" کرلی، یہ "کفالت" صحیح ہے اور اس صورت(case)میں قبول(accept)کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

()اگر "کفیل"(guarantor)نے "کفالت" کی(مثلاً کہا "میں کفالت کرتا ہوں") مگر "مَکْفُوْل لَہٗ"(جس کا مطالبہ(demand)ہے، مثلاً قرض دینے والا) وہاں موجود نہیں تھا کہ "قبول"(accept)کرتا یا "منع" کر دیتا تو یہ "کفالت" ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ یہ "مَکْفُوْل لَہٗ" کی اجازت پر موقوف ہے یعنی جب مطالبہ کرنے

(مثلاً قرض دینے)والے شخص کو یہ خبر پہنچے گی تو وہ اس(کفالت)کو"قبول"(accept)کر سکتا ہے لیکن جب تک قبول نہیں کرے گا،"کفالت"نہیں ہو گی۔

"کفالت"(guarantee)کے الفاظ:

{4}کفالت(guarantee)کے الفاظ"مخصوص"(specific)ہیں یعنی کفالت ایسے الفاظ سے ہوتی ہے جن سے کفیل(guarantor)کا ذمہ دار(responsible)ہونا سمجھا جائے مثلاً کہا کہ:"میں کفالت کرتا ہوں"،یا()کہا کہ:"میں ضمانت(guarantee)دیتا ہوں"،یا()کہا کہ:"یہ مجھ پر ہے"،یا()کہا کہ:"میری طرف ہے"،یا()کہا کہ:"میں ذمہ دار ہوں"،یا()کہا کہ:"اسے میں تمہارے پاس لاؤں گا"۔

{5}"تمہارا جو کچھ فلاں پر ہے میں دوں گا"یہ کہنا کفالت(guarantee)نہیں ہے بلکہ یہ تو وعدہ ہے()اگر یہ کہا:"تمہارا جو قرض فلاں شخص پر ہے،وہ میں دوں گا"،یا"میں ادا(pay)کروں گا"تب بھی یہ کفالت نہیں،جب تک یہ نہ کہے کہ:"میں ضامن(guarantor)ہوں"،یا"وہ(قرض)مجھ پر ہے"۔

(بہار شریعت ح۱۲،ص۸۳۶،مسئلہ ۱۲،۱۱ملخصاً)

{6}مالِ مجہول(یعنی جو معلوم نہ ہو کہ کتنا ہے؟)کی کفالت کرنا بھی صحیح ہے(مثلاً کہنا کہ:"اس شخص کی طرف آپ کا جتنا مال ہے،میں اُس کی"ضمانت"(guarantee)دیتا ہوں)۔(بہار شریعت ح۱۲،ص۸۴۸،مسئلہ ۳۷،ملخصاً)

{7}ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ:"فلاں(تیسرا) شخص اگر تمہاری کوئی چیز غصب کر(مثلاً چھین)لے گا تو وہ مجھ پر ہے"یہ کہنے والا شخص،"کفیل"بن گیا۔(بہار شریعت ح۱۲،ص۸۵۰،مسئلہ ۴۴،ملخصاً)

{8}کسی شخص نے کہا کہ:"جو کچھ تمہارا فلاں پر ہے میں اُس کا ضامن(guarantor)ہوں"۔یہ کفالت صحیح ہے(کہنے والا"کفیل"بن گیا)۔(بہار شریعت ح۱۲،ص۸۵۴،مسئلہ ۵۹،ملخصاً)

"کفالت"(guarantee)کی شرطیں(preconditions):

{9}"کفالت"(guarantee)کی کچھ شرطیں(preconditions)ہیں:

(۱)"کفیل"(ذمہ داری(responsibility)لینے والے)کا عاقل ہونا(پاگل نہ ہونا)**(۲)**بالغ ہونا(نابالغ نہ ہونا)**(۳)**آزاد ہونا(آج کل سب آزاد ہیں)،لازم ہے۔

(۴)اسی طرح"کفیل"کا مریض نہ ہونا بھی ضروری ہے یعنی جو شخص مرض الموت(ایسی بیماری)میں ہو(کہ جس کے بارے میں مضبوط خیال(strong assumption)ہو کہ اس بیماری میں انتقال ہو جائے گا)تو وہ اپنے تمام مال میں سے ثُلُث مال(1/3,33٪)سے زیادہ کی"کفالت"نہیں کر سکتا(مثلاً ایسے کسی مریض کے پاس صرف 1 کروڑ روپے ہیں(اور کچھ بھی نہیں)تو وہ 33لاکھ،33ہزار،3 سو تینتیس(33)روپے سے زیادہ "کفالت"نہیں کر سکتا)۔

()اگر ایسے مریض پر اتنا قرض ہو کہ جو اُس کے تمام مال کو گھیرے ہوئے ہے(مثلاً کُل مال 1 کروڑ روپے ہے اور قرض بھی 1 کروڑ روپے ہے)تو اب ایسا شخص بالکل بھی کفالت نہیں کر سکتا۔

(۵)"مَکفُوْل بِہٖ"(کہ جس چیز کی"کفالت"(guarantee)کی ہو جیسے قرض،وہ)"مقدورُ التَّسلیم"ہو یعنی جس چیز کی کفالت کی اُس کے ادا(پورا)کرنے پر قادر(طاقت رکھتا)ہو۔"حدود"اور"قِصاص"(شرعی سزاؤں)میں کفالت نہیں ہو سکتی۔

(۶)دَین(قرض وغیرہ)کی کفالت(guarantee)کی تو وہ دَین صحیح ہو لہٰذا بیوی کے نفقے(کھانے،پینے وغیرہ کے اخراجات۔expenses)کی"کفالت"نہیں ہو سکتی جب تک قاضی نے(جو شرعاً judge ہو)اس کا حکم نہ دیا ہو۔

(۷)وہ دَین(قرض وغیرہ)قائم ہو لہٰذا جو مفلسی(بالکل فقیری کی حالت میں)انتقال کر گیا اور اپنے پیچھے مال ہی نہیں چھوڑا تو اس دَین کی"کفالت"نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسے دَین کا دنیا میں مطالبہ(demand)ہی نہیں ہو سکتا۔

"کفالت"(guarantee)کا حکم اور کچھ دینی مسئلے:

{10}"کفالت"کا حکم یہ ہے کہ جس چیز کی کفالت کی گئی(یعنی جس چیز کی ضمانت(guarantee)لی ہے)،

اُس کا مطالبہ(demand)، "کفیل"(ذمہ داری(responsibility) لینے والے) پر لازم ہو گیا یعنی طالب (مُطالبہ کرنے والا، مثلاً قرض دینے والا) جب چاہے "کفیل" سے مطالبہ(demand) کر سکتا ہے، اب "کفیل" اسے منع نہیں کر سکتا۔

() "کفالت" کے بعد ایسا نہیں ہوتا کہ "طالب"(مُطالبہ کرنے والا، مثلاً قرض دینے والا)، "کفیل" سے اُس وقت مطالبہ(demand) کر سکتا ہے کہ جب "اَصِیل"(مثلاً قرض لینے والے) سے مطالبہ(demand) نہ کر سکے بلکہ "اَصِیل"(جس پر مطالبہ(demand) ہے، اُس) سے رابطہ ہونے کے باوجود "کفیل" سے مطالبہ (demand) کر سکتا ہے() اسی طرح "کفیل" سے مطالبے کے بعد بھی "اَصِیل" سے مطالبہ (demand) کر سکتا ہے() اگر "طالب" نے "اَصِیل" سے اپنا حق (مثلاً قرضہ) لے لیا تو "کفالت" ختم اور "کفیل" (guarantor) بری(آزاد) ہو گیا کہ اب اس سے مطالبہ(demand) نہیں ہو سکتا۔

{11} اگر اس طرح "کفالت"(guarentee) کی کہ: آج سے ایک مہینے تک میں اس چیز کا "کفیل" (guarantor) ہوں تو ایک مہینے کے بعد "کفالت" ختم ہو جائے گی اور اب "کفیل" سے مطالبہ(demand) نہیں ہو سکتا۔

{12} اس شرط(precondition) پر "کفالت" کی کہ مجھے تین(3) دن یا دس(10) دن(سوچنے) کا اختیار (option) ہے(کہ میں سوچوں "کفالت" کرونگا ہے یا نہیں) تب بھی "کفالت" صحیح ہے اور اتنے دن سوچنے کا وقت لینا بھی صحیح() جس مُدّت(duration) تک خیار(اختیار۔option) لیا ہے، اُس کے اندر اندر "کفیل"، "کفالت" ختم کر سکتا ہے() اگر "کفیل" نے "کفالت" ختم نہ کی اور جو وقت اس نے(سوچنے کے لیے) لیا تھا وہ بھی پورا ہو گیا تو اب "کفیل" سے مطالبہ(demand) کیا جائے گا۔

{13} **مال کی "کفالت"** کی دو(2) صورتیں ہیں:

(۱) ایک یہ کہ "کفیل"(guarantor) مال دے گا۔

(۲) دوسرا یہ کہ وہ مال لے کر دے گا یعنی "کفیل" خود مال نہیں دے گا بلکہ "قرض لینے والے" سے قرض واپس لے کر، "قرض دینے والے" کو دے گا۔ اصل میں یہ مال کی ضمانت(guarantee) نہیں ہے بلکہ

یہ صورت(case)تقاضا(مطالبہ۔demand)کرنے کی ذمہ داری(responsibility)لیناہے،مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے پیسے لیے تو تیسرے آدمی نے قرض دینے والے سے کہا کہ:"میں ضامن (guarantor)ہوتا ہوں کہ اُس(قرض لینے والے)سے پیسے لے کر تمہیں دوں گا"۔

{14}مال کی "کفالت" "مَکْفُوْل عَنْہُ" کے کہنے سے ہوئی یا نہیں؟ اس کی بھی دو(2)صورتیں ہیں:

(۱) اگر "مَکْفُوْل عَنْہُ"(اَصِیْل/جس پر مطالبہ(demand)ہے مثلاً قرض لینے والے)کے کہنے سے "کفالت "ہوئی تو" کفیل "جو کچھ دَین(قرض)ادا(pay)کرے گا،وہ "مَکْفُوْل عَنْہُ" سے لے گا۔

(۲) اگر "مَکْفُوْل عَنْہُ" کے کہے بغیر،کسی نے خود "کفالت" کی تو یہ(تیسرا) شخص احسان کرتے ہوئے،اپنی طرف سے خود "ضامن "(guarantor)بنا ہے،قرض میں سے جو کچھ بھی ادا(pay)کرے گا،"مَکْفُوْل عَنْہُ "(قرض لینے والے)سے نہیں لے سکتا۔(بہار شریعت ح۱۲،ص۸۵۴،مسئلہ ۶۰،مُلخصاً)

{15}"بیع"(تجارت/سودے)میں "ثمن"(جس چیز سے خریداری کی ہو)کی "کفالت" کرنا، صحیح ہے(یعنی تیسرا شخص خریدار کے پیسوں کا "کفیل"بن سکتا ہے)جبکہ وہ "بیع صحیح"ہو("بیع فاسد"(15) نہ ہو)۔

(بہار شریعت ح۱۲،ص۸۵۱،مسئلہ ۵۰،مُلخصاً)

{16}"مَبِیْع"(یعنی خریدی ہوئی چیز)کی "کفالت"(guarantee) صحیح نہیں یعنی ایک شخص نے کوئی چیز خریدی تو "کفیل"(guarantor)نے خریدار(buyer)سے کہا کہ:"یہ چیز اگر ہلاک(برباد/ختم)ہوگئی تب بھی میرے اوپر ہے(یعنی میں دونگا)،یہ "کفالت" صحیح نہیں کہ "مَبِیْع"(sold item)ہلاک ہونے کی صورت(case)میں بیع(تجارت)ہی فسخ(یعنی ختم)ہوگئی،تو اب بائع(بیچنے والے)سے کسی چیز کا مطالبہ (demand)ہی نہ رہا پھر "کفالت" کس چیز کی ہوگی؟(بہار شریعت ح۱۲،ص۸۴۲،مسئلہ ۴۸،۴۱،۳۵،۳۴،۱۸،۱۶،۱۵ملخصاً)

{17}"کفیل"(guarantor)جب تک "طالب"(مثلاً قرض دینے والے)کو(قرض)ادا(pay)نہ کردے " مَکْفُوْل عَنْہُ "(اَصِیْل/جس پر مطالبہ(demand)ہے مثلاً قرض لینے والے)سے دَین(قرض)کا

---

(15)**"بیع فاسد"** کی تفصیل(detail)کے لیے **Topic number : 155** دیکھیں۔

مطالبہ نہیں کر سکتا۔(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۸۵۹، مسئلہ ۸۰، مُلخصاً)

{18}"کفیل" کی "کفالت" ختم کرنے کے لیے کوئی شرط(precondition)لگائی تو اس کی دو(2)صورتیں ہیں:

(۱)اگر وہ شرط ایسی ہے جس میں "طالب" (مُطالبہ کرنے والے / قرض دینے والے)کا فائدہ ہے، مثلاً "طالب" نے "کفیل" (guarantor)سے کہا کہ: اگر تم(قرض میں سے) اتنے پیسے دے دو تو تمہاری "کفالت" (guarantee)پوری جائے گی تو ایسی شرط(precondition)لگانا، صحیح ہے۔

(۲)اگر وہ شرط ایسی نہیں ہے کہ جس میں "طالب" کا فائدہ ہو، مثلاً جب کل کا دن آئے گا تمہاری "کفالت" پوری جائے گی تو ایسی شرط لگانا باطل (بے کار) ہے، "کفیل" کی "کفالت" ختم نہیں ہو گی۔

(بہار شریعت ح ۱۲، ص ۸۶۴، مسئلہ ۱۰۲، مُلخصاً)

....

164 "رہن(mortgage)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

رہن(mortgage)بند نہیں کیا جائے گا(سنن ابن ماجۃ، کتاب الرھون، الحدیث: ۲۴۴۱، ج ۳، ص ۱۶۱) یعنی مُرْتَہِن (جس کے پاس کسی چیز کو رہن رکھوایا ہو)اُس کو اپنا کر لے (کہ وہ چیز لے لے) یہ نہیں ہو سکتا۔(بہار شریعت ح، ص ۵۱۴، مسئلہ مُلخصاً)

واقعہ(incident): **زرہ شریف(Blessed Armor)**

حدیث شریف کی سب سے اہم کتاب "**بخاری شریف**" میں ہے، حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب وفات ہوئی اس وقت حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)کی زرہ (Armor)ایک یہودی (jews) کے پاس

تیس(30)صاع[16](تقریباً115 کلو اور200 گرام)جَو(barley)کے بدلے میں گروی(mortgage) تھی۔("صحیح البخاري"،کتاب الجھاد والسیر،الحدیث:۲۹۱۶،ج۲،ص۲۸۶)

رہن(mortgage)کے دینی مسائل:

{1}"رہن"(mortgage)کا مطلب، اپنا حق(right)حاصل کرنے کے لیے، دوسرے کا مال روکنا تاکہ اس(مال)کے ذریعہ سے اپنا پورا حق(right) یا اس(حق)کا کچھ حصّہ لینا ممکن ہو مثلاً "دائِن"(قرض دینے والے)نے"مَدیُون "(قرض لینے والے)کی کوئی چیز لے کر اپنے پاس اس لئے رکھ دی تاکہ قرض واپس لینا آسان ہو جائے۔

()"رہن"(mortgage)کو اُردو زبان میں"گروی رکھنا"بولتے ہیں()کبھی اُس چیز کو بھی رہن (mortgage) بول دیتے ہیں کہ جو(چیز)"رہن" میں رکھی گئی ہو()گروی رکھی ہوئی چیز کا دوسرا نام "مَرْہُوْن"(رہن میں رکھی ہوئی چیز)ہے() جو اپنی چیز گروی رکھوائے، اسے "راہِن"(mortgagor) اور()جس کے پاس کوئی چیز گروی رکھوائی گئی اُس کو"مُرتَہِن"کہتے ہیں۔

{2}"رہن"(contract of mortgage) کے لیے بھی "ایجاب"(offer)اور"قبول"(accept)ہونا ضروری ہے،مثلاً"مَدیُون "(قرض لینے والے)نے کہا کہ:"تمہارا جو مال مجھ پر ہے،اُس کے بدلے میں یہ چیز تمہارے پاس"رہن"(mortgage)رکھی(اور دوسرے نے قبول(accept)کر لیا)،یا()پہلے نے کہا:اس چیز کو" رہن"(mortgage) رکھ لو " تودوسرے نے کہا:"میں نے قبول (accept) کیا"()" ایجاب "(offer)اور "قبول"(accept)کے الفاظ بولے بغیر بھی بطورِ"تَعاطِی " رہن ہو سکتا ہے جس طرح بیع (تجارت)" تَعاطِی "سے ہو جاتی ہے(مثلاً ایک شخص نے کچھ پیسے قرض لیے پھر اپنا موبائل قرض دینے والے کے ہاتھ میں رکھ دیا اور اُس نے اپنے پاس رکھ لیا تو اس طرح"رہن"میں چیز لینا بھی صحیح ہے)۔

---

(16)ایک صاع چار کلو میں 160 گرام کم یعنی 3840 grams/۳کلو،۸۴۰ گرام ہے۔(فیضانِ رمضان ص۳۰۲،ملخصاً)

www.farzuloom.net

()امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: بغیر قبضے کے "رہن" جائز ہی نہیں ("العنایۃ" علی "فتح القدیر"، کتاب الرھن، ج۹، ص۶۶) () کچھ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ: قبضہ شرط جواز ہے نہ کہ شرط لزوم (یعنی "رہن" قبضے کے بغیر ہوتا ہی نہیں تو یہ کہنا درست ہی نہیں کہ "رہن"، "ایجاب" اور "قبول" سے ہو جاتا ہے لیکن "لازم" قبضے سے ہوتا ہے۔ نتیجہ: قبضہ ہو گا تو ہی "رہن" ہو گا)۔

("الدرالمختار"، کتاب الرھن، ج۱۰، ص ۸۲) (بہار شریعت ح، ص۵۱۴، مسئلہ مُلخصاً)

{3} رہن جس حق (مثلاً "قرض" یا "ثمن" کہ جس چیز سے خریداری ہو) کے مقابلے (بدلے) میں رکھا جاتا ہے وہ دَین (یعنی "رہن رکھوانے والے" پر لازم ہو گیا) ہو، "عین" کے مقابلے (یعنی "ثمن" اور "قرض" کے علاوہ کسی چیز کے بدلے میں) "رہن" رکھنا صحیح نہیں۔ (بہارِ شریعت، ح۱۷، ص۶۹۶، مسئلہ ۱)

{4} رہن (mortgage) کی شرطیں (preconditions):

(۱) "راہن" (اپنی چیز رہن میں دینے والا، mortgagor) اور "مُرتَہِن" (جس کے پاس کسی چیز کو "رہن" رکھوایا ہو، دونوں) عاقل ہوں یعنی نا سمجھ بچہ اور پاگل کا "رہن" (mortgage) رکھنا صحیح نہیں۔

() بالغ (grownup) ہونا شرط (precondition) نہیں یعنی نابالغ سمجھ دار (sensible) بچے کا "رہن" (mortgage) رکھنا صحیح ہے۔

(۲) رہن کسی شرط (precondition) پر مُعَلّق نہ ہو (یعنی ایسا نہ ہو کہ اس طرح رہن رکھا جائے کہ: اگر میرے پاس کہیں سے مال آ گیا تو یہ چیز "رہن" ہے اور) نہ اس کی اضافت وقت کی طرف ہو (یعنی ایسا بھی نہ ہو کہ یہ چیز تیس (30) دن کے لیے رہن ہے)۔

(۳) جس چیز کو "رہن" (mortgage) رکھا وہ بیچی جا سکتی ہو یعنی وہ چیز **مال مطلق** (کہ جسے ضرورت کے وقت استعمال کرنے کے لیے رکھا جاتا ہو جیسے پیسے، گھر اور کاروبار کا سامان)، **مُتَقَوِّم** (شرعاً قیمتی ہو، شراب نہ ہو کہ مسلمان کے لیے مال نہیں ہے)، **مَمْلُوک** (ملکیت (ownership) میں ہو، ہوا میں اُڑنے والا جنگلی پرندہ نہ ہو)، **معلوم** (ہو کہ وہ چیز کیا ہے؟

کتنی ہے؟ وغیرہ)، **مَقْدُوْرُالتَّسْلِیْم** (یعنی وہ چیز سامنے والے کو دی جاسکتی، کسی کی ایسی مچھلی نہ ہو کہ جو اُس نے دریا میں ڈال دی) ہو۔

()جو چیز "رہن" رکھتے ہوئے موجود ہی نہ ہو، یا()ایسی صورت(case) ہو کہ شاید وہ چیز موجود ہو یا شاید موجود نہ ہو تو اُس چیز کو "رہن"(mortgage) رکھنا جائز نہیں، مثلاً درخت میں جو پھل اس سال آئیں گے، یا () بکریوں کے اس سال جو بچے پیدا ہوں گے، یا() اُس (بکری) کے پیٹ میں جو بچّہ ہے، ان سب چیزوں کو "رہن"(mortgage) نہیں رکھ سکتے()مردار (یعنی حرام جانور چاہے خود مرا یا کاٹا گیا، یا حلال جانور جو شرعی ذبح کے بغیر مرا) اور خون کو "رہن"(mortgage) نہیں رکھ سکتے کہ شرعاً یہ مال ہی نہیں ہے۔

{5} "مَرْہُوْن" (رہن میں رکھی ہوئی چیز) جب تک "مُرْتَہِن" (جس کے پاس کوئی چیز رہن میں رکھوائی گئی) کے ہاتھ میں ہو، "راہن" (اپنی چیز رہن میں دینے والا) اُسے بیچ نہیں سکتا() "مُرْتَہِن" کو یہ اختیار(option) ہے کہ جب تک اپنا دیا ہوا قرض واپس نہ لے لے، اُس چیز کو بیچنے نہ دے۔

()اگر "مَدیُون" (جسے قرض دیا گیا) نے کچھ قرض ادا(pay) کر دیا اور کچھ باقی ہے تو اب بھی "راہن"(mortgagor) "مُرْتَہِن"(mortgagee) سے چیز واپس نہیں لے سکتا جب تک مکمل قرضہ(loan) واپس نہ لے لے()جب قرضہ پورا واپس کر دیا تو اب "مُرْتَہِن" سے کہا جائے گا کہ "رہن" واپس کر دو کیونکہ اب اُسے روکنے کا حق(right) باقی نہ رہا۔

{6} "مَرْہُوْن" (رہن میں رکھی ہوئی چیز) سے کسی قسم کا فائدہ اُٹھانا جائز نہیں ہے، مثلاً ایسے گھر کو کرائے پر دینا، یا() اس میں رہائش(residence) رکھنا، یا()عاریت، عارضی استعمال(temporary use) پر کسی کو دینا، یا() کپڑے اور زیور کو پہننا یعنی کسی قسم کا فائدہ اُٹھانا بھی جائز نہیں۔

() جس طرح "مُرْتَہِن" (جس کے پاس کوئی چیز رہن میں رکھوائی گئی) کو "رہن" سے فائدہ اُٹھانا، ناجائز ہے اسی طرح "راہن" (اپنی چیز رہن میں دینے والے) کو بھی "رہن" سے فائدہ اُٹھانا، ناجائز ہی ہے۔ **ہاں!**

www.farzuloom.net

"مُرْتَہِن" اجازت دیدے تو اب "راہن"، "رہن" میں رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

{7} پہلے ہی سے طے کر لیا کہ "رہن" (mortgage) سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں (مثلاً ایک نے قرضہ دیا اور دوسرے نے اُسے دکان اس لیے دی کہ وہ کرائے پر دے دے) جیسا کہ آج کل اسی طرح کیا جاتا ہے تو یہ ناجائز اور "سود"[17] ہے۔

{8} "مُرْتَہِن" (mortgagee) نے "راہن" (mortgagor) سے قرضہ واپس مانگا تو "مُرْتَہِن" سے کہا جائے گا کہ: "پہلے مَرْہُوْن (رہن میں رکھی ہوئی چیز) لے کر آؤ" پھر جب وہ لے آئے تو "راہن" سے کہا جائے گا کہ "قرضہ واپس کرو"۔ جب "راہن" پورا قرضہ واپس کر دے گا تو "مُرْتَہِن" سے کہا جائے گا کہ "اس کی چیز دے دو"۔

{9} "مُرْتَہِن" پر "مَرْہُوْن" کی حفاظت (safety) لازم ہے۔ یہاں "حفاظت" کا وہی حکم ہے کہ جو "وَدِیعت" (مثلاً امانت) کا ہے کہ خود حفاظت (safety) کرے یا اپنے "اہل و عیال" کی حفاظت میں دے دے۔ **نوٹ:** یہاں "عیال" سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ رہتے ہوں جیسے بی بی، بچے، خادم اور "اَجِیرِ خاص" یعنی ایسا نوکر (servent) کہ جس کو ماہانہ یا چھ ماہ بعد یا سال بعد تنخواہ (salary) دی جاتی ہو۔ () مزدور جو روزانہ کی اجرت پر کام کرتا ہو مثلاً ہر دن کام کرنے پر اُجرت (wages) دی جاتی ہے تو اس کی حفاظت میں "رہن" نہیں دے سکتا۔

(بہارِ شریعت، ح ۱۷، ص ۶۹۶ تا ۷۰۷، وضاحت، مسئلہ ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۶، ۳۵، ۳۲، ۳۰، ۲۶، ۲۵، ۲۲، ۹، ۴، ۲، ۱، مُلخصاً)

{10} "مَرْہُوْن" (رہن میں رکھی ہوئی چیز) کو کسی نے غصب کر لیا (مثلاً چھین لیا) تو اس کا وہی حکم ہے جو ہلاک (چیز کے ختم) ہونے کا ہے یعنی "مَرْہُوْن" کی (بازاری) قیمت (actual price) اور دَین (مثلاً قرض) میں جو کم ہے، "مُرْتَہِن" اُس کا ضامن (guarantor) ہے () اگر دَین، "مَرْہُوْن" کی قیمت کے برابر یا کم ہے

---

(17) "سود" کی تفصیل (detail) کے لیے Topic number : 166 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

تو دَین ختم ہو گیا()اگر "مَرْہُوْن "کی قیمت کم تھی اور دَین (مثلاً قرض)زیادہ تھا، تو"مَرْہُوْن "کی (بازاری) قیمت(actual price)، "دَین "میں سے کم کریں گے اور بقیہ رقم"مَدیُون "(جسے قرض دیا گیا)واپس کرے گا۔

()اگر خود "مُرْتَہِن "(جس کے پاس کوئی چیز رہن میں رکھوائی گئی)ہی نے غصب کیا یعنی "راہن" (mortgagor)کی اجازت کے بغیر "مُرْتَہِن "نے "رہن "کو استعمال کیا اور "رہن "ہلاک ہو گیا تو "مُرْتَہِن "(mortgagee)پوری قیمت کا ضامن ہے(یعنی "مُرْتَہِن "، "مَرْہُوْن "کی پوری قیمت "راہن "کو دے گا)چاہے قیمت دَین سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

{11}"راہن "(اپنی چیز رہن میں دینے والے)نے مُرْتَہِن (جس کے پاس کوئی چیز رہن میں رکھوائی گئی ہو) سے کہا:"اس چیز("مَرْہُوْن ") کو بیچ ڈالو۔ ابھی وہ چیز نہ بیچی تھی کہ "راہن" فوت ہو گیا تب بھی "مُرْتَہِن" اسے بیچے گا اور وارثین (یعنی وہ لوگ جو مرنے والے کے بعد، اُس کے مال کے مالک(owner)بن جاتے ہیں) بھی "مُرْتَہِن "کو منع نہیں کر سکتے۔(بہارِ شریعت،ح۱۷،ص۷۲۳، مسئلہ ۵،۱، مُلخصاً)

{12}"مشاع "کو کسی صورت میں بھی "رہن "(mortgage)رکھنا جائز نہیں ہے۔

(بہارِ شریعت،ح۱۷،ص۷۰۹،مسئلہ ۱، مُلخصاً)

نوٹ: "مشاع "یا "شائع "اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک غیر مُتَعَیَّن حصّے(جو طے نہ ہو۔unfixed part) کا مالک(owner)ہونا یعنی اُس چیز میں کوئی دوسرا بھی اس طرح شریک(partner)ہو کہ دونوں کے حصّے باقاعدہ الگ الگ نہ ہوں(بہار شریعت، ج۲،ح۱۰، ص۵۳۸، ماخوذاً)۔ جیسے ایک پورا گھر دو(2) آدمیوں میں برابر برابر ہے مگر پورشن الگ نہیں ہوں۔

{13} "مَرْہُوْن " پر قبضہ (یعنی " مُرْتَہِن " کے پاس) اس طرح ہو کہ وہ اِکھٹی ہو مُتفرق (بھکر(بکھر)ی ہوئی)نہ ہو مثلاً درخت پر پھل ہیں یا کھیت(field) میں زراعت(crops) ہے تو صرف پھلوں یا زراعت کو "

رہن" رکھنا اور درخت وکھیت کو "رہن" نہ رکھنا صحیح نہیں () یہ بھی ضروری ہے کہ "مَرْہُوْن"، "راہن" (mortgagor) کے حق میں مشغول نہ ہو مثلاً درخت پر پھل ہیں اور صرف درخت کو "رہن" رکھنا، یہ بھی نہیں کرسکتے () یہ بھی ضروری ہے کہ "مَرْہُوْن" اگر مشترکہ (combine) چیز میں سے ایک حصّہ ہے تو وہ حصّہ الگ ہو، "مشاع" نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، ح۱۷، ص۶۹۸، مسئلہ ۶، ملخصاً)

{14} "راہن" (اپنی چیز رہن میں دینے والے) اور "مُرْتَہِن" (کسی چیز کو رہن میں لینے والے، یعنی) دونوں نے یہ طے کرلیا کہ "مَرْہُوْن" (رہن میں رکھی ہوئی چیز) تیسرے شخص کے پاس رکھ دی جائے گی تو یہ صحیح ہے اور اُس کے قبضہ کرلینے (تیسرے شخص کے پاس وہ چیز پہنچ جانے) سے "رہن" (mortgage) مکمل ہو گیا۔

{15} جب تیسرے شخص (3^{rd} person) کے پاس چیز رکھ دی گئی تو چیز کو نہ "راہن" لے سکتا ہے اور نہ ہی "مُرْتَہِن" () اگر اُس (تیسرے شخص) نے اُن (دونوں) میں سے کسی (ایک) کو (رہن میں رکھی ہوئی چیز) دے دی تو اپنے پاس واپس لے لے۔ (بہارِ شریعت، ح۱۷، ص۷۴۲ تا ۷۴۸، مسئلہ ۴،۱، ملخصاً)

{16} "راہن" (اپنی چیز رہن میں دینے والے) نے "مُرْتَہِن" (جس کے پاس کوئی چیز رہن میں رکھوائی گئی) کی اجازت کے بغیر ہی "مَرْہُوْن" (رہن میں رکھی ہوئی چیز) کو بیچ دیا تو یہ "بیع موقوف" ہے یعنی اگر "مُرْتَہِن" (mortgagee) نے اجازت دیدی تو یہ بیع (تجارت) جائز و نافذ (ok) ہوگئی () اگر "راہن" (mortgagor) نے "مُرْتَہِن" کا قرض ادا (pay) کردیا تب بھی یہ تجارت جائز و نافِذ (ok) ہوگئی۔

{17} اگر "مُرْتَہِن" نے "مَرْہُوْن" کو بیچ دیا تو یہ بیع (تجارت) "راہن" کی اجازت پر موقوف ہے یعنی "راہن" نے جائز (ok) کردیا تو یہ تجارت ہو جائے گی ورنہ یہ تجارت جائز نہیں بلکہ "راہن" اس سودے کو باطل (ختم) کرسکتا ہے۔

() "مُرْتَہِن" (mortgagee) نے "مَرْہُوْن" کو بیچ دیا اور "راہن" (mortgagor) کی اجازت سے پہلے ہی (وہ چیز) خریدار کے پاس ہلاک (مثلاً استعمال) ہوگئی تو "راہن" کو اختیار (option) ہے دونوں (بیچنے والے "

مُرْتَہِن "یا خریدار) میں سے جس سے چاہے اپنی چیز کا ضمان (یعنی ویسی ہی چیز جبکہ بازار میں ملتی ہو یا اس کی اصل قیمت۔actual price) لے لے۔

{18} کسی اجنبی (تیسرے شخص) نے "مَرْہُوْن" کو ضائع (waste) کر دیا تو اُس ہلاک کرنے والے سے تاوان (یعنی ویسی ہی چیز جبکہ بازار میں ملتی ہو یا اس کی اصل قیمت۔actual price) لینا "مُرْتَہِن" (mortgagee) کا کام ہے۔()وہ قیمت تاوان میں لی جائے گی کہ جس وقت وہ چیز ہلاک (ختم / استعمال) ہوئی۔

{19} قرآنِ کریم یا کتاب "رَہن" (mortgage) رکھی ہے تو "مُرْتَہِن" (جس کے پاس کوئی چیز رَہن میں رکھوائی گئی) کو اُس میں سے پڑھنا، ناجائز ہے۔**ہاں!** اگر "راہن" (اپنی چیز رَہن میں دینے والے) سے اجازت لے کر پڑھے تو پڑھ سکتا ہے مگر جتنی دیر تک پڑھے گا اتنی دیر تک تو (وہ قرآنِ کریم یا کتاب) عاریت / عارضی استعمال (temporary use) کے حکم میں ہو گی اور جب پڑھ لی تو "رَہن" (mortgage) کے حکم میں ہو گی یعنی پڑھتے وقت ہلاک ہو جائے (مثلاً قرآنِ کریم شہید ہو جائے یا کتاب پھٹ جائے) تو دَین (یعنی قرض) ساقط (ختم) نہیں ہو گا، اس (پڑھنے) کے بعد ہلاک ہو تو اب دَین ساقط ہو جائے گا۔

(بہارِ شریعت، ح۱۷، ص۷۲۸ تا ۷۳۵، مسئلہ ۱، ۲، ۸، ۱۵، مُلخصاً)

{20} "راہن" (mortgagor) نے "مَرْہُوْن" (رَہن میں رکھی ہوئی چیز) کو ضائع (waste) کر دیا یا ()اُس میں نقصان پہنچایا تو اسے بھی "تاوان" دینا ہو گا (یعنی ویسی ہی چیز دینی ہو گی)، یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ "راہن" تو خود ہی "مَرْہُوْن" کا مالک تھا تو "تاوان" کیوں دے گا؟ اصل میں "مَرْہُوْن"، "مُرْتَہِن" کے پاس رکھوائی گئی تھی تو اب "مَرْہُوْن" پر "مُرْتَہِن" کا "حق" (right) بھی آ گیا تھا تو اس "حق" کو باقی رکھنے کے لیے "راہن"، "تاوان" دے گا اور یہ "تاوان"، "مُرْتَہِن" (mortgagee) کے پاس "مَرْہُوْن" (رَہن) رہے گا۔

{21} "رَہن" میں جانور دیا، اُس نے "مُرْتَہِن" (جس کے پاس کوئی چیز رَہن میں رکھوائی گئی) کو، یا ()اس کے

مال کو ہلاک (ختم/تباہ) کر دیا تو یہ نقصان "راہن" (اپنی چیز رہن میں دینے والے) پر نہیں آئے گا بلکہ یہ تو ایسا ہی ہے کہ جیسے "آفتِ سماویہ" ہو (یعنی یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح قدرتی آفت مثلاً ڈوب جانے، آگ میں جلنے سے نقصان ہوتا ہے)۔(بہارِ شریعت،ح۱۷،ص۷۳۵ تا ۷۳۶،مسئلہ ۱،ملخصاً)

{22} "مَرْہُوْن" (رہن میں رکھی ہوئی چیز) کا خرچہ "راہن" کے اوپر ہے "مُرتَہِن" پر نہیں۔
(بہارِ شریعت،ح۱۷،ص۶۹۹،مسئلہ ۱۰،ملخصاً)

{23} "مَرْہُوْن" میں جو کچھ زیادتی ہوئی (اضافہ ہوا) مثلاً جانور "رہن" رکھا تھا اس کے بچہ پیدا ہوا، بھیڑ (sheep) کی اُون (wool) آگئی، درخت پر پھل لگ گئے، جانور نے دودھ دیا، یہ سب چیزیں "راہن" کی مِلک (ownership) ہیں اور سب "رہن" میں شامل ہیں یعنی جب تک دَین (قرض) ادا (pay) نہ کرلے، "راہن" (mortgagor) ان چیزوں کو "مُرتَہِن" سے نہیں لے سکتا۔

()اگر یہ چیزیں فکِ رہن ("رہن" کے آزاد ہونے مثلاً قرض ادا کرنے) سے پہلے ہی ہلاک (ختم) ہو جائیں تو ان اضافوں (مثلاً جانور کے بچّے، بھیڑ کی اُون، درخت کے پھلوں) کی قیمت، دَین (قرض) سے کم نہیں کی جائیں گی۔(بہارِ شریعت،ح۱۷،ص۷۳۷،مسئلہ ۲،ملخصاً)

{24} "رہن" میں زیادتی (اضافہ کرنا) جائز ہے، مثلاً کسی نے قرض لیا اور اس کے پاس ایک چیز "رہن" رکھ دی اس کے بعد "راہن" (mortgagor) نے دوسری چیز بھی اسی قرض کی وجہ سے "رہن" رکھی تو اب یہ دونوں چیزیں مل کر ایک ہی "رہن" ہو گئیں یعنی جب تک قرض ادا (pay) نہ کرے دونوں میں سے کسی کو نہیں لے سکتا۔

{25} دَین (مثلاً قرض) میں زیادتی ناجائز ہے یعنی دَین لیا اور کوئی چیز "رہن" رکھ دی اس کے بعد "راہن" یہ چاہے کہ پھر (دوسرا) قرض لوں اور اس (دوسرے) قرض کی وجہ سے بھی وہ (پہلی) چیز ہی "رہن" رہے یہ نہیں ہو سکتا۔(بہارِ شریعت،ح۱۷،ص۷۴۰،۷۳۹،مسئلہ ۱۴،۱۲،ملخصاً)

....

www.farzuloom.net

165 ”حقوق(rights)واستحقاق(Ownership claim)“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ:

اللہ کریم کی مُقرَّر(طے) کردہ حدوں پر قائم رہنے(یعنی اللہ کریم نے جن کاموں سے منع فرمایاہے،اُس سے بچنے) والوں اور اس میں مُبْتَلا ہونے(یعنی جن کاموں سے منع کیا گیاہے،وہ کام کرنے)والوں کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک سمندری جہاز میں قرعہ اندازی کرکے(مثلاً پرچیاں ڈال کر)اپنے حصّے تقسیم کرلیے،کچھ لوگوں کو اوپر کا حصّہ ملا اور کچھ لوگوں کو نیچے کا حصّہ ملا۔

جو لوگ نیچے والے حصّے میں تھے،انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والے حصّے میں جانا پڑتا۔نیچے والوں نے کہا: کیوں نہ ہم اپنے حصّے میں سوراخ کرلیں(تاکہ پانی لینے میں آسانی ہو)اور اوپر والوں کو تکلیف میں نہ ڈالیں۔اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو یہ ارادہ(کام)پورا کرنے دیں تو سب ہلاک(ختم)ہو جائیں گے اور اگر یہ ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو خود بھی بچیں گے اور باقی لوگ بھی بچ جائیں گے۔(بخاری،کتاب الشرکۃ،۲/ ۱۴۳،حدیث:۲۴۹۳،مُلخصاً)

عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ:اگر نیچے رہنے والا اپنا گھر توڑنا چاہے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا گھر توڑے کیونکہ اس طرح توڑنے سے اوپر والا گھر بھی ٹوٹ جائے گا۔**ہاں!** اپنی ضرورت کا اتنا کام کرواسکتا ہے کہ جس سے اوپر والوں کو بھی فائدہ ہو۔(فیوض الباری،۱۰/ ۲۲،۲۱،مُلخصاً)

واقعہ(incident): ایک گھر میں اوپر نیچے رہنے والے دو(2)بھائی

ایک گھر میں اوپر،نیچے دو(2)بھائی رہا کرتے تھے۔ان میں سے ایک نیک عبادت گزار،اوپر رہا کرتا اور دوسرا طرح طرح کے گناہ کرنے والا،نیچے رہا کرتا تھا۔عبادت کرنے والے بھائی کی خواہش تھی کہ وہ شیطان کو دیکھے،ایک دن اس کے پاس شیطان،انسانی شکل میں آیا اور کہنے لگا:"افسوس ہے تجھ پر!تونے اپنی عمر کے چالیس(40)سال بہت عبادت تو کی مگر دینا(دنیا)سے فائدہ نہ اُٹھایا۔تمہاری جتنی عمر گزر چکی،ابھی اُتنی ہی عمر(چالیس سال)باقی ہے لہذا ابھی دنیا سے فائدہ اُٹھالو،اس کے بعد توبہ کرکے عبادت شروع کردینا،بے شک

اللہ کریم بخشنے والا، مہربان ہے"۔ یہ سن کر عبادت کرنے والے نے اپنے دل میں کہا کہ: "میں نیچے جا کر اپنے بھائی کے پاس بیس(20) سال تک دنیا سے فائدہ اُٹھاتا ہوں پھر توبہ کر کے اپنی باقی زندگی عبادت میں گزاروں گا"۔ یہ سوچ کر وہ نیک آدمی اپنی بُری نیّت کے ساتھ اوپر سے نیچے آنے لگا۔

دوسری طرف اللہ کریم نے گناہ گار بھائی کے دل میں یہ بات ڈال دی، وہ اپنے آپ سے کہنے لگا کہ: "تو نے اپنی زندگی اللہ کریم کی نافرمانی(disobedience) میں گزار دی، تو جہنّم میں جانے والے کام کر رہا ہے اور تیرا بھائی جنّت میں والے کاموں میں زندگی گزار رہا ہے۔ اللہ کی قسم! میں ضرور توبہ کروں گا اور اپنے بھائی کے ساتھ اوپر والے کمرے میں جا کر اپنی باقی زندگی عبادت میں گزار دونگا، شاید! اللہ کریم میرے گناہ معاف فرمادے"۔ اب یہ گناہ گار بھائی، توبہ کی نیّت سے اوپر جانے لگا۔

اوپر والے بھائی (کہ جو گناہ کی نیّت سے نیچے آرہا تھا) کا پاؤں پھسلا(slipp ہوا) اور وہ دوسرے (توبہ کی نیّت سے اوپر آنے والے) بھائی پر اس زور سے گرا کہ وہ دونوں گرتے گرتے سیڑھی سے نیچے آگئے اور (ایک ساتھ) دونوں ہی انتقال کر گئے۔ بُری نیّت کی وجہ سے عبادت کرنے والے کا آخرت میں انجام بُرا اور نیک نیّت کرنے کی وجہ سے گناہ گار کا انجام اچھا ہو گا"۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۲، مُلخصاً)

عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ: نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے اس پر بھی ثواب ہے، خیالِ گناہ اور ہے اور گناہ کا پکّا ارادہ کچھ اور (بات ہے کیونکہ) پختہ (پکّا) ارادہ کر لینے پر انسان گنہگار ہو جاتا ہے۔

(مراۃ، ج ۳، ص ۵۹۷، سوفٹ ایئر، مُلتقطاً)

حقوق(rights) کا بیان (مکان کی خریداری(buying) میں کیا شامل ہے کیا نہیں):

{1} دومنزلہ مکان (ground and first floor) ہے اس میں نیچے کی منزل (ground floor) خریدی بالاخانہ (first floor) عقد (یعنی سودے) میں شامل نہ ہو گا مگر جب کہ "جمیع حقوق" (یعنی گھر کی خریداری سے تعلق رکھنے والی سب چیزیں) یا "جمیع مرافق" (وہ سب حقوق(rights) کہ جو "مَبِیْع" (sold

(item)میں کسی طرح بھی آجاتے ہیں مثلاً راستہ، پانی بہنے کی نالی۔drain وغیرہ) یا ہر قلیل و کثیر (ہر طرح کی چیز) کے ساتھ خریدا ہو۔

{2}گھر کا پہلے ایک راستہ تھا اُسے بند کر کے دوسرا راستہ بنایا، اس (گھر) کی خریداری(buying) میں پہلا راستہ شامل نہیں ہو گا، چاہے "حقوق"(rights) یا "مرافق" کا لفظ بھی کہا ہو کیونکہ وہ اب اس کے حقوق(rights) میں شامل ہی نہیں، اب دوسرا راستہ ہی اس گھر میں جانے آنے کا راستہ ہے۔

{3}مکان یا کھیت کرایہ پر لیا تو راستہ اور نالی(canal) اور گھاٹ (دریا(river) یا تالاب(pool) سے اُترنے کی جگہ) اجارہ میں داخل ہیں (یعنی یہ چیزیں کرائے دار استعمال کرے گا)۔

{4}مکان کی خریداری میں کنواں(well) اور اُس کے صحن(court) میں جو درخت ہوں وہ اور پائیں باغ (نچلی زمین میں پایا جانے والا باغ، جیسا کہ ہمارے ہاں، عموماً اسی طرح کے باغ ہوتے ہیں) سب بیع (یعنی سودے) میں شامل ہوتے ہیں۔

()گھر سے باہر، اُس سے ملا ہوا چھوٹا باغ بیع (یعنی سودے) میں شامل ہے اور ()مکان سے بڑا یا برابر باغ ہو تو جب تک سودے میں اسے شامل نہ کیا جائے (مثلاً یہ نہ کہا جائے کہ اس باغ کو بھی خریدا، یا بیچا) تو (اس وقت تک) وہ سودے میں شامل نہیں ہے۔

{5} ایک مکان خریدا جس کی دیواروں پر دوسرے مکان کی کڑیاں (شہتیر، وہ لکڑی کہ جو چھت بنانے میں لگائی جاتی ہے) رکھی ہیں () اگر وہ دوسرا مکان بھی بائع (بیچنے والے) کا ہے تو حکم دیا جائے گا اپنی کڑیاں اُٹھالے اور کسی تیسرے آدمی کی ہیں تو یہ مکان کا ایک عیب ہے خریدار کو (وہ گھر) واپس کرنے کا حق(right) حاصل ہو گا۔

{6}دو آدمی ایک مکان میں شریک(partner) تھے پھر انہوں نے وہ گھر تقسیم کر دیا۔ ایک کے حصّے کا راستہ یا نالی(canal) دوسرے کے حصّے میں آگیا۔ اگر تقسیم کے وقت حقوق(rights) کا ذکر تھا (یعنی یہ بات طے ہو گئی تھی کہ دوسرے کے حصّے میں جو پہلے آدمی کا راستہ یا نالی ہے، پہلا آدمی وہ استعمال کرے گا)، تو کوئی حرج نہیں (یعنی پہلا شخص اپنا راستہ استعمال کر سکتا ہے) () اگر بات طے نہیں تھی تو پہلے آدمی کو راستہ وغیرہ نہیں ملے

گا پھر() اگر وہ اپنے حصّے میں نیا راستہ اور نالی(canal) وغیرہ نکال سکتا ہے تو نکال لے تو یہ تقسیم صحیح ہو گئی() اگر وہ اپنے حصّے میں نیا راستہ اور نالی(canal) وغیرہ نہیں نکال سکتا تو یہ تقسیم غلط ہوئی یعنی توڑ دی جائے (ختم کر دی جائے گی) جبکہ تقسیم کے وقت راستہ وغیرہ کا خیال کیا ہی نہ گیا ہو۔ (بہار شریعت ح۱۱، ص۷۷۹ تا۷۸۱، مسئلہ ۱تا۱۰، ملخصاً)

استحقاق کا بیان:

{1} کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر کوئی چیز ایک شخص کی معلوم ہوتی ہے (یعنی ایسا لگتا ہے کہ وہ آدمی اس کا مالک ہے) جبکہ حقیقت میں وہ دوسرے شخص کی ہوتی ہے۔ دوسرا آدمی اُس چیز کا مالک ہونے کا دعویٰ(claim) کر کے اپنی مِلک(ownership) ثابت(prove) کر دیتا ہے اس کو "استحقاق"(ownership claim) کہتے ہیں۔

{2} "استحقاق"(ownership claim) کی دو قسم ہیں:(۱)"مُبطِل" (۲)"ناقِل"۔

(۱) ایک یہ کہ دوسرے کی مِلک(ownership) کو بالکل باطل(ختم) کر دینا، اسے "مُبطِل" کہتے ہیں۔

() مثلاً کسی "غلام" کے بارے میں یہ ثابت(prove) کر دیا کہ وہ "غلام" تھا ہی نہیں بلکہ وہ "آزاد" آدمی ہے، یہ "مُبطِل" ہے۔ **نوٹ:** پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو ملتا، وہ اُس شخص کا "غلام" ہوتا، آج کل "غلام" نہیں ہوتے بلکہ سب "آزاد" ہیں کہ وہ کسی کی مِلک(ownership) میں نہیں ہوتے لہذا جب کسی "غلام" کو "آزاد" ثابت(prove) کر دیا تو مِلکیت(ownership) بالکل ختم ہو گئی۔

(۲) دوسرا یہ کہ مِلک کو ایک سے دوسرے کی طرف نقل(shift) کرنا، اسے "ناقِل" کہتے ہیں۔

() مثلاً زید(ایک آدمی) نے بکر(دوسرے آدمی) پر دعویٰ(claim) کیا کہ یہ چیز جو تمہارے پاس ہے، تمہاری نہیں بلکہ میری ہے، یہ "ناقِل" ہے۔

{3} "استحقاقِ ناقِل" تھا، یہ بات ثابت(prove) ہو گئی کہ ایک چیز کسی اور کی مِلک(ownership) تھی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ اس وقت وہ چیز جس(دوسرے) آدمی کے پاس ہے، اُس کے پاس آنا غلط ہی ہو!

کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ چیز اس (دوسرے) شخص کے پاس کسی عقد (contract) کے ذریعے آئی ہو، مثلاً دوسرا شخص کہتا ہے کہ میں نے یہ چیز خریدی ہے تو اس بات کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پہلا شخص اس چیز کا مالک تھا پھر دوسرے نے وہ چیز خرید لی۔

()ہاں! اب یہ بات دیکھی جائے گی کہ یہ چیز اُس نے کس سے خریدی ہے؟ (۱) اس چیز کے مالک سے، یا (۲) کسی تیسرے شخص سے۔ یہاں تک کے اگر کسی تیسرے شخص سے خریدی ہے تب بھی یہ سودا غلط نہیں لیکن اب چیز کے مالک کی اجازت پر موقوف ہے یعنی اگر مالک اجازت دے گا تو سودا نافذ (ok) ہو جائے گا، اگر منع کر دے گا تو سودا ختم ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۸۱ تا ۷۸۳، مسئلہ ۱ تا ۴، ملخصاً)

....

166 "سود (interest)"

حدیثِ پاک:

رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے، سود دینے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہیاں (witness) کرنے والوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں سب ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب المساقات، حدیث ۱۵۹۸، ص ۸۶۲)

واقعہ (incident): **قبر میں عذاب**

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ قبرستان جا کر قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں نماز فجر کے فوراً بعد اکیلے (alone) قبرستان گیا تو اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ (other) کوئی نہ تھا۔ میں نے تلاوت شروع کر دی تو رونے کی آواز آنے لگی، میں گھبرایا (پریشان ہوا، ڈر گیا) اور تلاوت روک کر آواز سننے لگا یہاں تک کے سورج نکل آیا اور ایک آدمی وہاں سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ فلاں

www.farzuloom.net

(شخص) کی قبر ہے۔ میں نے اس شخص کو دیکھا تھا، وہ تو مسجد میں بہت آتا جاتا، نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھتا اور فضول (بے کار کی) باتیں نہ کرتا تھا۔ اب میرے ذہن میں بہت سے خیالات پیدا ہوئے لہٰذا میں لوگوں سے اُس کے بارے میں پوچھنے لگا، تو لوگوں نے مجھے بتایا: وہ ایک تاجر (trader) تھا، جب بوڑھا ہوا اور اس کے پاس مال کم رہ گیا تو وہ مال کی کمی پر راضی (agree) نہ ہوا اور شیطان نے اس کے دل میں سود کی محبّت ڈال دی اور اُس نے سود لینا شروع کر دیا، یہی وجہ ہے کہ رمضان شریف میں بھی اُس پر عذاب ہو رہا تھا۔

(جہنّم میں لے جانے والے اعمال جلد ۱، ص ۷۰، مُلخصاً)

سود (interest):

{1} "سود" حرام قطعی ہے (یعنی اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں) () اس کے حرام ہونے کا اِنکار (deny) کرنے والا کافر ہے اور () حرام سمجھ کر جو "سود" لے، وہ فاسق (گناہ گار) مردودُ الشّہادۃ ہے (یعنی اُس کی گواہی (witness) قبول (accept) نہیں کی جائے گی)۔ (بہارِ شریعت ح ۱۱، ص ۷۶۹، ۷۶۸، مُلخصاً)

{2} جس طرح سُود لینا حرام ہے سُود دینا بھی حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۱، ص ۷۷۶، ماخوذاً)

{3} عقدِ مُعاوَضہ (یعنی لین دین کے کسی مُعاملے) میں "سود" یہ ہے کہ جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف اِس طرح کی اضافی چیز ہو کہ جو کسی چیز کے بدلے (exchange) میں نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، ح ۱۱، ص ۷۶۹، مُلخصاً)

() اسی طرح قرض دینے والے کو قرض پر جو نفع (profit، فائدہ) حاصِل ہو وہ بھی سُود ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، ج ۱۷، ص ۷۱۳، مُلخصاً)

{4} جو چیز ماپ (measure کرنے) یا وزن (weight) سے بکتی ہو جب اس کو اپنی جِنس (مثلاً اُسی چیز) کے بدلے (exchange)، اس طرح لیا / دیا جائے کہ ایک طرف زیادہ اور دوسری طرف کم ہو تو یہ بھی "سود" اور حرام ہے۔ مثلاً گیہوں (wheat) کے بدلے میں گیہوں (گَندُم) ہی کو کم یا زیادہ خریدنا، یا () جَو (barley) کے بدلے میں جَو (barley) کو کم یا زیادہ خریدنا حرام ہے۔

سود کے کچھ نقصانات:

{1} فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: سود چاہے زیادہ ہی ہو آخر کار اس کا انجام (end) کمی پر ہوتا ہے۔
(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ۴۰۲۶، ج۲، ص۱۰۹)

{2} حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے روایت ہے: اس (یعنی سود لینے والے) کا نہ صدقہ قبول (accept) کیا جائے گا، نہ جہاد، نہ حج اور نہ ہی صلہ رحمی (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا بھی قبول نہ ہوگا)۔" (تفسیر قرطبی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۶، ج۲، ص۲۷۴)

{3} پیٹ کی خواہشات پوری کرنا۔ حضرت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح لکھتے ہیں کہ: **پیٹ کی وجہ سے ہونے والے گناہِ کبیرہ تین (3) ہیں: (۱) یتیم کا (مال) کھانا (۲) شراب پینا (۳) سود کھانا۔**

(مرقاۃ المفاتیح، ۱/۲۲۱، تحت الحدیث: ۵۲ ملتقطاً)

سود کی صورتیں (cases):

سود کی کچھ صورتیں ہیں:

{1} حدیثِ پاک میں ہے: قرض سے جو فائدہ اُٹھایا جائے، وہ "سود" ہے۔
(کنز العمال، کتاب الدین والسلم من قسم الأقوال، رقم الحدیث: ۱۵۵۱۲، ج۶، ص۹۹)

{2} قرض دینے پر ملنے والا "سود"۔

{3} قرض لینے پر دیا جانے والا "سود"۔

{4} کچھ چیزوں کے تبادلے (exchange) میں پایا جانے والا "سود"۔

سود کی مثالیں:

{1} قرض سے سودی فائدے اُٹھانے کی مثالیں:

(۱) کسی سے پچاس لاکھ قرض لے کر، اُسے رہنے کے لیے اپنا گھر دے دینا، "قرض دے کر سودی فائدہ اُٹھانا" ہے۔

(۲) مارکیٹ میں ایک چیز (مثلاً دکان یا مکان) کا ایڈوانس (advance payment) کم (مثلاً ایک (1) لاکھ

ہے، مگر اسے زیادہ (مثلاً پانچ لاکھ) دینا تاکہ اس چیز کا کرایہ مارکیٹ ریٹ (market rate) سے کم دے، یہ بھی "قرض دے کر سودی فائدہ اُٹھانا" ہے۔

(۳) موبائل کمپنی کے اکاؤنٹ میں اس لیے پیسے ڈلوانا کہ یہ رقم (amount) ضائع (waste) بھی نہیں ہوگی اور فری کالنگ منٹس (free calling minutes) ملیں گے، یہ بھی "قرض دے کر سودی فائدہ اُٹھانا" ہے۔ **یادرہے کہ ایسا اکاونٹ کھلوانا ہی حرام ہے**، چاہے بعد میں اسے استعمال نہ بھی کرے۔

(۴) کچھ بینکوں (banks) نے یہ سہولت دی ہے کہ اگر آپ کے غیر سودی اکاونٹ (current account) میں اتنی رقم (amount) (مثلاً پانچ (5) لاکھ) ہوگی تو اکاونٹ والے (account holder) کو مختلف فائدے حاصل ہونگے، مثلاً آن لائن ٹرانسفر (on line transfer) کے پیسے نہیں کاٹے جائیں گے، یہ بھی "قرض دے کر سودی فائدہ اُٹھانا" ہے۔ **یادرہے کہ** اگر بینک کی طرف سے یہ سہولت مخصوص رقم (specific amount) ہی پر نہ ہو بلکہ سب کے لیے ہو تو اب یہ "سودی نفع (profit)" نہیں ہوگا۔

(۵) آڑھتی (وہ بروکر (broker) کہ جس کے پاس دکان یا جگہ ہوتی ہے، جہاں دوسروں کا مال بکنے کے لیے آتا ہے اور انہیں بروکری/ کمیشن ملتا ہے) کا کسانوں کو اس شرط (precondition) پر قرضہ (loan) دینا کہ وہ اپنی فصل (crops) ہمارے ذریعے سے بیچیں گے، یہ بھی "قرض دے کر سودی فائدہ اُٹھانا" ہے۔

(۶) کریانے (آٹا، تیل، دال بیچنے) والے کو پیسے دے دیے اور یہ کہہ دیا کہ یہ پیسے سودے میں کٹتے رہیں گے، یا () ایسا تو نہیں کہا مگر معلوم (understood) ہے کہ سودا لینے پر اُدھار کٹتا رہے گا تو اس طرح پیسے دینا بھی منع ہے کہ یہ بھی قرض دے کر سودی فائدہ اُٹھانا ہے، کیونکہ جب تک یہ پیسا خریدار (buyer) کے پاس تھا تو خطرہ تھا کہ یہ پیسے کہیں ضائع (waste) نہ ہو جائیں لیکن اب یہ خطرہ ختم ہو گیا اور یہی قرض سے نفع (profit) اٹھانا ہے جو کہ ناجائز ہے۔ (بہار شریعت ح۱۶، ص ۴۸۱، مسئلہ ۱۷، ملخصاً)

{2} قرض دینے پر ملنے والے سود کی مثالیں:

(ا) ایک لاکھ روپے (1 lac) دے کر ایک لاکھ دس ہزار (1,10,000) یعنی دس ہزار (10,000) اضافی

(extra)لینا"سود"ہے۔

(۲)سودی بینکوں سے قرض پر ملنے والا نفع(profit)،چاہے وہ کسی بھی نام سے ہو،چاہے وہ سیونگ اکاؤنٹ(saving account)ہو چاہے وہ سر ٹیفیکیٹس(certificates)ہوں(سب"سود"ہیں)۔

(۳)سودی اداروں سے لائف انشورینس پالیسی(life insurance policy)پر ملنے والی اضافی رقم (extra amount)بھی"سود"ہے۔

(۴)پری فرینس شیئرز(Preference Share)جسے"ترجیحی حِصَص"بھی کہتے ہیں،اس میں نفع(profit) لازمی ملتاہے،یہ بھی"سود"ہے۔

(۵)آج کل رنگ کے ڈبوں میں"ٹوکن"نکلتے ہیں یعنی وہ پرچی ہوتی ہے،جس پر کچھ رقم(amount)لکھی ہوتی ہے۔یہ پرچی دکان دار کو دے کر لکھی ہوئی رقم(amount)لے لیتاہے(یہاں تک توٹھیک ہے)۔اب دکان دار وہ رنگ والی کمپنی کے نمائندے(deputy)کو دے کر اس پرچی پہ لکھی ہوئی رقم(amount)سے زیادہ رقم(amount)لے لیتاہے،یہ خالص"سود"(pure interest)ہے۔

(۶)پرییمیئم بانڈ(Premium prize bound) جس کا نفع(profit)طے شدہ(decided)ہوتاہے،یہ بھی"سود"ہے۔

{3}قرض لینے پر دیے جانے والے سود(interest)کی مثالیں:

(۱) سودی اداروں سے اس طرح خریدی جانے والی گاڑیاں کہ جن میں لکھا ہو کہ یہ اصل رقم(real amount)ہے اور اتنا سود(interest)ہے۔

(۲) شیئر مارکیٹس(share markets)میں بینک یا بروکر(broker)اُن لوگوں کو رقم(amount)دے کر نفع(profit)لیتے ہیں کہ جن کے پاس پیسوں کا انتظام(arrangement)نہیں ہوتا،یہ بھی"سود"ہے۔

(۳)کریڈٹ کارڈ(credit card)لینے کے لیے اس بات پر راضی(agree)ہونا پڑتاہے کہ کارڈ لینے والے نے اگر وقت پر قرض ادا نہ کیا تو وہ"سود"دے گا،یہ معاہدہ(agreement)کرناہی"گناہ"ہے پھر وقت پر

پیسے واپس نہ دینے پر اضافی رقم (extra amount) دینا "سود" اور دوسرا گناہ ہے۔

(۴) حکومت، مختلف کمپنیوں (different companies) کو سیکورٹی کی مدّ (security deposit) میں ایک بڑی رقم (amount) جمع کرنے کا پابند (bound) کرتی ہے۔ کمپنیاں (companies) بینک سے یہ رقم (amount) ماہانہ چارجز (monthly charges) کے بدلے میں لے کر حکومت کو جمع کروادیتی ہیں۔ کمپنی کا بینک کو یہ ماہانہ چارجز (monthly charges) دینا بھی "سود" ہے۔

{4} کچھ چیزوں کے تبادلے (exchange) میں پائے جانے والے اضافے کی مثالیں:

پہلے دو (۲) باتیں سمجھیں۔ (۱) جنس (۲) قدر

(۱) جنس: دونوں چیزوں کا ایک نام اور ایک کام ہو تو وہ ایک **"جنس"** ہیں، مثلاً کھجور کی سب قسمیں (types) ایک **"جنس"** ہیں (چاہے سوکھی کھجور (چھوارا) ہو یا عام تَر کھجور (جو سوکھی نہ) ہو)۔ اگر نام اور مقصد (کام) الگ الگ ہوں تو دو الگ الگ جنس ہیں، جیسے گیہوں (wheat) اور جَو (barley) یہ دونوں الگ الگ جنس ہیں۔ (بہار شریعت، ح ۱۱، ص ۷۹۶، مسئلہ ۲، مُلخصاً)

(۲) "قدر": "قدر" سے مراد وزن (weight) یا ماپ (measure کرنا) ہے (بہار شریعت، ح ۱۱، ص ۷۶۹، مسئلہ ۱، مُلخصاً)۔ "وزن" میں کسی چیز کا بوجھ (weight) دیکھا جاتا ہے جبکہ "ماپ" یا "کیل" میں کسی چیز کے حجم (size وغیرہ) کو ناپا (measure کیا) جاتا ہے۔ اصل میں "کیل" ایک پیمانے (scale) یا غلّے (اناج۔ grain) وغیرہ کو ناپنے (measure کرنے) کے مخصوص برتن (specific pot) کا نام ہے۔

نوٹ: عددی چیزیں (جو چیز گنتی (counting) سے بکتی ہے، وہ) "قدر" میں نہیں آتیں۔

چیزوں کے تبادلے کی چار (4) صورتیں، مثالیں اور حکم:

(۱) "جنس" ایک اور "قدر" بھی ایک ::

گندم کے بدلے گندم :: ادھار، کمی اور زیادتی سب حرام۔

(۲) "جنس" الگ الگ مگر "قدر" ایک ::

دال کے بدلے چاول :: ادھار حرام، کمی اور زیادتی ہاتھوں ہاتھ جائز۔

(۳) " جِنس " ایک ہو مگر " قدر " الگ الگ ::

گھوڑے کے بدلے گھوڑا :: ادھار حرام، کمی اور زیادتی ہاتھوں ہاتھ جائز۔

نوٹ: گھوڑا، نہ تووزنی چیز ہے، نہ ناپ / کیل (measure والی) چیز ہے بلکہ یہ عددی (گِن کر، counting سے بکنے والی) چیز ہے، لہٰذا اس میں "قدر" ہی نہیں ہے۔

(۴) " جِنس " بھی الگ اور " قدر " بھی الگ ::

سونا اور موبائل :: ادھار بھی جائز اور کمی اور زیادتی بھی جائز۔

نوٹ: گھوڑے کی طرح موبائل بھی "عددی" ہے، لہٰذا اس میں بھی "قدر" نہیں ہے۔ (سود کیا ہے؟، مُلخصاً)

کچھ چیزوں کو آپس میں بیچنے کے شرعی مسائل:

(۱) جب ایک ہی جنس کو اسی جنس سے بیچا جائے تو عمدہ (اعلٰی، بہترین) اور خراب میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔

(۲) اگر ایک ہی جنس کو اسی جنس سے اس طرح بیچا جائے کہ ایک طرف اچھی حالت ہو اور دوسری طرف خراب حالت، تب بھی کمی زیادتی "سُود" اور حرام ہے۔ یہ بات لازم ہے کہ دونوں ماپ (measure کرنے) یا تول (وزن، weight کرنے) میں برابر ہوں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱۱، ص ۷۷۹، مسئلہ ۱، مُلخصاً)

(۳) اگر دونوں طرف "جنس" تو الگ الگ ہو مگر "قدر" ایک ہی ہو (**جیسے**: سونا اور چاندی کہ ان کے نام اور کام الگ ہیں لہٰذا "جنس" الگ ہے لیکن دونوں ہی وزن سے بکتے (sale ہوتے) ہیں لہٰذا "قدر" ایک ہی ہے) تو جب انہیں آپس میں بیچا جائے تو کمی، زیادتی سے بیچ سکتے ہیں (مثلاً پچاس (50) تولے چاندی کے بدلے ایک (1) تولہ سونا) مگر بیچنے والے اور خریدنے والے (دونوں) کا دوسری چیز پر قبضہ اُسی مجلس میں ہونا ضروری ہے (یعنی اُسی جگہ پہلا شخص سونا دے کر چاندی اپنے ہاتھ میں لے لے اور دوسرا آدمی چاندی دے کر سونا لے لے)۔

() یہاں "مجلس" (جگہ) نہ بدلنے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں اس طرح ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں کہ ایک شخص ایک طرف چلا جائے اور دوسرا آدمی دوسری طرف چلا جائے، یا ایک وہاں سے چلا جائے اور دوسرا

وہیں رہ جائے() اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو مجلس نہیں بدلی، چاہے کتنی ہی دیر وہاں رُکے، چاہے وہاں پر سو جائیں، چاہے بے ہوش ہو جائیں بلکہ اگر دونوں ساتھ ساتھ وہاں سے چلے گئے مگر ساتھ ساتھ ہی رہے، مجلس نہیں بدلے گی۔ خلاصہ (نتیجہ یہ ہے کہ) جب تک دونوں ایک دوسرے سے بالکل الگ نہ ہو جائیں، قبضہ ہو سکتا ہے۔(بہارِ شریعت، ج ١١، ص ٨٢٢، مسئلہ ٦، مُلخصاً)

سود کا حکم:

{1} سود سے حاصل ہونے والی رقم (amount) کا بندہ اس طرح مالک بنتا ہے کہ اُسے خرچ کرنا تو حلال نہیں ہوتا البتہ وہ اُسے (بغیر ثواب کی نیّت (intention) سے، ایسے شخص کو) صدقہ کر سکتا ہے (کہ جس آدمی کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے)، اسے "مِلکِ خبیث" کہتے ہیں۔

{2} سودی رقم (amount) ایسے شخص کو دینی ہوگی کہ جس آدمی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس بُرے کام سے توبہ بھی کرنی ہوگی۔ **نوٹ:** "توبہ" سے مراد دل میں یہ کیفیت / احساس ہو کہ میں نے غلط کیا اور آئندہ (next time) ایسا بالکل نہیں کرونگا۔(سود کیا ہے؟، ص ٢٠، ١٨، ١٧، ١٤، ١٣، ٩، ٦، تا ٣٥ تا ٢٩، مُلخصاً)

{3} سودی رقم (amount) کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ وہ اس رقم کو صدقہ نہ کرے بلکہ جس سے یہ رقم لی ہے، اُسے واپس کردے اور اگر اُس شخص کا انتقال ہو گیا ہو تو اُس کے وارثوں (یعنی وہ لوگ کہ جو مرنے والے کے بعد، اُس کے مال کے مالک (owner) بن جاتے ہیں) کو دے دے۔ جیسا کہ امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیر طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو مال جس جس سے چھینا، چُرایا، رشوت، (یا) **"سود"** میں لیا انھیں (واپس کردے) اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کردے، یا معاف کرائے، پتا نہ چلے (کہ وہ شخص کون تھا یا کہاں ہے؟) تو اتنا مال تَصَدُّق (یعنی صدقہ) کردے اور دل میں نیّت (intention) رکھے کہ وہ شخص جب ملے گا، اگر صدقے پر راضی (agree) نہ ہوا تو اپنے پاس سے اسے پیسے دے دونگا۔(فتاویٰ رضویہ، ج ٢١، ص ١٢٢، ١٢١، مُلخصاً)

سود کے مزید مسائل:

www.farzuloom.net

{1} جس چیز کے بارے میں حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ماپ (measure کرنے) کے ساتھ تفاضل (یعنی ایک ہی جنس کو زیادہ بیچنا) حرام فرمایا، وہ چیز کیلی (ماپ / measure کی چیز) ہی ہے، چاہے لوگ اُسے کیل سے بیچنا چھوڑ دیں اور () جس چیز کے بارے میں وزن (weight) کا فرمایا تو وہ وزنی ہی ہے، چاہے لوگ اُسے وزن سے بیچنا چھوڑ دیں۔

() یہ اُس وقت ہے جب کہ ایک جنس کی چیز اُسی جنس سے بدلی جائے یا بیچی جائے، مثلاً گیہوں (wheat) کو گیہوں (گندم) ہی سے بیچا جائے () اگر جنس الگ الگ ہو تو اب کمی زیادتی سے بیچنے کا اختیار (option) ہے، مثلاً گیہوں (wheat) کو جَو (barley) کے بدلے میں کمی زیادتی سے بیچنا جائز ہے۔

نوٹ: ہندوستان (موجودہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہند، نیپال، سری لنکا) میں گیہوں (wheat)، جَو (barley) کو عموماً وزن سے بیچتے ہیں، لیکن پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسے کیلی (ماپ / measurement کی چیز) فرمایا تو اب اگر گیہوں (wheat) کو گیہوں (گندم) کے بدلے میں بیچا تو ماپ (measure کرنے) کے مطابق برابر ہونا ضروری ہے (**ہاں!** یہ ہو سکتا ہے کہ ہر شخص اپنا گندم دوسرے کو پیسے سے بیچے اور دوسرے کا گندم پیسے سے خریدے تو اب ماپ (measure کرنے) کی ضرورت نہیں)۔

() شریعت میں ماپ (measure کرنے) کی مقدار (quantity) کم سے کم نصف صاع (1920 grams) ہے۔ اگر کوئی کیلی (ماپ / measure کی) چیز نصف صاع (1920 grams) سے کم مثلاً گندم سے گندم کو ایک دو لپ (یعنی مُٹّھی بھر) کم، زیادہ بیچے تو اس طرح بیچنا جائز ہے۔

() ایک (1) سیب، دو (2) سیبوں کے بدلے () ایک (1) کھجور، دو (2) کھجوروں کے بدلے () ایک (1) انڈا، دو (2) انڈوں کے بدلے () ایک (1) اخروٹ، دو (2) اخروٹوں کے بدلے () ایک (1) تلوار، دو (2) تلواروں کے بدلے () ایک (1) دوات (ink pot)، دو (2) دوات کے بدلے () ایک (1) سوئی دو (2) سوئیوں کے بدلے () ایک (1) شیشی دو (2) شیشیوں کے بدلے بیچنا، اس صورت (case) میں جائز ہے کہ جب سب چیزیں معلوم ہوں کہ کس چیز کو کس چیز کے بدلے بیچا جا رہا ہے۔

www.farzuloom.net

نوٹ:ان صورتوں(cases)میں کمی زیادتی توجائزہے مگر اُدھار بیچنا حرام ہے،کیونکہ جِنس ایک ہی ہے۔

{2}جو برتن عدد (گِن کر،counting)سے بِکتے ہیں، ان میں کمی زیادتی ہو سکتی ہے۔چاہے وہ برتن کسی وزنی چیز سے بنے ہوں، جیسے تانبے (copper)کا ایک(1) گلاس، دو(2) کے بدلے بیچنا۔ اصل میں تو تانبہ (copper)وزن(weight)والی چیز ہے مگر جب اس کے برتن بن گئے تو اب یہ عدد(counting)والی چیز بن گئی۔

()یادرہے کہ سونے چاندی کے برتن اگر وزن میں کم،زیادہ ہوں تو اس کی خرید و فروخت(buying and selling)حرام ہی ہے(کیونکہ حدیث کے مطابق یہ وزنی ہیں اور برابر(equal)برابر ہی بِک(sale)ہو سکتے ہیں)۔

{3}گوشت کو جانور کے بدلے میں بیچ سکتے ہیں کیونکہ گوشت وزنی ہے اور جانور عددی(گِن کر،counting سے بکنے والی)چیز ہے۔چاہے گوشت اُسی جِنس کے جانور کا ہو،تب بھی کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔ مثلاً بکری کے گوشت کے بدلے میں زندہ بکری،وزن کی کمی زیادتی سے خریدنا،جائز ہے۔

{4}ایک(1) مچھلی کو دو(2) مچھلیوں کے بدلے بیچ سکتے ہیں یعنی جہاں مچھلی وزن سے نہ بکتی ہو()اگر مچھلی وزن(weight)سے بکتی ہے تو اب وزن میں برابری ضروری ہے۔

{5}سوتی(cotton کے)کپڑے،سوت(cotton thread)یاروئی(cotton)کے بدلے میں بیچنا،ہر طرح سے(کمی،زیادتی کے ساتھ)جائز ہے کیونکہ جِنس مُختلف(different)ہے۔

()یادرہے کہ جِنس کے مُختلف(different)ہونے میں اصل ایک ہونے کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ اُس چیز کا "نام" اور "کام" ایک ہی ہے یا نہیں۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ روئی اور سوت(ڈورے)کے کام الگ الگ ہیں۔

()گیہوں(wheat)یا اس کے آٹے کو روٹی سے کمی زیادتی سے بیچ سکتے ہیں کہ ان کی بھی جِنس مختلف ہے۔

{6}مختلف قسم کے گوشت کمی زیادتی کے ساتھ بیچے جاسکتے ہیں۔ مثلاً بکری کا ایک(1)کلو گوشت، گائے کے دو

www.farzuloom.net

(2)کلو گوشت کے بدلے میں بیچ سکتے ہیں مگر یہ ضروری ہے کہ یہ سودا، ہاتھوں ہاتھ ہو، اُدھار جائز نہیں۔
()اگر ایک قسم کے جانور کا گوشت، اُسی جانور کے گوشت سے بیچا تو اب کمی زیادتی جائز نہیں۔
()یاد رہے کہ گائے اور بھینس(buffalo)دو جنس نہیں بلکہ ایک ہی جنس ہیں() بکری، بھیڑ، دُنبہ، یہ تینوں ایک ہی جِنس ہیں۔
() گائے کا دودھ، بکری کے دودھ سے() کھجور یا گنے(sugar cane)کا سرکہ(vinegar) انگوری سرکہ سے() پیٹ کی چربی (fat)، دُنبہ کی چکی(دُنبے کی چوڑی دُم) یا، گوشت سے() بکری (goat)کے بال کو بھیڑ(sheep)کی اُون(wool)سے کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں۔
{7}پنیر(یعنی دودھ پھاڑ کر مثلاً نیمو کا رس ڈال کر، پانی نکال کر رہ جانے والے نمکین مادّے) کو دودھ کے بدلے میں کمی زیادتی کے ساتھ بیچ سکتے ہیں() کھوئے (وہ دودھ کہ جسے آگ پر پکا پکا کر خشک کر دیا گیا ہو) کے بدلے میں بھی دودھ کو کمی زیادتی سے بیچ سکتے ہیں کیونکہ ان چیزوں کے مقاصد(کام) مختلف ہیں لہذا یہ الگ الگ جنس ہیں۔
{8}گیہوں(wheat)کو آٹے، یا ستو(بھنے ہوئے اناج(grain)کے آٹے) سے بیچنا جائز نہیں ہے چاہے ماپ (measure کرنا) یا وزن (weight) میں دونوں طرف برابر ہوں یعنی گیہوں کو گیہوں کے آٹے کے ساتھ، یا گیہوں کو گیہوں کے ستو کے ساتھ کمی، زیادتی، برابری، کسی صورت میں بھی نہیں بیچ سکتے(کیونکہ ستو یا آٹے کے بارے میں یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ اس میں کتنا گیہوں ہے؟ اور گیہوں کے بدلے گیہوں بیچا جائے تو دونوں کا برابر ہونا ضروری ہے)۔
()اگر گیہوں(wheat)کے ساتھ آٹا کسی دوسری چیز(مثلاً جو۔barley)ہو، یا() گیہوں کے ساتھ کسی اور چیز (مثلاً جو۔barley)کا ستو ہو تو بیچا جاسکتا ہے۔
{9}تِلوں(sesame)کو تلوں کے تیل کے بدلے میں، یا() زیتون(olive)کو زیتون کے تیل کے بدلے میں بیچنا اُس وقت جائز ہے کہ جب ان میں جتنا تیل ہے وہ(یعنی تِل یا زیت) اُس تیل سے زیادہ ہو جس کے بدلے میں اس کو بیچا جا رہا ہو یعنی کَھلی (تیل یا سرسوں کا پھوک / چھلکے وغیرہ) کے بدلے میں تیل کا کچھ حصّہ ہونا

ضروری ہے، اس کے بغیر یہ سودا جائز نہیں۔

()جس چیز کی کَھلی (چھلکے وغیرہ) کی کوئی قیمت ہوتی ہے اُس کے تیل کو جب اُس چیز کے ساتھ بیچا جائے گا تو تیل زیادہ دینا ہو گا۔

()ایک چیز خریدنی ہے، وہ ایسی دوسری چیز کے ساتھ ملی ہے کہ اُس دوسری چیز کی کوئی قیمت نہیں تو اب اُس بے قیمت چیز کی وجہ سے، خریدی جانے والی چیز کی قیمت زیادہ نہیں ہو گی۔ جیسے سنار (jeweller) کے یہاں کی راکھ (ash) کہ اسے "نیاریے" (سنار کی دکان کے کوڑا کرکٹ سے سونے، چاندی کے ذرّات نکالنے والے) خریدتے ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ جس سونے یا چاندی کے بدلے میں اسے خریدا اگر وہ زیادہ یا کم ہو تو "بیع فاسد" (یعنی سودا خراب) ہے اور برابر ہو تو جائز ہے۔ اگر معلوم نہ ہو کہ برابر ہے یا نہیں، تب بھی ناجائز ہے (بہتر ہے کہ ایسی چیزیں پیسے سے بیچی جائیں)۔

{10}جن چیزوں میں بیع جائز ہونے کے لیے برابری کی شرط ہے، اس میں یہ ضروری ہے کہ برابری کا علم سودے کے وقت (time of contract) ہو۔ اگر سودا کرتے ہوئے علم نہ تھا، بعد کو معلوم ہوا تب بھی سودا ناجائز ہی ہوا۔ مثلاً گیہوں (wheat)، گیہوں (گندم) کے بدلے میں اندازے سے بیچ دیے پھر بعد میں ناپے (measure کیے) گئے تو برابر نکلے، تب بھی جائز نہیں۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۶۸ تا ۷۹۹، مسئلہ ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۱، ۸، ۶، ۷، ۴، ۳، ۲، مُلخصاً)

سود سے بچنے کا طریقہ:

{1}"سود" لینے والے کو چاہیے کہ وہ "قرض" دینے کے فضائل پر غور کرے۔ جیسا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کا دوسرے پر حق (مثلاً قرض) ہو اور وہ ادا کرنے میں تاخیر (late) کرے تو ہر روز اُتنا مال (کہ جتنا قرض دیا) صدقہ کر دینے کا ثواب پائے گا۔ (المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث: ۱۹۹۷۷، ج ۷، ص ۲۲۴)

{2}سود پر قرض لینے والے کو چاہیے کہ وہ "تنگدستی" (مثلاً مال کی کمی) کے فضائل (ثواب وغیرہ) پر غور کرے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مومن مرد و عورت کی

جان، اولاد اور مال میں مسلسل مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کریم سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔(ترمذی، کتاب الزہد عن رسول اللہ، ۴/۱۷۹، حدیث:۲۴۰۷)

{3} سود سے بچنے کی ایک صورت "بیع عینه" ہے۔ امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "بیع عینه" مکروہ ہے کیونکہ قرض دینے کی جگہ نفع (profit) لینا چاہتا ہے۔ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کہ اچھی نیّت (intention) ہو تو اس میں حرج (گناہ) نہیں بلکہ "بیع عینه" کرنے والا ثواب کا مُستَحِق (حقدار۔ deserving) ہے کیونکہ وہ سود سے بچنا چاہتا ہے۔

() "بیع عینه" کی صورت یہ ہے ایک شخص نے دوسرے آدمی سے (مثلاً ایک لاکھ روپے) قرض مانگا تو اُس نے جواب میں کہا کہ: میں قرض تو نہیں دونگا، مگر ایسا کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ ایک لاکھ بیس ہزار روپے میں بیچتا ہوں۔ اگر تم چاہو تو خرید لو اور اسے بازار میں ایک لاکھ روپے میں بیچ دینا۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۷۹، مسئلہ ۴، مُلخصاً)

....

www.farzuloom.net